

پاکستان
مکتوبات
(فارسی)

حضرت حاجی دوست محمد

قدھاری، قدس سرہ

موسیٰ زنی شریف

مکتوبات و فوائد عثمانیہ

ملنے کا پتہ

حافظ محمد نصر اللہ خان خا کوانی زینت دار سستی قدیر آباد

تحصیل و ضلع بہاول نگر، بہاول پور ڈویژن

علاقہ محمولہ ڈاک و خرچہ ۳ روپے

★

ت

مکتوبات حضرت

حاجی دوست محمد قادری

قدس سرہ

حسب الارشاد

حضرت صاحب زادہ محمد زاہد صاحب بن خواجہ محمد سراج الدین
قدس سرہ موسیٰ زئی شریف

تصحیح
بہ

فقیر عطا محمد کان اللہ لہ ساکن چودھوان ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

بہ حسن توجہ

حافظ محمد نصر اللہ خاں خاوانی ساکن کڑی افغانان، ملتان

ناشر

حافظ محمد یوسف خان و برادرانش پسران حافظ صاحب موصوف سلمہم ربہم

طابع

مطبع صدیق بیرون بوہرگیٹ ملتان شہر

بار اول

تعداد ۱۰۰۰

فہرست مکاتیب شریفہ

| صفحہ | نمبر شمار | مکتوب | نمبر شمار | مکتوب |
|------|-----------|---|-----------|--|
| ۴۲ | ۱ | مکتوب ہفتم بنام ملا قطب الدین اخوندزادہ | ۲۲ | مکتوب اول بنام خلیفہ محمد جانان ساکن مرغہ |
| ۵۰ | ۲ | مکتوب ہشتم بنام حلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی | ۲۳ | مکتوب دوم بنام ملا امان اللہ خلیفہ ہراتی |
| ۵۲ | ۳ | مکتوب نوزدہم بملا میر واعظ صاحب اخوندزادہ | ۲۴ | مکتوب سوم ایضاً بنام خلیفہ صاحب ہراتی |
| ۵۰ | ۴ | مکتوب یازدہم ایضاً | ۲۵ | مکتوب چہارم ایضاً |
| ۵۲ | ۵ | مکتوب بست دہم بجناب پیر دستگیر خود در تعداد خلفا خود | ۲۶ | مکتوب پنجم بحضرت پیر دستگیر خود شاہ احمد سعید صاحب مجددی دہلوی ثم الہدنی قدس سرہ |
| ۵۹ | ۶ | مکتوب بست و دوم بملا میر واعظ صاحب | ۲۷ | مکتوب ششم بنام ملا محمد جانان ساکن مرغہ |
| ۸۲ | ۷ | مکتوب بست و سوم بنام ملا حیدر شاہ صاحب پیوندہ | ۲۸ | مکتوب ہفتم ایضاً |
| ۴۲ | ۸ | مکتوب بست و چہارم بنام ملا اعطاء محمد صاحب اخوندزادہ | ۲۹ | مکتوب ہشتم بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی |
| ۱۶ | ۹ | مکتوب بست و نچم ایضاً | ۳۰ | مکتوب نهم بحضرت پیر و مرشد خویش قدس سرہ |
| ۹۸ | ۱۰ | مکتوب بست و ششم بنام خان ملا خان صاحب | ۳۱ | مکتوب دہم بنام خلیفہ مولوی محمد عادل صاحب کاکڑ |
| ۱۹ | ۱۱ | مکتوب بست و ہفتم بنام خلیفہ جلیل القدر ملا امان اللہ صاحب ہراتی | ۳۲ | مکتوب یازدہم ایضاً |
| ۲۰ | ۱۲ | مکتوب بست و ہشتم بنام سید حیدر شاہ صاحب | ۳۳ | مکتوب دوازدهم بنام خلیفہ ملا ہیبت اخوندزادہ ہر پپال کیفری |
| ۲۹ | ۱۳ | مکتوب بست نهم بنام قاضی حیدر شاہ صاحب | ۳۴ | مکتوب سیزدہم بنام مولوی محمد عادل صاحب کاکڑ (ژوب) |
| ۳۰ | ۱۴ | مکتوب سیم بنام مولوی عبداللہ صاحب تاریخ وصال | ۳۵ | مکتوب چہار دہم بنام ملا ہیبت اخوندزادہ |
| ۲ | ۱۵ | | ۳۶ | مکتوب پانزدہم بملا راز محمد اخوندزاد صاحب قندھاری |
| | ۱۶ | | ۳۷ | مکتوب شانزدہم بنام مولوی شیر محمد کلاچوی کہ مجاز حضرت بودند |

تنبیہ
 یک مکتوب متبرک کہ بنام پیرزادہ شاہ رؤف احمد قدس سرہ از دستخط خلیفہ جلیل القدر حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ پوہ است این مکتوب شریف در مجموعہ نبود در مقدمہ درج کردہ شد است۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

مقدمه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي اوضح سبل هدايته بالذوات القدسيّة ادا م شعار شرعه في عباده
بالنفوس المطهرة شرفهم الله تعالى بمجل اماناته المنزلة على انبيائه وجعلهم معجزة باقية
من معجزات رسله صلى الله تعالى على انبيائه واصفيائه واتباعهم خصوصاً على دليل
الاولين والآخرين خاتم الرسل والنبیین سيد الانبياء والاصفياء في الاولى والاخرة وعلى
اله واصحابه واتباعه الى يوم القيامة -

اما بعد ، فقير عظام محمد عفى عنه عرض می دارد که عنایت بے علت خداوندی جل مجدّ چون بند را در
خدمت بابرکت حضرت شیخ مرکز النسبة العالیة المجدیة هادینا و مرشدنا الحاج محمد عبداللہ نور اللہ تعالی مرقدہ
رسانید قدر معتد بها از اوقات سعید در خدمت عالیہ ایشان گذرانید - دفاتر ستم از مکتوبات حضرت المجدّ
والخواجہ محمد معصوم قدس سرہما در خدمت شیخ سبقا خواندیم جمیع رسائل دیگر از حضرات سلسلہ شریفہ کہ معمول
خانقاہ شریف سراجیہ مجدیہ بوده است -

علی العموم حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہ با فادہ معارف خصوصیہ حضرات کرام فقیر را در مجالس
خصوصیہ می نواختند فقیر این فوائد را حسب الارشاد و بقیہ کتابت می آورد - والحمد للہ علی الغمامہ روزی
ارشاد فرمودند کہ رسالہ متبرکہ "تحفہ سعیدیہ" را ملخص کرده از سر نو بنویس مگر در او (بر خلاف طریقہ کرامات
ظاہرہ نویسندگان) ذکر خوارق مخصوصہ حضرات کرام را نصب العین کرده شود یعنی علوم و معارف کہ
از ایشان صدور یافته و متعلق بتوضیح مقامات طریقہ اند - کہ ہمیں علوم مخصوصہ آئینہ کمالات ایشانند و
بتفیل ہمیں علوم شریفہ ایشان بقا طریقہ بلکہ تکمیل آن حاصل است و ہمیں علوم اند کہ از باب طریقت
را موجب بصیرت می باشند و معیار صحت و سقم احوال ایشان می گردند پس اہتمام بعلم نافعہ حضرات
اہم تر است از ذکر خوارق ظاہرہ ایشان - اه

ازیں ارشاد پر حقیقت ستر التزام کردن مشائخ بر تکرار مکاتیب و رسائل حضرات با طلبہ واضح می شو کہ مشائخ
بطور شغلی از اشغال طریقہ درس و تدریس مکاتیب حضرات مقرر فرمودہ اند -

تفصیل میں اجمال آنکہ مدار سلوک طریقہ حضرات مجزیہ بر توجہات مشلح است کہ بتوجہات خود القاء ذکر جذبات ر لطائف طلاب کردہ از نسبتہائے عالیہ طلاب را سر فرازی سازند اما در طلب بعد از استعداد قبول توجہات وجود دو امر ضروری است۔ ربط معنوی با مشلح کرام و رعایت آداب ضروریہ طریقت کہ موجب استقامت بر شریعت مطہرہ و ترقیات در قرب الہی اند۔

در مشلح چنانچہ برائے افادہ بتوجہات شریفہ اوقات مخصوص بوده اند کہ بعد نماز صبح و عصر با طلبہ حلقہ توجہات منعقد می ساختند ہم چنین برائے تحصیل آن دو امر طلب را مقید بقراءت مکاتیب و رسائل حضرات کرام می نمودند۔ علی ما ہو المعهود من اطوار ہم العالیہ۔

در زمان حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ و خلیفہ اش حضرت خواجہ محمد عثمان قدس سرہ در خانقاہ موسی زلی شریف ہمیں طریقہ مسلوک معمول بہا بوده است چنانچہ از مطالعہ فوائد عثمانیہ واضح و لائح است۔

اما چون نوبت بحضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ رسید ایشان افادہ توجہات منحصراً در طلب اوقات مخصوصہ نداشتند بلکہ صرف ہر وار دو صادر فرمودند و از کمال شفقت بر خلق علی العموم مصرف بافادہ خلق اندر می بودند حتی کہ والد ماجد حکیم عبد الرسول صاحب بکروی مولانا قمر الدین علیہ الرحمۃ چون بعد از وفات شیخ خود حضرت بیربل والہ در خدمت خواجہ سراج الدین قدس سرہ برائے تکمیل سلوک حاضر شدند دریں جا صرف حلقہ صبح دیدہ عرض کردند کہ در حضرت بیربل شریف والہ حلقہ توجہات دو وقت می بوده است اما دریں جا حضرت یک وقت حلقہ منعقد می فرمایند۔ حضرت خواجہ سراج الملکۃ والدین فرمودند "مولانا دریں جا ہر وقت حلقہ است"

حضرت شیخی نور اللہ مرقدہ می فرمودند کہ معمول خواجہ سراج الدین قدس سرہ آن بود کہ بظاہر بخدمت کردن واردین و صادرین می بودند یعنی در باطن مصروف بتوجہات کردن بہر کسے علی حسب استعداد می ماندند۔

حضرت السراج قدس سرہ در صرف توجہات چنداں شغف نمودند کہ در کتب مکاتیب و رسائل حضرات کرام را حلقہ توجہات گردانیدند۔ بعد عصر بجائے انعقاد صرف حلقہ توجہات مجلس درس بمع توجہات ساختند۔

حضرت شیخ از شیخ ابو السعد احمد خاں نور اللہ تعالی مرقدہما حکایت می نمودند کہ روزی حضرت خواجہ سراج الحق والدین او شان را فرمودند کہ مولانا یک رعدہ من می کنم و یک عد شام بکنید

من وعدہ می کنم کہ شمارا درس مکتوبات خواہم کردیدیں طور کہ در ہر مقام توجہات خواہم کرد۔
 شماہم وعدہ بکنید کہ تا تمام مکتوبات شریف مراجعت بخانہ خود نخوانید کرد پس حسب الحکم حضرت
 مولانا خود را مقید بخواندن مکتوبات شریف ساختند و با توجہات درس مکتوبات با تمام رسانیدند
 حالانکہ قبل ازیں مکتوبات شریف چہار مرتبہ در خدمت شیخ خود گذرانیدہ بودند۔ در اثنائے قرات
 روزے حضرت خواجہ از مولانا پرسیدند کہ فائدہ می شود؟ حضرت مولانا فرمودند کہ فائدہ بکمال است۔
 حضرت شیخ فرمود کہ شیخ مولانا احمد خاں قدس سرہ فرمودند کہ در وقت جواب گفتن اگر چہ احساں
 نبوده مگر بحال کشف غوامض مقامات حضرت المجد قدس سرہ بہرکت آن توجہات حضرت خواجہ
 علی التوالی حاصل است۔ من بعد ذلک ہمیں طریقہ قرات مکتوبات معمول بہادر حضرات
 گشت۔

حضرت شیخی نور اللہ مرقدہ می فرمودند کہ چون نظر باحوال خود و اصحاب خود می کنم موجب
 مسرت چیزے نمی نماید الا آنکہ بمثابہ احوال حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ و احوال
 یاران ادا اند۔

ایں طریق منور برائے قرات مکتوبات و حصول توجہات مشائخ موجب ثمرات عظیمہ و
 فوائد جسمیہ مشاہدہ شدہ است کہ بعد از شہادت حضرت شیخ اشع مذکورہ بالا احتیاج بہ بیان
 چیزے دیگر نیست۔ اما تھذیباً بنعمۃ اللہ تعالیٰ می گویم کہ روزے این فقیر بعد العصر حسب معمول
 قرات مکتوبات شریف بر شیخ قدس سرہ شروع کرد۔ بجز شروع کردن در ذہن و بصر فقیر مرسوم
 شد کہ بالمقابل حضرت المجد قدس سرہ شریف فرماید و فقیر بر حضرت ایشان قرات می کند
 تا اختتام قرات ہمیں کیفیت در مشاہدہ بود۔

بعد فراغت حسب معمول برائے تفریح بیرون آمدند در اوقات علی العموم فقیر ہمراہ می بودے
 ارشاد کردند کہ ختم حضرت المجد در خانقاہ شریف نکرده آید؟ فقیر عرض کرد حضرت بہتر است۔
 پس بعد نظر ازال تا شیخ ختم حضرت مجد قدس سرہ جاری شد و قبل ازاں صرف بر ختم خواجگان بعد
 صبح و عصر اکتفای رفت۔

ازیں انمونیج کہ بیان شدہ واضح می شود کہ استفادہ از مکاتیب رسائل حضرت مر اہل
 ارادت را علماء و ذوقا بہر دو وجہ می باشد ازیں جا است کہ در حضرات اہتمام بمکاتیب مشائخ
 جمعا و حفظا معمول شدہ است۔ چوں این فقیر در خدمت شیخ مکاتیب حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ

قرارت می کرد کمال اہتمام بہ تصحیح نسخہ فرمودند بعد از تکمیل تصحیح اہتمام طباعت ہم خود فرمودند۔
فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔

از انفاس متبرکہ و فیوضات خصوصیت حضرت کرام است کہ در عموم متوسلین این شغف جاری و ساریست درین نزدیکی الاخ المکرّم حافظ محمد نصر اللہ خاں خاکوانی ساکن ملتان کتاب متبرکہ فوائد عثمانیہ را کہ جامع ملفوظات و معمولات حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ است بر آسن صوت تحفہ برائے منتسبین حضرات موسی زئی شریف ساخته است و حسب الاجازة حضرة صاحبزادہ بقیۃ السلف محمد زاہد بن خواجہ محمد سراج الدین المعروف بحضرت مرحوم نور اللہ مرقدہ طبع نمودند بعد از فراغت از ان فقیر را بطباعت کتابے دیگر از فوائد حضرت کرام مامور ساختند۔ نزد فقیر یک مجموعہ مختصر از مکاتیب سر حلقہ حضرت کرام حضرت حاجی دوست محمد قندھاری قدس سرہ بود کہ اگرچہ بہ تعداد تاسی مکتوب بودند اما باعتبار فوائد دریائے بے کران اند فوائد طریقت را جامع کہ ابتداء و انتہاء و وسط سلوک مجددیہ را کا حلقہ از ایشان بیانے است و تاہنوز از کلام آل حضرت والا کتابے ہدیہ ناظرین نگشتہ بود عزم مصمم فقیر بر طباعت این مجموعہ متبرکہ گماشت چون این مجموعہ مختصرہ کہ جمع کردہ خلیفہ اوشان مولینا محمد عادل صاحب کہ ذکر خیر او ہم از قلم شیخ در ضمن تعداد خلفاء درج است بودہ است کہ بحوصلہ خود جمع نمودہ اند والا مکاتیب آل والا مختصر دریں قدر نیستند۔ و این مجموعہ نوشتہ بقلم مولنا خان محمد مرحوم در این والہ بودہ است کہ مملو از اغلاط بود فقیر بہ نہایت جد و کد در تصحیح آل بکار بردہ است۔ اما از اجاب فوائد اخذ کنندگان استدعا است کہ اگر زلتے یا بند راجح بقصور فقیر داشتہ در ذیل عفو و کرم ہوشند و چون حظ گیرند این فقیر و جناب حافظ صاحب موصوف، و مولنا خان محمد مرحوم را بدعا حسن خاتمہ و مغفرت عوض نمایند۔ جزا کم اللہ خیرا و یرحم اللہ عبدا قال آمینا۔

بزرگان دین فرمودہ اند کلّ کلام یریز و علیہ کسوة قلب منہا بزرگ یعنی
قائِم کلام از باب قلوب صافیہ حامل کیفیات باطنیہ ایشان می باشد۔ مثلاً بر کسے کہ کیفیت نہ بد غالب است در کلام او آثار زہد نمایان خواہند بود، و کلام صاحب معرفت خصوصیت حامل تعریفات الہیہ خواہد بود و علی ہذا القیاس۔ و حضرات مجددیہ قدسنا اللہ تعالیٰ با سرار ہم چون کمال نسبت را افاضہ یقین خاص مقرر فرمودہ اند کہ موجب بدیہی شدن معتقدات اہل سنت و الجماعۃ است و سبب یسر سہولت در ادائے احکام شرعیہ باشد و وجود این یقین خاص

بدون استقامت شریعت و لزوم آداب طریقت و اجتناب از مخترعات و بدعت بہ نزد ایں اکابر از قبیل مجال عادی است و اموریکہ در ابتدا یا وسط سلوک از جذبات و واردات و کشفیات وغیرہ باشند بنزد ایں اکابر کالمطروح فی الطریق وغیر ملتفت الیہا اند بلکہ التفات و تعلق بایں امور را مانع اصل مقصود فرمایند۔ این است قانون مختصر سلوک ایں حضرات کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

اگر طالب ذی فہم در کلام ایں اکابر تامل نماید امور مسطورہ بالا را ارکان مکاتیب ایں حضرات خواهد یافت۔ چنانچہ ہمیں مکاتیب حضرت حاجی صاحب نور اللہ مرقدہ در پیش اند مکتوبے از تنبیہ بریں امور مذکورہ خالی نخواہد بود بعضے مکاتیب شریفہ مخصوص برائے رد بدعات کردہ شدہ اند ازینجا واضح می شود کہ اہم ترین اجزاء طریقت اجتناب از بدعات است حتی کہ صاحب الطریقہ می فرمایند در و فیوضات و برکات از جناب شیخ تا آل زمان است کہ احداث در طریقہ او نکرده آید و چون احداث آمد فیوضات و برکات موقوف می گردند۔ اعازنا اللہ تعالیٰ منہا پس آل حضرات کہ در طریقہ حضرت حاجی صاحب خود را نسبتہ کردہ معتقد خلاف اہل سنت و الجماعۃ باشند یا ملوث بہ بدعات مثل سماع نعما ت مرؤجہ و بناے قبہ جات وغیرہ اطوار غیر مرضیہ حضرات کرام و یا آنا کہ جذبات و حرکات متنوعہ را عمدہ مقاصد طریقہ شمارند و از برائے آوردن تحرکات طریقہ جدیدہ اذکار و اوراد احداث کردہ اند۔ وہم آنا کہ مجرد انتساب الی شیخ را طریقہ نامند ایں جملہ حضرات را مطالعہ ایں مکاتیب شریفہ از اہم مہام است۔ ہدانا اللہ و ایاہم الی الصراط المستقیم۔

قائہ یک مکتوب شریف کہ مشتمل بر فوائد خصوصیہ شریفہ است و بحضرت پیرزادہ بزرگ شاہ رؤف احمد صاحب و آل ہم از دست خلیفہ و نائب مناب خاص خود یعنی حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ است کہ مولینا خان محمد مرحوم اورا علیحدہ نوشتہ بود آل ہم تبرکاً دریں جادہ مقدمہ نوشتہ شدہ است و باللہ التوفیق۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ اصحبہ لجمعین

فقیر عطا محمد نقشبندی کان اللہ
۲۰ رجب المرجب ۱۳۸۳ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بخدمت شریف صاحبزادہ عالی مرتبہ الاشان حضرت شاہ رؤف احمد صاحب سلمہ اللہ

تعالیٰ -

بعد از السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گزارش می نمایم دو قطعہ عنایت نامہ مع رسالہ شریف صادق مصدوق رسید مسرتہا بخشید جزا کم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء و از مندرجہ آں خیلے سُر حاصل شد حق تعالیٰ و تبارک زیادہ تر برکت و اشاعت طریقہ احمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ عنایت فرماید و بر استقامت مردانہ باشند و از ہمہ کس بے گانہ در صحبت ہا دیوانہ و ما ازاں صاحب زادہ و الامتاق بسیار خوش ہستم خدائے تعالیٰ در ہر دو جہاں خوش دارد و مشائخ کرام نیز رحمۃ اللہ علیہم از شما خوش باشند و ہر گاہ در دلہا توجہ و حضور و جمعیت و سعادت انوار پیدا شود بہتر آن است کہ آں توجہ مضحک گردد باز توجہ بفوق بکنند خدا کند کہ تصفیۃ قلب و تزکیۃ نفس بطالبان خدا حاصل شود فقیر را از دعا فراموش نکنند و آنچه از فتوحات عنایت شود حصہ بہ فقراء معین باشد و فقراء کہ جلساء اللہ ہمراہ شما باشند و مذکورہ تفسیر و حدیث و مکتوبات شریفہ و عوارف و تعرف و نفحات و فقہ در حلقہ متبرکہ شدہ باشند و وقتے از اوقات سجدات محبت نیاز مندی و بہ تضرعات و گریہ زاری بجناب حضرت باری کردہ باشند در خلوتے کہ خالی از غیر و شما باشند و ایں فقیر حقیر لاشئ را بہ دعایا ددارند - و از مطالعہ سالہ شریفہ بسیار خوش شدیم و حق تعالیٰ آں چنان کند کہ مضامین رسالہ شریفہ کمالاً و تکمیلآ علی احسن الوجوہ در شما و در یاران شما ظهور کند و طالبان خدا را بہرہ یاب کند - حق تعالیٰ آنچه آبار و اجداد کرام شمارا عطا کردہ شمارا عطا کند - والسلام علیکم وعلیٰ من لدیکم - تمت ۱۲

از دست حقیر پر تقصیر لاشئ عثمان عفی عنہ -

بتاریخ ۲۲ ماہ شعبان المعظم ۱۳۴۹ھ

بحری المقدس المطہر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي بعث النبيين عليهم الصلوة لتبليغ احكام الشريعة العلية الى
الناس خص الاولياء بتبليغهم بالارشاد ودفع الخواطر الوسواس بشر لهم
بمريضات خالق الخواص والصلوة والسلام على رسوله محمد اخرج النفسانية
والانانية الى العجز والانكسار والابانة شرع لنا طريق السلوك الى الحق
بالمحذبتة -

اما بعد - يقول العبد المفتقر الى الله تعالى محمد عادل بن فيض محمد كاسري قد جمعت
كتايب كامل المكيمل شمس الضحى بدر الدجى مرشد الانام الذي لنا في الدارين امام استاذنا ومقتدانا
مولانا المشهور في الآفاق والاكثاف الذي يظهر اسمه من هذا البيت
ودود محمد عماد لنا بغير الله تارك ما سوا
قد نظمت ابيات في آوان فناء الشيخ متضمن لمدحه فابنتها بهنا وان لم يكن لائقه مع علو شأنه
در فيج درجاته سرور اللطالبيين وازدياد المحبة للمجيبين :-

نظم

| | |
|---------------------------|----------------------------|
| من ز آيت زندگانی دیده ام | لاجرم در مدح تو آغشته ام |
| ای ضمیر تو بمقصد رهبر است | وسعتش از عرش اعظم برتر است |
| روح تو انوار الهی را گرفت | در درونت غنچه عرفان شکفت |
| مکننت از لامکان و لامکان | که نیاید در گمان بدگمان |
| آفتاب علوی آمد بر زمین | کور شد چشم عدو خفاش بین |

در درونت سیر سبحانی مقیم
 گرداند اہل عالم راز تو
 آفتاب ہست باروئے کہود
 مردہ دل از نور تو یابد حیات
 از درونم سوز عشقت تابہ لب
 ذات من در حُب تو فانی شدہ
 بحر الطاف تو بے پایاں بود
 انت مرغوب کل ذی النہی
 جود تو از جود باراں بہتر است
 مگر کسے با تو نشیند یک زماں
 بدگان تو ز سخت بدابد
 در جوارت ہر کہ باشد ہم نشین
 ہر کہ در زنجیر شیطان ہست بند
 وصف تو گر من کنم ماند بدال
 وصف تو گر من بگویم اہلہست
 ایں وجودم شب شدہ اے آفتاب
 از غریبی دور افتادیم من
 در درونم آتش سہراں فروخت
 مگر تو خواہی حال من اے ذوالفنون
 قدر کے دارد سگے اے دل ربا
 نام تو انسان از تائیں شد
 بادلت ہمراز رحمانی ندیم
 پارہ سہر سازد دود در گونے تو
 پیش تو افتادہ باشد در قعود
 نام تو مشہور شد در شہ جہات
 مے بر آید ہر زماں جانم بہ لب
 ایں سخن خود بر زبانی آمدہ
 ایں وجودم غرقہ عصیاں بود
 انت شمس فی الحقیقت فی السماء
 زیں برید خار از اں نور مظهر است
 بہتر است اں دم ز عمر جاوہاں
 سہرنگوں افتادہ باشد در لحد
 از وجودت یابد او مار المعین
 مگر در آیند نزد تو زماں وارہند
 کہ بہ پیماید کسے ایں آسماں
 وصف تو در طاقت اندیشہ نیست
 آفتاباروئے خود از من متاب
 خود نباشد مثل من اندر زمین
 ایں وجودم جملہ آں آتش بسوخت
 در درون خانہ ہستم سہرنگوں
 کہ نشیند بار دیگر با شما
 الفت پیشین را تائیں شد

نام من ناس است از نسیاں شدہ
 نقش تو در عالم امر است جاں
 افست پیشین از و پنہاں شدہ
 نقش نقاشان چین در گل بدان
 ایں سفال خود بہ تو بسپردہ ام
 گر بر دید صد ز بانم از تنم
 لانعم در عشق تو من ہم چو دوک
 گر بگویم حال خود با دیگران
 بدگماں چوں ہست از رازت بے خبر
 نور قدسی آمدی بر رونے خاک
 اے درونت پُر ز اسرار الہ
 گر بگویم شرح از انوار تو
 اے رضائے تو رضائے کردگار
 چونکہ کان اللہ بودی پیش از میں
 کار مدحت کار ما کوران نیست
 خاصہ از خاصگان ت دیدہ ام
 اے طعام تو طعام ایزدی
 نور تو آمد ز انوار سماء
 یا طیب القلب یا ہادی الوراہ
 گر بریدے نور از انوار تو
 خلق ایں اہل زمانہ بے ہنر
 چوں بارشائے ضیاء دین احمد است
 من محمد عادل از انصاف تو
 تا کہ نقشش تو کنی من مردہ ام
 من بہر یک وصف تو را مے کنم
 سر پائے من شدہ چوں چنگلوک
 اہلبی باشد بہ پیش اہلہاں
 لاجرم گشتہ ز عصیاں بہرہ ور
 مدح تو گویند ز ما ہی تا سماک
 بازار ایں کمترین را در پشاہ
 شمعہ باشد از اں اسرار تو
 لمحہ از انوار خود بر من بہار
 تا کہ کان اللہ ترا آمد یقین
 شرح وصف طاق انسان نیست
 صدق گویم نہ کہ کذب آوردہ ام
 اے شراب تو شراب معنوی
 مے شوی تو دوستان را رہ نما
 انت فی ید الاعلیٰ کالعصا
 خلق باشد خادم دربار تو
 مہدی کے باشد کہ باشد بے خبر
 لاجرم نام تو دوست محمد است
 مے بخواہم داد از الطاف تو

تا ازین شیطان ازین دیو لعین مے نباشم در شکنجہ در حزین
 مگر نظر داری درین خاک تباه خود شود محفوظ از نقص گناه
 خیال تو چوں از خیالاتِ خناس مے رہاند کل واحد را زناس
 دیدن تو چوں بود اے دل رُبا
 خود رہاند کس ز هر پنج و عنا

و ناظران را باید که زبانِ طعن و ملامت در حق این حقیر لاشے دراز نہ کنند کہ در حالتِ صولت
 و بدبہ عشق این سخنان بظہور آید است ۵
 موسیٰ آداب دانان دیگر اند سوختہ مر عشق رانان دیگر اند
 فالان شرع فی مکتوباتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه :-

مکتوب قبل بنام خلیفہ محمد جاناں آخوندزادہ ساکن مرغہ۔

الحمد لله الذي أطلع في فلک الازل شمس النبوة المحمدية وأشرق من أفق اسرار الرسالة
 مظاہر تجلیات الاحمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
 انہوی عزیز می ارشدی محمد جاناں آخوندزادہ صاحب سلم اللہ تعالیٰ عن الآفات الذیویۃ
 الاخریۃ وجعلہ اللہ عاشقا و محبا لذاتہ تعالیٰ۔

از فقیر حقیر لاشے دوست محمد غنی عنہ بعد از سلام اشتیاق مشحون آنکہ نصیحتی کہ بیاران نمود
 مے شود ملحوظ مے باید داشت کہ شرط اجازت و ترویج الطریقۃ الصوفیۃ استقامت است
 ظاہر او باطناً بر احکام شریعت محمد علیہ السلام کہ یک ذرہ حتی المقدور از حد و شرعیہ تجاوز
 نہ فرمایند خصوصاً صلوة خمسہ باؤل وقت بجاعت گذارند مگر نماز صبح و ہر ساعت بند کہ
 مراقبہ حق تعالیٰ مشغول بودن و قلة الكلام و قلة المنام و قلة الطعام و قلة الاختلاط مع الانام
 کردن و بہ توبہ و صبر و قناعت و زہد و توکل و شکر و خوف و تسلیم و رضا موصوف بودن

کشف و کرامات و ضیق عادات را مثل عوام الناس در نظر نیاوردن و از خود و از ماسوی نا امید
بودن و فقر و فاقه را نعمت عظمی دیدن و طمع در مال مریدان و غیره نیاوردن و نظریه قبول و رد خلق نکردن
و از غنی و اهل غنی محترم نبودن و خدمت علماء و فقرا به مال و جان و تن کردن و از غیبت و مذمت
خلق مجتنب بودن و از شتر نفس و شیطان تا وقت مردن تا این بودن و خود را از جمیع مخلوقات
حقیر دانستن و لاشه دیدن خوش گفت ۵

هر کجا این نیستی افزون تر است

کار حق را کارگاه آن سراسر است

اجمال بیان شریعت و طریقت محمدی علیه السلام همین است اللهم انی قنمتا بعبادة
حبیبك فعلاً وقولاً واعتقاداً اولاً و آخراً ظاهراً و باطناً۔ اے برادر بزرگی همت خود مصروف
حق سازند و یک لحظه و لمحہ غفلت از جناب حق سبحانه تجویز بر خود روا ندارند و بزرگی توجیه بحق سبحانه
باشند و غم روزی نخورند و مشوش و پریشان در طلب رزق نباشند که رزق از حق تعالی مقدر
و مقرر است بر ائمه مخلوقات۔ و علم و عمل و افسونات و تمائمات را مثل عوام علماء بے عمل و صوفیان
جابل و سید ساخته نیست مگر خواری۔ چنانچه در حدیث شریف آمده اخرج البیهقی عن عبد
بن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو ان اهل العلم صانوا
العلم و وضعوا عند اهل لسان و اهل زمانهم و لكنهم یذولوا لاهل الدنیا لینالوا به
من دنیاهم فها نوا علیهم۔ سمعت نبیکم علیه السلام یقول من جعل الهموم همماً واحداً
همراً اخرین کفاه الله هم دنیا و من تشعبت به الهموم حول الدنیا لم یبال الله تعالی
فی ائی وادینتها هلك۔ و سعادت دنیاوی و دینی و اخروی در علم و عمل است اذا کان خالصاً
لله تعالی و موافقاً لمتابعة نبینا محمد علیه السلام قولاً و فعلاً و اعتقاداً۔ کسی که عالم باشد با قوال و
افعال و اعتقادات پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم و عمل بدان نہ کرد عالم نیست۔ چنانچه در حدیث
شریف مذکور است عن ابی ذر اذ قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم لا یكون المرء عالماً حتى یكون بعلاً ^{ملاً}

مکتوب مہنام ملا امان اللہ صاحب خلیفہ ہراتی

الحمد للہ الذی ذاته منزہ فی التنزیہ عن صفات النقص والذوال وعن کیف والکم وعن الاتصال
والانفصال وشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وشہدان محمدؐ عبدہ ورسولہ وجیبہ علیہ الصلوٰۃ و
السلام وعلی آلہ واصحابہ واجبابہ اجمعین ہو لہما اہل و ہم لہما اہل آمین یا رب العالمین۔
بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ الدعوات اخوی اعزی ارشدی ملا امان اللہ صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ
ظاہراً وباطناً ازہین تحریر فقیر لاشی دوست محمد کان اللہ لہ عوضاً عن کل شیء من کل الوجہ خیریت است
والمسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم وعاہتکم وثباتکم علی الشریعۃ المحمدیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام بعضی
احوالہ کہ بفقیر گفتہ بودند محبوب و مرغوب گردیدند چونکہ اسرار باطن ایشان متضمن حقائق و
معارف ارباب کشف معرفت توحید شہودی بودند کہ مقصود و مطلوب و محبوب است فرحت
بر فرحت افزودند کہ نتیجہ طریقہ پیران من ہیں معرفت توحید شہودی است و از روی ظاہر شرط
است و بدانند کہ وجود حق تعالیٰ یکے است و حقیقی است و وجود جمیع موجودات علوی و سفلی قائم
باوست و ازوست تبارک و تعالیٰ فاما اینہا دلالت بر وجود حقیقی می کنند۔ فلا سفہا میں جا غلطی خوردہ
کہ نظر ایشان بر حقیقت دلالت وجود یافتاد و سعادت این نظر باہل معرفت و توحید از زانی فرمودہ
آیۃ کریمہ اللہ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وجود حق تعالیٰ نور بے چون و بے چگون حقیقی است کہ در
فہم مانگنجد و عقول ناقصہ ما ادراک آن نتواند کرد۔ و اطلاق نور ہم در آن بارگاہ بے چون نیست منور
است۔ و از تقسیم و تبعیض منزہ و مبرا است و بذات واحد است من کل وجہ و ذات صفات
اودنہ عین و نہ غیر۔ از حدوث جدا۔ و از جواہر و اعراض و زمان و مکان و تعطیل و کیف و کم و حیث و
قبل و بعد و جہات و حدود و صورت و حلول و ضد و نذ و مثل و شکل منزہ و مقدس۔ فہو سبحانہ الان
کماکان این تحریر و بیان بتواتر از سائر انبیاء و رسل صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین باصحاب کرام فائض گردیدہ
است و از ایشان بعلماء اہل سنت و جماعت رسیدہ و از ایشان بتوسط استاذان بہاد شمار رسیدہ

این را و جز این را معرفت استدلالی می نامند و سماعی است و عقل و قیاس را در این راه نیست -
 الحمد للہ این ہم نعمت است و مشترک میان علماء و صوفیہ است و اجل است کہ بدان این معرفت
 معارف صوفیہ صورت نہ بندند و طریق معرفت الصوفیہ ہی تجرید النفس عن علائق الجسدیة و
 العوائق البشریة و الصفاة الذمیة و الاخلاق الردیة بالریاضات و المجاہدات و التوجه الی اللہ تعالیٰ
 بالکلیة علی فاعلة الاسلام و موافقة الكتاب و السنة و اجماع الامة و المعرفة الحاصلة من ہذہ الطریقة
 ہی معرفت کشفیة شہودیة مخصوص بالانبیاء علیہم السلام و الاولیاء علی حسب مراتبہم لا یحصل غالباً غیر
 المجذوب السالک الاباطعات و العبادات و الاذکار باللطیفة القالبیة و القلبیة و الروحیة و
 السریة و الخفیة و الاخفیة و الفرق بین معرفتین ہی ان معرفت الصوفیة عبارة عن علم حضوری باللہ تعالیٰ
 یحصل بعد الفناء و البقاء و یعبر عنہ بالمعرفة الشہودیة و الوجدان و معرفت المتکلمین عبارة عن علم حصولی
 باللہ تعالیٰ و ہنویجة النظر و الاستدلال و بیانہما ان کل علم عن الخارج عبارة عن صورة المعلوم الحاصلة
 فی مدرکة العالم و یقال لہ علم الحصولی و ہو علم الیقین و الذی لم یحصل من الخارج بل یكون متعلقاً بذات
 العالم یقال لہ علم الحضوری و ہو عین الیقین و العارف لما فی عن نفسه و بقی باللہ تعالیٰ و انقطع عن
 وجود الکونی فلا یجزم انتقل عن العلم الحصولی و ذہب من العلم الی الوجدان فینتدیز یخلص من الشکر
 الجلی و الخفی و الریوب و الشکوک و الادہام الساترة للقلوب و ہو حق الیقین فیصیر عاشقاً و مجاہداً و اکراً
 و عابداً و ساجداً للہ تعالیٰ الی حین موتہ - من ناقص و ناتمام از معرفت حق چہ گویم، از معرفت حق
 سبحانہ اولیاء کاملان عاجز آمدہ و در ترجمہ این آیت فرمودہ و مَا قَدَّرُوا اللہَ حَقَّ قَدْرِہِ اَی اعرفوا
 اللہ حق معرفتہ از کمال غیرت و عزت و جلال و عظمت او معرفت ذات بحت او ہیچ کس ندادہ حقیقت
 توجید و گفت نیاید کہ محال است گر صد ہزار سال ہمہ خلق کائناتہ فکر کنند و حقیقت عزت حیات
 آخر بعجز معرفت آیند کہ ما ہیچ ندانستیم حضرت شبلی فرمودہ حقیقت المعرفة العجز عن المعرفة حضرت
 ذالنون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گفتہ اکبر ذسی معرفتی ایاہ - حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ارتقام نمودہ
 حیث قال فہو سبحانہ و راہ کل محسوس و معقول و در راہ کل مہوہوم و متخیل فہو سبحانہ و راہ الوریاء ثم در راہ الوریاء

ثم وراء الوزار دایں وراثت نہ باعتبار حجب است بلکه بسبب عظمت و کبریائی اوست۔ و بعضے
 بزرگان فرمودہ اند معرفت حق عبارت است از دیدن اشیاء و ہلاکت ہمہ اشیاء در معنی کل
 شئی ھا لک الا و بھتہ و برخی از بزرگان گفته اند معرفت حق تعالی این است کہ حق سبحانہ و تعالیٰ
 از رئے علم و قدرت بے چون و بے چگونه و بے مثل و مانند از ہمہ چیز خود نزدیک تر دانی و از ہمہ چیز
 دوست تر دانی و خود و مخلوق را لاشے بینی۔ ابو عثمان مغزلی فرمودہ اند العاصی خیر من المدعی لان العاصی
 ابدًا یطلب طریق التوبۃ والمدعی یخبط ابدًا فی خیال دعواہ۔ زیرا کہ عاصی طریقہ توبہ طلبد و این نفس
 عبادت است و مدعی ہمیشہ در خیال دعوائے خود خبط مے کند و در مقام تضرع است و این گناہ
 است۔ و ہم وے فرمودہ اند ہر کہ صحبت تو انگریاں بر صحبت درویشاں برگزیند اللہ تعالیٰ وے را
 برگ دل مبتلا کند و سلوک طریقہ صوفیہ عبارتہ عن تہذیب الاخلاق لیستعد للاتصال باللہ
 تعالیٰ و معنی الاتصال بالحق الانقطاع عما دون الحق و لیس المراد اتصال الذات بالذات لان لک
 یكون بین الجسمین و ہذا التوہم فی شان اللہ تعالیٰ کفر بل بمقدار انقطاع عم عن غیر الحق اتصالہم بالحق
 و فقر وفاقہ کہ منصب عظیم است و حال پیغمبر ما است علیہ السلام اگر چه برائے نفس مکروہ و بلا است
 مکروہ نباید دید کہ مکروہ دیدن اینہا مرتبہ عامہ خلق است۔ بزرگان فرمودہ بلا از دوست عطا است و
 از عطا نالیدن خطا ہست۔ ادب بلا آنست کہ شکایت و جزع و میل و التجا بغیر حق نکند نزدیک
 اہل سنت و جماعت اگر از حق تعالیٰ درد و بلا حاضر شود بر بندہ واجب است محبت آن بلا کہ
 رضائے حق بر بندہ فرض ہست کہ الرضا۔ سرور القلب بمصائب اللہ تعالیٰ و تکیہ سرور و رغبت
 بلیات حق در قلب پیدا نشود رضائے ہر ضائے حق نشد ہر گاہ کہ رضا بر ضائے حق نشد از حقیقت
 طاعت و بندگی نشد۔ الطرق الی اللہ تعالیٰ بعدد انقاس الخلائق شنیدہ باشند بطریقہ نقشبندیہ
 خود مشغول باشند کہ طریقہ پیران من است اجازت سائر طرق کہ فقیر دادہ بودند برائے زیارت
 برکات کہ معمول پیران ما است نہ آنکہ طریق دیگران را رواج بدہند۔ بزرگان در تعریف فقر
 گفتہ اند الفقر کائن فی ماہیۃ التصوف و بہ اساسہ و قوامہ۔ قال رویم التصوف معنی علی ثلاثۃ

خصال التمسک بالفقر والافتقار والتحقق بالبذل والایثار۔ وقال الکرخی رحمۃ اللہ علیہ۔ التصوف الاخذ
 بالحقائق والیاس ممانی ایدی الناس فمن لم یحقق بالفقر لم یحقق بالتصوف وقد سئل جنید البغدادی رحمۃ
 اللہ علیہ عن التصوف فقال ان ینکون مع اللہ تعالیٰ بلا عداۃ و سئل ابی عن حقیقۃ الفقر فقال ان لا تغنی
 بشئ ذون الحق۔ وقال ابوالحسن النوری نعت الفقیر الیکون عند العدم والبذل والایثار عند الوجود۔
 حق تعالیٰ سبحانہ ایں بے عمل و بے کردار و لاشعے را و شمارا و جمع دوستان را عمل بایں روش عنایت
 فرماید۔ آمین و بمعیت و اقربیت حق تعالیٰ ایمان داریم و کیفیت آن بعقول ناقصہ ما معلوم نیست کہ
 بے چون و بے چگون است روح کہ از مخلوقات حق است حق تعالیٰ کیفیت و معرفت او از مدد کہ ما
 سلب نموده قوله تعالیٰ قُلِ الْمَرْوُوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ ازیں جہت مولانا رومی فرمودہ اند ۵

ایں معیت در نیاید عقل و ہوش

زیں معیت دم مزین بنشین نموش

قرب حق با بندہ دور است از قیاس

از قیاس خود منہ آن را اساس

قرب حق نے پست بالافتن است

قرب حق از قید ہستی رستن است

طالبان کہ علم ظاہر سخواندہ باشند و ذکر شروع نمایند ایشاں را بخواندن علوم دینیہ امر فرماید کہ صوفی
 جاہل مسخرہ شیطان است و کسانیکہ علوم دینیہ خواندہ باشند ایشاں را بذاکرہ مراقبہ و عبادت ریاضات
 و تلاوت قرآن مجید و درود شریف و دعاء ماثورات و صلوة تہجد و اشراق و صلوة ضحیٰ و صلوة اوامین
 تحریر و ترغیب نمایند علی حسب مراتب عالم و تدریس تفسیر قرآن مجید و علم عقائد و حدیث شریف
 و علم فقہ و علم تصوف ممد نسبت خاندان حضرات ما است۔ و در کتاب عوارف المعارف منقول است

از شیخ شہاب الدین سہروردی فاعلم ان المرید مع الشیوخ او ان الارضاع و او ان الفطام قالوا ان
 الارضاع او ان لزوم صحبت شیخ و شیخ یعلم وقت ذلک فلا ینبغی للمرید ان یفارق شیخ الاباذنہ قال اللہ
 تعالیٰ تَادِبًا لِلَّامَةِ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاِذَا كَانُوْا مَعًا عَلٰی اَمْرٍ
 جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاذِنُوْهُ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاذِنُوْكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ
 بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَاِذَا سْتَاذِنُوْكَ لِبَعْضِ شَاہِمِهِمْ فَاذْنُ لِمَنْ سِئْت مِنْهُمْ وای امر جامع

اعظم من امردين فلا يؤذن الشيخ للمريد في المفارقة الا بعد علمه بان له اوان الفطام وانه يقدر ان يستقل
بنفسه ويفتح له باب الفهم من الله تعالى فاذا بلغ المرید مرتبته انزال الحوائج والالهام بالله تعالى وافتح
من الله تعالى تعريفاته وتشبيهاه سبحانه وتعالى فقلع اوان فطامه ومفارقة قبل اوان الفطام
يناله من اللغلال في الطريق بالرجوع الى الدنيا ومتابعة الهوى .

مکتوب سوم ایضاً بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب صوف الصدق

الحمد لله الذي خلقنا وصورنا فاحسن صورنا باحسن الصورة من سائر الحيوانات البرية والبحرية و
هدانا للاسلام بالشريعة المحمدية وخص فریق الصوفية بفيوض علوم اليقينية والمقامات الاسرار
الاحمدية صلى الله عليه وسلم . بعد از حمد و صلوة و تبلیغ دعوات و انبیات اخوی اعزی ارشدی ملا
امان اللہ صاحب سلمه ربه و زید ارشاده و رفعه اللہ الی معارج کمالات الدارين بحرمته النسبی
الثقلین . از فقیر حقیر لاشئ دوست محمد که مشهور به حاجی است کان اللہ له عوضاً عن کل شیء سلام
مسنون و دعوات ترقیات مشخون مطالعه فرمایند الحمد لله که تاحین تحریر فقیر بمجه اهل بیت خود و
درویشان بخیر و صحت و عافیت است و المسئول من اللہ تعالی سلا متکم و عافیتکم و استقامتکم
علی الشریعة المحمدية المصطفوية علی صاحبها الصلوة والسلام . بدانید که توحید که در اثنای طریقه
صوفیه بر طالبان حق تعالی ظاهر می شود دو قسم است توحید شهودی و توحید وجودی . توحید شهودی
بعبارت است از دیدن صفات و ذات و احد حق تعالی فقط و اختفای کثرت بالکل از نظر سالکان که
مرادان و محبوبان حق تعالی می باشند . بسبب کمال عشق و محبت و تزکیه نفوس ایشان وجود
ما سوا هرگز در نظر این بزرگواران در نیامده و وجود غیر حق را اعتبار نه نهاده اند . وجود مخلوقات که در اصل
نمود عدم است در مدبر که ایشان عدم و لاشئ گردید . وجود با سوارا بعنوان عینیت و مراآتیت و
ظلمت میچ گاه ملاحظه نمی فرمایند که جمیع حجب تعینات حق تعالی برایشان قطع کرده اند ، این
معرفت شهودی ناگزیر طالبان حق است که معرفت جمیع انبیاء و اولیاء کاملین که تابع خاص شریعة

ایشان اندر ہمیں است و کتاب و حدیث بر این معرفت والی ناطق است۔
 و توحید و جودی عبارت است از دانستن سالکان طریقہ کہ متوسطان سے باشند و اتحاد
 وجود کہ بمعنی بابہ الموجودیہ است از جمیع اشیاء یعنی مفہوم موجودات علوی و سفلی ذات واحد
 است نہ آنکہ ذات حق تعالی و ذات موجودات واحد است کما زعم بعض الصوفیہ الجہال کہ
 آن الحاد صریح است نہ توحید بلکہ ایشاں بسبب محبت و تصفیہ قلب و وحدت کہ منزہ و
 مقدس و بے مثل و بے مانند و بے صورت ظاہری و مثالی و بے حلولی و بے چون و بے چگون
 است در کثرت بطریق عینیت و یامر آتیرت و یا ظلیت مشاہدہ و ملاحظہ سے کنند جویش
 آن کہ کثرت بتامہ از نظر ایشاں برینخواستہ از مقام فنا کہ اول قدم ولایت است نصیبہ کمال
 نیافتہ بنای ظہور این قسم توحید مکر وقت و غلبہ حال و استیلاء محبت لطیفہ قلبی است۔ اما
 محققین ایشاں وجود را مراتب خمسہ اثبات سے کنند و آن را تعینات پنج گانہ سے گویند۔
 اول تعین کہ بر احدیت مجردہ متعین شدہ است و وحدت سے گویند و درین مرتبہ تعین علی
 اجمالی اثبات سے نمایند۔ و تعین ثانی را واحدیت سے فرمایند کہ تفصیل اسماء و صفات است
 در حضرت علم و مرتبہ جبروت سے نامند و این ہر دو تعین را در مرتبہ وجوب اثبات سے کنند و قدیم
 سے دانند۔ و تعین ثالث را مرتبہ عالم ارواح و ملکوت سے شمارند۔ و تعین رابع را مرتبہ عالم مثال
 و تعین خامس را مرتبہ عالم اجسام و ناسوت قرار دادہ اند۔ و این مراتب سہ گانہ را مراتب
 امکانی گفتمہ اند و حادث سے دانند و احکام یک مرتبہ بر مرتبہ دیگر ثابت کردن پیش ایشاں ندقہ
 است و کسانیکہ اتا الحق و سبحانی و لیس فی مجتبیٰ سوی اللہ و ہل فی الدارین سوی اللہ گفتمہ اند
 در مقام حالت فنائے سے بودند ایشاں سکارائے محبت و عشق حق تعالی سے بودند۔ والا اگر
 بطریق حکایت نباشد و غلبہ مکر و محبت ہم نہ داشتہ باشد بلکہ شائبہ حلول و اتحاد دارند
 قابل این قول را در سے کنیم چنانچہ نصاریٰ را سے کنیم کہ بجلول و اتحاد قابل اند۔ و این سخنان حالات
 و واقعات در حین غلبہ حالت مقام حیرت و عین یقین کہ فنائے تم است حاصل سے شود

وقتے کہ سعادتِ ازلی از حق تعالی شامل حال او می شود اور بمقام حق الیقین کہ مقام بقا
 اکل صحت مشرف می فرمایند ہمیں حالات و واقعات و کلمات سکر یہ ایشان ہمارے منشور می
 گردد۔ پس ازین کلمات و واقعات و حالات تماشائی می نمایند و در میان خالق و مخلوق تمیزی
 کنند۔ خالق را خالق می دانند و مخلوق را مخلوق می فرمایند مالک را برب و رب الارباب این کلمات
 و واقعات ہم از محق صادر می شوند و ہم از مبطل۔ محق را آب حیات است و مبطل را سم قاتل در
 رنگ آب نیل است کہ بنی اسرائیل را آب خوشگوار بود و قطبی را خون ناگوار۔ این مقام بذلت
 الاقدام است جم غفیر از اہل اسلام بہ تقلید سخنان اکابر الدین از باب السکر از صراط مستقیم
 منحرف گشته و پس کو چہائے ضلالت و خسارت افتادہ و دین محمدی خود را بر باد دادہ اند و ناسند
 کہ قبول این سخنان مشروط بشرائط است کہ در باب سکر موجود است و در مقلدان ایشان
 کہ غلبہ حال ندارند و بے سکر اند منفقود۔ معظم ترین شرائط بیان ما سوائے حق است سبحانہ
 کہ دہلیز آن قبول است۔ و امتیاز محق از مبطل استقامت بر شریعت است و عدم استقامت
 بر شریعت آنکہ محق است با وجود سکر و بے خودی سر موئے از تکاب خلاف شریعت
 نخواہد کرد۔ منصور صلاح با وجود قول انا الحق در زندان بازنجیر گراں پانصد رکعت نماز نافلہ ادا می کرد
 و طعام کہ دستِ ظلمہ بر او رسیده بود اگرچہ از وجہ حلال می خوردند۔ و آنکہ مبطل است
 انیان شریعت بر او چوں کہ وہ گران است۔ آیت کریمہ کَبُرَ عَلَی الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ
 إِلَيْهِمْ نَشَانِ حَالِ اِثْنَانِ۔ حضرت علامہ الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ می فرمایند کہ بزرگان دین۔۔ و
 روزندگان راہ یقین بانفاق گفته اند در معرفت حق تعالی بر خورداری کے یا بند کہ طبیعت لقمہ رزاق
 صدق مقال شعرا و با شد چوں این ہا منفقود شد بریں طامات و ترہات چہ سورد۔ و حضرت سہل
 بن عبداللہ تری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گفت کہ شخصے می گوید کہ نسبت فعل من بارادت حق
 تعالیٰ ہم چنان است کہ نسبت حرکات ابواب۔ حضرت شیخ فرمودہ اند قائل این قول اگر کے بود
 کہ مراعات اصول شریعت و محافظت حد و احکام عبودیت کند از جملہ صدیقان است و اگر نہ

از جملہ زندیقان است۔ از بزرگے حکایت مے کنند کہ چون در حین غلبہ حال خود ارادہ مے کردند کہ
 کہ لبطحیات تکلم نمایند رسول علیہ السلام حاضر مے شد انگشت مبارک خود بدہان او آوردہ مے
 فرمودند از من شرم نداری و گاہ گاہ در حین غلبہ توحید وجودی آواز مے شنید کہ از حضرت محمد مصطفیٰ
 علیہ السلام شرم نداری، آں داعیہ از مے برفتے و از مخالفت شریعت محترز گشتے۔ و این حقیر
 لائے را ازین حالات و واقعات توحید وجودی بعنایت حق تعالیٰ و بہ یمن توجہ پیر دست گیر
 قلبی در روحی فدایہ پیچ کلامے نیامدہ مگر در اوائل حالات ذوقیات و شوقیات و جذبیات بسیار
 مے داتم در میان این حالات گاہ گاہ خود را بصورت کلاں مے دیدم و دیگر اشیاء در نظر من
 حقیر و بے مقدار مے بودند در دل خود مے گفتم اگر بانگشت خود اشارت بکوہ کم ذرہ ذرہ و قطعہ
 قطعہ مے شود۔ الحمد للذی نجینا من ہذہ الحالات المہلکات العظیم و ہدانا الی صراط الحق المستقیم۔
 اے برادر صوفیہ باتفاق گفتمہ اند نسبت بزرگان دین برآں پیر حرام است کہ خود را از جمیع حشر
 ارض و از سگ گرگیں بہتر داند۔ اللهم صل لنا البصیرة و اظہر لنا بہا عیوب انفسنا و تصغر دنیا نا
 با عیننا و ارزقنا من حیث لا نختب انت مولتنا یا ناصرنا یا کافی الامور یا شافی الصدور۔
 اللهم صل علی محمد و علی آل محمد و اصحابہ اجمعین۔ و تحقیق دبیان دیگر آنکہ پیران کبار طریقتہ این لاشی
 فرمودہ اند توحید حالی کہ در اثناء طریقتہ این طائفہ دست مے دہند و قسم است توحید وجودی
 و توحید شہودی کہ یکی دیدن است۔ یعنی مشہود سالک جزیکے نباشد۔ و توحید وجودی یکے
 موجود دانستن است و غیر او را معدوم انگاشتن۔ پس توحید وجودی از قبیل علم الیقین آمد و
 شہودی از قسم عین الیقین۔ توحید شہودی از ضروریات این راہ است کہ فنا درین توحید متحقق
 نمے شود بجز عین الیقین و عین الیقین بے آں میسر نمے گردد۔ زیرا کہ رویت یکے باستیلا را و
 مستلزم عدم رویت ماسواہ اوست۔ بخلاف توحید وجودی کہ نہ چنین است یعنی ضروری
 نیست چہ علم الیقین بے آں معرفت وجودی بقدر مرتبہ ہر مومن را حاصل است چہ علم
 الیقین مستلزم عدمیت ماسواہ اذیت غایت مافی الباب مستلزم نفی علم ماسواہ اوست در

وقت غلبہ و استیلا علم ہاں یکے۔ مثلاً شخصے کہ علم یقین بوجود آفتاب پیدا کرد استیلا میں علم
ایقین مستلزم آن نیست کہ ستارہ ہاں در آن وقت منتفی و معدوم دانند۔ اما وقتیکہ آفتاب را
دید و مشہود او جز آفتاب نخواهد بود آن نادیدن ستارگان بواسطہ غلبہ نور آفتاب است و
ضعف بصیرائی و اگر بصیرائی بنور ہماں آفتاب استکمال یابد و قوت پیدا کند ستارہ را از آفتاب
جدامیند و این حاصل نمے شود مگر در حالت حق یقین و منشاء توحید و جود جمعی را بسبب کثرت
ممارست مراقبات و اشغال اہل توحید و جود و یا بتعقل و ملاحظہ معنی لا الہ الا اللہ بلا موجود
الا اللہ است دست مے دہد و یا بواسطہ مطالعہ کتب توحید و جود میں معرفت در تخیل
ایشان نقش بستہ مے شود چون بخیاں و جبل جابل مجعول است ہر آئینہ معلول است صفا
این توحید از اہل احوال نیست چہ ارباب احوال ارباب قلوب اند ایشاں از مقام و
احوال قلب دریں وقت خبرند از مرتبہ علم پیش نیست و لیکن علم را ہم درجات است
بعضہا فوق بعض اکثر اہل اہل اہل وقت بعضے بہ تقلید بعضے بجز علم و بعضے دیگر بعلوم مترجمہ بنور
دلوفی الجملہ و بعضے بالحاد و زندقہ دست بدامن این توحید و جود زدہ اند و ہمہ از حق می دانند
بلکہ حق مے دانند و گردن ہائے خود را از احکام شریعت بایں جیلہ مے کشایند و مساہلات
احکام شریعت مے نمایند و بایں معاملہ خوش وقت و خورسند اند و باتیان احکام امور شریعت
اگر اعتراف دارند طفیلے مے دانند اما مقصود در شریعت خیال مے کنند کلا و حاشا و
نعوذ باللہ من ہذا الاعتقادات الباطلہ۔ ہر چہ مخالف شریعت است مردود است کل
حقیقہ ردّہ الشریعہ فہوزندقہ۔ شریعت را بر جائے داشتہ طلب حقیقت نمودن کہ
مردان است۔ رزقنا اللہ سبحانہ الاستقامتہ علی متابعتہ سید المرسلین علیہ و علی آکہ صلواتنا
وسلامہ اجمعین۔

اسئلہ چند نمودہ بودند جواب ہر یکے نوشتہ مے شود۔ کلاں دیدن وجود را تجلی معنی
گفتہ اند کہ انیکہ از متابعت انبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین روئے گردانیدہ اند و سخنان

واہی مے گفتند سببش ہیں تجلی معنوی ہو رہا ہے۔ و طالبان کہ خود را خاک تر بینند حالت فنا
 بعض لطائف و یا کل لطائف است اگر بعد از خاک تر بوجود اصلی مے آیند آن حالت بقا
 بعض لطائف و یا کل لطائف است۔ و جوش خوردن در دیگ و متلاشی شدن باز بوجود
 آمدن ایضا حالت فنا و بقا است۔ و اذن دادن رسول علیہ السلام بخلاف مشعر بقا است
 و فرق در میان تجلیات آنکہ تجلی فعلی آن است کہ سالک فاعل حقیقی حق دانند عباد و تجلی صفات
 نبوتیہ کہ صفات از خود و ما سوا سلب نموده بجناب حق تعالی منسوب گردانیدہ بیند تجلیات
 شیونات این است کہ از سالک نام و نشان از خود نماند و انانیت او بالکل زایل گردد
 و تجلی صفات سلبیہ این است کہ سالک حق تعالی را منزہ و مقدس داند و خود و مخلوق را لاشی
 و عدم محض بیند۔ و تجلی شان جامع شامل این ہمہ تجلیات است۔ نزد متکلمین و صوفیان
 در میان این بحث سخنان کثیر است۔ و در میان خود صوفیہ بہت اختلاف مراتب مشارب
 ایشان اقایل بسیار است و فنائے ہر مقام نزد فقیر باقسام است۔ و تجلی عبارت از ظهور
 و اظہار پر توفیوضات ذات و صفات عظمت اکوہیت حق تعالی است کہ ہستی بند بتاراج
 دہند و تجلی ذات و صفات حق تعالی عدد و نہایت ندارند بلانہایت است اگرچہ بزرگان این
 طریقہ سے نوع گفتہ اند و محاضرہ حضور دل بتواتر برہان و استیلاء ذکر و مکاشفہ حضور دل است
 بنعت بیان بے تامل و مشاہدہ عبارت از دیدن آثار انوار و پروق جبروت در خواب یا
 بیداری۔ فاعلم ان قول الصوفیۃ فی التجلی اشارۃ الی رتبۃ الحظ من یقین و روتیۃ البصریۃ فاذا وصل
 العباد الی مبادی اقسام التجلی وہو مطالعۃ فعل الہی مجرداً عن فعل ماسوی اللہ تعالیٰ فیکون تناولہ
 الاقسام من الفتوح۔ و فتنے کہ مکتوب شمار سید فقیر عازم سفر ہندستان بود بدیں سبب
 جواب اجمالی نوشتہ گردید۔ مے گویم کہ اللہ در راہ الوراہ است و از دیدن و دانش مخلوقات
 میراست۔

آن کہ برو کے کشف شد این راز ہا اونیارد و ہرزباں اسرار ہا

بس ترک کنم ماسوی الشدرا دم نزنم بعد از میں بچوں دچرا

والسلام ۱۲

مکتوب حیات نام ایضاً بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی

الحمد للہ والسلام علی عباده الذین اصطفیٰ۔ انوی اعومی ارشدی عزیز از جان حقائق و معارف
نشان مقبول بارگاہ اللہ الرحمن الوہاب ملا امان اللہ انہم و سلمہم اللہ سبحانہ عن الآفات فی
الدارین بحمت النبی الثقلین۔

از فقیر دوست محمد احمدی کان اللہ لا عوضاً عن کل شیء بعد از سلام مسنون اشتیاق
مشحون مطالعہ نمایند۔ الحمد للہ کہ فقیر تاجین تحریر کہ دہم ماہ مبارک رمضان مے باشد بخیر است
والمستول من اللہ سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم علی الطریقة المرضیة علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام
مکتوب مقبول مرغوب بتمہ تحفہ از دست ملا نصر اللہ رسید جزا کم اللہ عنا خیر الجزاء از کثرت
طالبان و از زیادت احوال باطن ایشان معلوم کرده بودند الحمد للہ و الشکر علی ذلک۔ اللهم زہ
فزد و کثر اخواننا فی الدین۔ ع

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

شکر این نعمت بجا آرند کہ لکن شکر تم لا زیدت کم نص قاطع است

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان گریمان رسیدیم تو شاید برسی

حق سبحانہ وجود شمار آفتاب ہدایت دریاں ولایت فرمایند بمنہ و کرمہ و لطفہ اسولہ چند پرسی
بودند جواب ہر یک نوشتہ مے شود۔ بدانید بعضے طالبان کہ قبل از بیعت از عرش تافر شرف
وجود شیخ مے بیند و چیز دیگر نہ بیند بجز صورت شیخ۔ مخدوماد حقیقت متصرف حق تعالی اس
و بظاہر پیر آلت ہدایت بعضی از مخلوقات گردانیدہ اند۔ اول تجلی کہ از حق تعالی باو مے رس

۱۲ تاثرے

تجلی ارادی است کہ طالب را بطلب ذات حق تعالی دلالت مے نمایند بسوئے شیخ معروف
یا غیر معروف حق تعالی صورت آن شیخ در عالم معانی و عالم غیب و عالم مثال در حالت خواب
یا در حالت بیداری بر قلب طالب تجلی کند بصورت احاطہ نہ عین احاطہ در خیال ذہن او
صورت شیخ منقش مے سازد بواسطہ عشق و محبت پس بہر جا کہ نظر مے کند صورت معنوی
مثالی مرشد کہ محیط مد کہ قلب مترشداست آن را مے بیند و بقدرت کاملہ حق تعالی
اشیا و دیگر از نظرش دور و مخفی مے کند ان الله علی کل شیء محیط۔ محیط حق تعالی است
نہ بندہ ذرہ بے مقدار لاشئ محیط عالم کے شود۔ و ایں حالت را صوفیہ صافیہ فنا فی الشیخ
مے نامند۔ و بغیر فنا فی الشیخ سلوک محال است۔ و کسانیکہ کلمہ انا الحق و سبحانی و انا انا و منم
منم مے گویند ایں حالت را بزرگان فنا فی اللہ گفته اند۔ معرفت توحید و جودی کہ اہل توحید
می گویند ہمین است۔ اگرچہ ایں حالت قوی و نعمت است در راہ طریقت پیش مے آید
مقصود نیست، مقصود توحید شہودی است۔ سالک ایں معرفت ثانی، خود را ذرہ بمقدار
بلکہ لاشئ مے بیند بیچ گاہ کلمہ ما و من بزبان نمی آرد۔ حالت توحید و جودی در ایں طریقہ شاہ
نقشبند رحمۃ اللہ علیہ بر طالبان واقع نمی شود و اگر بالفرض واقع شود ہم اندک زمانے باشد
پس قطع مے شود۔ و اں ہم در لطائف ولایت صغری و محل قوی قائلان توحید در دائرہ ولایت
صغری است و قتیکہ طالب بدائرہ ولایت کبری برسد معرفت توحید شہودی دست
مے دہد توحید و جودی اصلاً نمی ماند و در نجوم ظاہرہ و اقمار باہرہ و شمس طالعه اقوال مشائخ
سیار است۔ و پیر دست گیر من خواجہ خواجگان پیر پیران امام الطریقتہ اعنی حضرت شاہ
احمد سعید صاحب قلبی در وحی فدائے برائے ایں مسکین چنیں بزرگاشتمہ بودند۔ نجوم ظاہر عبارت
از فیوض و برکات دائرہ ظلال اسما و صفات است کہ مانند کثرت جلوہ گر مے شود و اقمار
باہرہ عبارت از فیض نفس صفاة و شیوناة است و شمس طالعه کنایت از تجلیات ذاتی
است و کلام حضرت برائے ما و شما کافی و شافی است حاجت تفصیل دیگر نیست۔ و نوشتہ
بودند کہ طالبان را بہ لطیفہ قلب روح فنا فی اللہ و بقا باشد مے شود یا نہ۔ چہر فنا نہ شود کہ ہر
لطیفہ را فنا فی اللہ و بقا باشد است۔ فنا را ذکر مے کنم اجمالاً نہ بقارا۔ فنا بر دو قسم است۔
یکے فنا لطائف سالک است در جہت جذبہ ایں نحو از فنا است نہ عین فنا کہ سالک
از ایں فنا عود بسوئے بشریت مے کند کہ ہنوز در راہ است و یکے فنا عین انانیت سالک

کہ خود را و جمیع ممکنات را معدوم محض دید و جمیع اخلاق ذمیبہ باخلاق حمیدہ مبدل گردید ایں فنا مطلق و فنا آتم گویند و ایں فنا را عود بسوئے بشریت ممکن نیست و طالبان کہ در لطیفہ خفی بیان دائرہ قوس مے کنند دریں جا ظهور عین دائرہ قوس نیست بلکہ پر تو است ازاں مقام نہ عین آں مقام بایں دلیل کہ بزرگان اصل قلب در ولایت صغری و اصل روح در دائرہ اولی ولایت کبری و اصل سر در دائرہ ثانی و اصل خفی در دائرہ ثالث و اصل اخفی در دائرہ قوس مقرر کرده اند پس ہر گاہ کہ ایں اصل برائے لطائف ثابت شد لاچار پر تو و عکس اصول در لطائف نمایاں مے شود۔ خصوص در طریقہ شریفہ نقشبندیہ کہ اندراج نہایت در بدایت است چنانچہ حضرت شاہ نقشبند فرمودہ ما نہایت را در بدایت درج مے کفریم و ایضا فرمودہ معرفت تعالی بر بہاء الدین حرام است کہ اول قدم من آخر بایزید نہایت شد، طالب صادق متعبد کہ عشق و محبت پیر خود بسیار دارد ساعت بساعت بزنگ پیر خود منصبح می گردد پس بالضرور عکس احوال توسط و انتہائے پیر در طالب مبتدی پیدا مے شود ازاں تقریرات معلوم شد مرید مبتدی کہ بمقامات عالیہ نرسیدہ و احوالات توسط و انتہی در وظاہر شد احوال پیر اوست کہ مرید مستعد آئینہ پیر مے باشد۔ امر شیخت بسیار سخت است فرست صحیح و وجدان قوی مے خواہد۔ و قصہ موافق شیخت مذکور نوشتہ مے شود کہ شیخ میاں عبد الغفور بیگ صاحب از خلفائے کلاں شاہ صاحب بود کہ جمیع سلوک را تمام کردہ یک روز در خانقاہ شاہ صاحب در میان صلقہ مریداں توجہ مے نمودند ناگاہ یک آدم از در در آمد بدست میاں عبد الغفور بیگ صاحب بیعت نمود و او را توجہ کردند۔ بعد از توجہ بہماں ساعت او را فرمودند شمارا فنا و بقا حاصل شد کار شہاب سر انجام رسید۔ ایں فقیر در آں جا حاضر بودہ متعجب شد م نذر حضرت پیر دست گیر خود آدم ایں قصہ را عرض کردم کہ میاں عبد الغفور بیگ صاحب بیگ ساعت مریداں را بفنا و بقا مے رسانند۔ حضرت پیر دست گیر من فرمودند شیخ عکس خود را دیدہ خیال کردہ کہ فنا و بقا طالب است۔ انتہی۔ و یک جزہ از قرآن شریف ہر روز بلاناغہ و درود دلائل الخیرات و حسن الحسین خوانندہ باشند اجازت است۔ حق سبحانہ و تعالی شمارا از زمین توجہ پیران کبار من نسبت قوسی و ترقیات بے شمار و فراست خوب دادہ است امامت شرشان را بر فنا و بقا و طے کردن مقامات ایشان اطلاع و اشارت نہ ہند کہ خرابی طریقت است اگرچہ پیران مجتہدان ایں فن ہستند قضیہ مقرر است المجتہد قد

یصیب و قدی خطی، مجتہدان این علم اگر مصیب شوند خوب و اگر نہ نقصان و عیب از طالبان
ناقص بذات شیخ عائد است فقیر ملا الف را گفته بود کہ در اول بہار بہاں صوب روانہ میشود
سبب تعطیل چہ بود ؟

خوبان دریں معاملہ تعطیل مے کنند

و بدانند ہر کہ از ریاضات و مجاہدات مطلب راحت نفس کند و دنیا مقصود او باشد
اگر چہ از دین ہائے عجائب و خوارق عادات ظاہر شود آن استدراج و مکر است و نشانہ
استدراج اُس بود کہ از عیوب نفس خود کور بود کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد
اللہ بعدک شرا اعمی بعیوب نفسہ، و اذا ارادہ اللہ بخیر ابصرہ بعیوب نفسہ۔
و ہر کہ ذکر و عبادت کند برائے حصول دانش آسمان ہا و زمین ہا و سیر و طیران آں و
کشف و کرامت و خوارق عادات و مانند آں، پس آں کس عابد آں شد نہ عابد حق تعالی
و عمر خود ضائع کردہ باشد۔ چنانچہ بزرگان گفتہ دانش ناسوت و سیر آں و تصرف آں
اعتبار نہ دارند۔ چنانچہ در خبر است کہ در زمان حضرت رسالت علیہ السلام منافقان بہتہا
در بخل گرفتہ نماز مے کردند۔ حضرت رسالت دل بخداداشتند و دل بایشان نہ کردند و اگر
مے کردند از حضرت حق تعالی باز مے ماندند و نقصان نماز مے شد کہ الصلوٰۃ معراج المؤمن
عبارت از ان است۔ و در معراج خبر غیر گفتن حرام است، و خبر گرفتن باطن مرہاں نقصان
کبری است۔ چنانچہ روئے ظاہر کردانیدن از کعبہ فساد نماز است ہم چنین روئے باطن از
حق تعالی گردانیدن مقربان را فساد نماز است۔ و دانستن ناسوت و سیر آں و تصرف
در آں خود تصیر و حقیر است بلکہ دانش ہفت آسمان و زمین معدود در عالم صغری است
و عالم صغری از عرش تا شری است و این ہمہ از عالم کبری دور است۔ زیرا کہ دانش مخلوق
است و آں دور از دانش خالق است۔ و دانش کہ در عالم کبری است علم اللہ توحید
حقیقی و مشاہدہ و تجلیات است و سیر ہفت آسمان و زمین و دانش ایشان بہودہ
زیرا کہ فانی اند و در فنائے ایشان حضرت اسرافیل علیہ السلام صور در دہان گرفتہ منتظر
فرمان است۔ و سیر در ناسوت و تصرف و دانش از سیر و دانش ملکوت جبروت و
لاہوت فراتر است و مقربان حق تعالی بدان دانش ناسوت سرفرونیارند۔ زیرا کہ شیطان را
ہم بقدر قوت خود سیر و تصرف ناسوت است بلکہ خبر دل ہائے جن دانش از ندجاریت

در درون فرزندان آدم کما قال النبی علیہ السلام الشیطان یجری فی الانسان
 کجری الداء۔ چہ این دو حدیث شریف کہ قال النبی علیہ السلام کما شغلک
 عن اللہ فهو معبودک وایضاً فرمودہ اند کہ کما شغلک عن اللہ فهو صنمک
 بدیں مدعی شاہدین عدل است۔ وچہ خوش گفت شیخ حسن واعظ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کہ مرا
 بسیار خوش مے آید۔ نظم

افسانہ خویش مختصر کن بنشین در درون خود سفر کن
 ہر وہم فہم خیال و ادراک در دل کہ جز اوست آن بدر کن
 مطلوب بسے است در دو عالم از دل تو گذر از آن حذر کن
 این است وصال جانِ جاناں زیں راہ بہر کسے خبر کن
 و بدانند کہ کرامت بر دو قسم است۔ قسم اول ظہور علوم و معارف الہی است کہ
 بذات و صفات و افعال و اجبی تعلق دارند کہ ورائے طور نظر و عقل است و خلاف متعارف
 و معتاد کہ بندہ ہائے خاص خود را باں ممتاز ساختہ است و مخصوص باہل حق و ارباب معرفت
 گردانیدہ۔

و قسم دومیم باکوان تعلق دارند و مشترک میان محقق و مبطل است۔ اہل استدراج را
 نوع ثانی حاصل است۔ نوع اول نزد حق تعالیٰ شرافت دارد کہ با اولیاء خود مخصوص
 ساختہ است دگر اہل و اعداء را در ان شرکت ندادہ۔ و نوع ثانی در عوام معتبر است
 صاحب نوع ثانی در انظار ایشاں محرز و محترم۔ این معنی از اہل استدراج ظہور مے نمایند
 نزدیک است کہ عوام از نادانی وے را پرستش مے کنند۔ مثل مشہور است کہ مے گویند
 ”الناس تابعۃ للاخص الارزل کا نتیجہ تابعۃ للاخص الارزل“۔ بلکہ ایں محبوبان نوع اول
 را از کرامات و خوارق نے شہر دند نہی بے خبر دان علی کہ باحوال مخلوقات حاضر و غائب
 تعلق دارد کہ ام شرافت درے حاصل است بلکہ ایں علم شایان آن است کہ کجبل مبدل
 گرد تانسیان از مخلوقات و حالات ایشاں حاصل نہ آید معرفت واجب محال است
 تعالیٰ و تقدس کہ بشرافت و کرامت سزاوار است و با احترام و اعزاز شایان است

پری ہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز

بسوخت عقل حیرت کہ ایں چہ بواجبی است

ازیں جاست کہ از متقدمین مثل سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
 معلوم نیست کہ وہ خوارق عادات ازو نقل کرده باشند۔ حضرت حق سبحانہ از حال کلیم
 خود چنین خبر داده است **وَلَقَدْ آتَيْنَا مَوْسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ كَثْرَتِ خَوَارِقِ دَلِيلِ**
افضلیت صاحب آن نباشد و قلت کرامت دلیل نقص آن نہ۔ بسبب آن کہ
ظہور خوارق داخل ماہیت ولایت نیست بلکہ از لوازم آن است و بسا است کہ
کرامات بر و بگذرد و اورا از ان اطلاع نباشد۔ کرامات کہ از باب ارشاد راضو رست
آن است کہ مریدان رشید را از خلق بہ خلقی برند و از حالے بحالے گذارند و مسترشدان
ہر زمان از مرشد خویش کرامات و خوارق عادات شاہدہ می نمایند و در قلب خود آثار تصرف
شیخ پیدا و ہوید معائنہ می فرمایند اولیا۔ اللہ را لازم نیست کہ ہر عامہ خلق اللہ را ظہار کرامات
نمایند بلکہ معاملہ ولایت با ستار الیق است۔ **أَوْلِيَاءُ تَحْتِ قَبَائِي لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِي**
بریں مدعا شاہد عدل است۔ و گفته اند عقوبۃ الانبیاء جس الوحی و عقوبۃ الاولیاء اظہار
الکرامات و عقوبۃ المؤمنین التقصیر فی الطاعات ۵

از نعمت این جہاں ثنائے توبس است

و از نعمت آن جہاں بقائے توبس است

حضرت مجدد الف ثانی فرمودہ اند کہ شمول و عموم این نعمت یعنی گویا شدن دل بندہ
 حق تعالی و حضور جذبات و کشفیات و در بدایت تعلیم مرطالبان این طریقہ را از الحاقات
 لازم البرکات حضرت خواجہ ما است رحمہ اللہ تعالی ہر چند کہ سابق این اکابر بودہ اما
 باین تعلیم در بدایت نبودند۔ احوال و مواجید را ہیج اعتبار نباید نہاد بلکہ مکرہت را باید بست
 کہ بمحو ال احوال تو ال رسید۔ پیران کبار من احوال و مواجید را چنداں اعتباری نہ می نمودند
 فقیر گفته بودند کہ بجائے خود شین بفق و فاقہ گزیں۔ و کے گفته کہ بہرات ہر وند۔ و گفته بودم کہ
 نسبت شما انشاء اللہ تعالی بہرات می رسد۔ در سال آیندہ نزد من بیایند بعد از ان اگر
 عزم کنند خوب است۔ ابراہیم خاں را چہ کنند و یار محمد خاں را ۵

مردگانند اغنیاء روزگار

اے انخی با مردگان صحبت مدار

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت اعلم بحکیم اللہم لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین ولا اقل من
 ذلک، السلام علیکم و علی من لدکم ۱۲

مکتوب پنجم بحضرت پیر دستگیر خود حضرت شاہ احمد سعید صاحب مجددی،
دہلوی ثم المدنی قدس الشہرہ

عالم اللہ تعالیٰ اولاً ومصلياً علی نبیہ ثانیاً والسلام علی آلہ وصحبہ آخراً، حق سبحانہ
سایہ ارشاد پناہی و نور شمس ولایت جاودانی بندگی حضرت قطب العارفین امام الکرام و
الیقین مغیث الوری آئین القلوب والنہی نقطہ دائرہ اقطاب سکینۃ القلوب العاشقین
مفتاح خزائن العرش ودیۃ اللہ فی خلقہ خلیفۃ اللہ فی بریتہ مجدد الشریعۃ والحق والملئۃ و
الدین شمس الاسلام والمسلمین، المخصوص بالطف رب العالمین اعنی پیر دستگیر من غوث
الاعظم قلبی وروحی فداہ بر سر کافہ انام مستدام دارند بمشہ و کرمہ و لطفہ علی المخصوص حق
مخدوم زادہ گان وصاحبزادہ گان کرام را در حفظ و حمایت خود با جمیع اہل بیت مصنون و محفوظ
دارند و خدام آل حضرت و ملازمان آل جناب یا لیتنی معہم فافوز فوزاً عظیماً۔

عرض می دارد این حضیض نیاز مندان بران روضہ معارج نازکہ مسند معالی اعزاز است
کہ شرفی اللہ بعین عنایت خود قبول و عزیز گردانند و از نظر رحمت عیم خود اگر چه بے ادب
و بے عمل و نالائق است فرد نگذارند کہ بندہ خاص در گہ توام ۵

بے لطف تو من قسرت تو انم کرد
حسان ترا شمار نتوانم کرد
گر بہر تنم شود زبان ہر موئے
یک شکر تو از ہزاراں نتوانم کرد

و عرض میدارد این تباہ حال آنکہ از احوالات باطن الحال ہیج اثر نمی یابم نہ در حالت
اذکار و نہ در حالت مراقبہ و نہ در وقت تلاوت قرآن مجید و نہ در عین ادائے صلوة فرضاً
کان اولاً مگر صرف یقین و تصدیق از قلب خود بر موجودیہ ذات و صفات بے چون و
بے چگون حق تعالیٰ و یقین و تصدیق بر عدمیہ غیر خود را و جمیع ممکنات را ناچیز می بینم چرا کہ
معی و علیم و قدیر و واجب الوجود و واحد و سمیع و بصیر فقال لیایرید و تکلم و اول و آخر و ظاہر و
باطن و خالق و رازق و متحرک و متصرف ہمہ اشیاہ اداست یقین و تصدیق می دانم
ممکن را از حقیقت عدم بقدرت کاملہ بوجود آورد ہر گاہ کہ حقیقت ممکن عدم شد پس ممکن را
از خود نہ ذات ماند و نہ صفات حق ماند پس ۵

من نبودم جہاں نبود خدا بود
من نباشم جہاں نباشد خدا باشد

یقین و تصدیق در امور اخرویہ چنانچہ حشر و نشت و جنت و دوزخ و ثواب و درجات حسنات و عذاب و عقاب بر سینات و امثال آل یقین و تصدیق در مقامات عشرہ کہ مصطلح صوفیہ است چنانچہ توکل در ہمگی امور بر حق کردن و اورا کفیل رزق دانستن و صبر بر امور شاقہ کردن و جزع و فزع ناکردن و غیر ذلک من المقامات العالیۃ الالرضاء۔ چہر کہ رضا بر رضائے او تعالیٰ شانہ در عین گرفتاری بندہ بلیات و مصائب حق تعالیٰ کا سخت است اگر فضل حق توکل باشد آسان است۔ و بزرگان در تعریف رضا گفتہ اند کہ الرضا سرور القلب علی مصائب اللہ تعالیٰ مصائب کہ قضائے حق در رسول حق است بہ بندہ در افاق باشد چنانچہ قحط و طاعون و ہلاکت اموال و اولاد و یاد نفس باشد چنانچہ دست و پائے و گوش بریدن و مرین گرسنہ و تشنہ شدن و غیر ذلک۔ قربان حضرت شوم حال خود مے گویم کہ سرور و رغبت و محبوبیت ایں امور در قلب نئے بنیم بجز صبر کہ از صبر کردن چارہ نیست وقتے کہ سرور و رغبت بلیات و مصائب حق تعالیٰ نشد رضا بر رضائے حق نشد ہر گاہ کہ رضا بر رضائے حق نشد حقیقت بندگی و طاعت نشد و قتیکہ از بندہ طاعت و بندگی نشد عیاذ باللہ محسوسا لدنیا و الآخرة شد دریں امر مشکل چارہ دیگر نیست مگر پیر دستگیر خود شیخ آدم و ہاں حضرت پیر دستگیر خودی روحی فدایہ التجا آرم کہ در حق ایں عاصی روسیہا دعا و توجہ شریف عنایت فرمایند تاکہ رضا بر رضائے حق شود و رضا بر رضائے پیر دستگیر شود کہ رضائے اور رضائے حق است و رضائے حق رضائے اوست ۵

و کلت الی المحبوب امری کلمۃ

انشاء احیانی و انشاء تلقانی

یقین و تصدیق در سائر احکام الشریعۃ مامورا کان منا ہیئا۔ از وقتیکہ بقدم بوسی پیر دستگیر خود رسیدم تا بایں وقت مے دادم کہ روز بروز یقین و تصدیق خود را در ہمہ امور دنیویا کان او دنیا بفضل حق تعالیٰ و عنایت نظر پیر دستگیر خود زیادہ زیادہ مے بنیم الحمد للہ والشکر للہ علی ذلک اگرچہ قبل از ایں بایں امور یقین و تصدیق داشتمہ بودم، اما ایں یقین و تصدیق نہ تصدیق اول است آن یکے و ایں دیگرے شتان ما بینما۔ قبل از ایں جوش و خروش و ذوق و شوق و آہ و نعرہ و بے خودی در مستر شدن از حد زیادہ بودند حتی کہ در اوائل حال ذکر از قلوب طالبان خاص و عام می شنیدند کہ کلمہ مبارک اللہ مے گویند چنانچہ از لسان ظاہر

مے شوندد۔ الحال جوش و خروش از طالبانِ نمازہ مگر اجیاناً۔ و چند کس از طالبانِ حق را با مر
حق سبحانہ و با مر پیغمبر و با مر وارثِ پیر دستگیر خود اجازت ترویج و انتشار طریقہ شریفہ
دادہ ام الحمد شد خوب اثر پیدا کردہ اند جوش و خروش و ذوق و شوق و آہ نعرہ و بے خودی
و کشف و کشف و انواع حالات در حلقہ طالبان ایشان بسیار است الحمد شد علی ذلک
و این سبب غریب کستہ تنہا بے تو مانده محب و مخلص کہ غریقِ بچار فراق و نوایر اشتیاق
دوست محمد کہ کینہ نعلین بردار آن عقبہ شریفہ است چند عرصہا و مدتہا کہ از قدم بوسی و
دیدار آن صاحب محروم مانده ام کہ زنجیر تقییر و سلسلہ مشیت در حرمان زندان ہجران ...
محبوس می دارند جز صبر و تسلیم چارہ ندارد

کے دم زچون و چہ را نمی توان زد
شود میترم دریں جہاں ایتم
سرشت بدست تست منم دست آموز
اگرچہ در خور تو نیستم قبولم کن
التسلیمات والبرکات والمرحمت من اللہ تعالیٰ علیکم وعلیٰ من لدنکم ۱۲

مکتوب ششم بنام ملا محمد جانان صاحب کین مرغہ !

الحمد شد جاعل الذکر والمراقبۃ شریعۃ و منهاجا، والصلوٰۃ علیٰ نبیہ محمد یدخل الناس فی
دینہ افواجاً علیٰ آلہ وصحبہ التّٰلکین بسیرہ سبیل او ارشادا۔

اخوی اعزی ارشدی ملا محمد جانان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن البلیات الافاقیۃ و
الانفسیۃ از فقیر دوست محمد کان اللہ لہ عوضاً عن کل شیء۔ بعد از سلام مسنون اشتیاق
مشحون کاشف مافی الضمیر باد، الحمد شد کہ فقیر تاحین تحریر بمعہ متعلقان و درویشان بخیر و
عافیت است، والمسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم وعافیتکم واستقامتکم علی الشریعۃ و
الطریقۃ المرصیۃ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

اے برادر حقیقت بندگی در عبادت از خضوع و خشوع و شکتگی برائے جناب حق آن است
کہ شہود عظمت حق تعالیٰ ہر دل بندہ ظاہر شود و این سعادت و عنایت موقوف بر محبت
است و محبت منوط بر متابعت سید الاولین و الآخرین است علیہ الصلوٰۃ اتہا و من

الحیات اکلہا و متابعت موقوف بردارستن طریق متابعت است پس بضرورت ملازمت
 علماء کہ وارثان علوم دینی اند از برائے این غرض مے باید کرد و از ملازمت علماء کہ علم را وسیلہ
 معاش دنیوی و سبب حصول جاہ گردانیدہ اند دور باید بود و از محبت درویشان کہ قص
 دسمع و تغنی مے کنند و ہرچہ باشد بے تحاشا گیرند و مے خورند و بامور شرعیہ تقید نورزند
 پرہیز باید کرد و از شنیدن توحید و معارف کہ سبب نقصان عقیدہ در مذہب اہل سنت
 و جماعت شوند دور باید بود تحصیل علوم و ظہور معارف حقیقت باز بستہ بتابعت محمد
 مصطفیٰ علیہ السلام است بزرگان و پیران این فقیر شہادت انوار و تجلیات واقعات
 و مقامات و کشف و کرامات و خوارق عادات را اعتبار نہ نہادہ اند و مریدان راسعی و جہد
 در استقامت بر شرع شریف و در حصول دوام حضور و آگاہی امر بلیغ مے فرمایند باقی و
 السلام ۱۲

مکتوب ہفتم ایضاً بملا جانان صاحب صوفی الصلوة

الحمد لله حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه مباركاً عليه كما يحب ربنا ويرضى، والصلوة والسلام
 الاتمان والاكملان على حبيبه المصطفى وعلى آله واصحابه المجتبي.

اما بعد الحمد والصلوة اخوي اعزى ارشدي ملا محمد جانان صاحب سلمه الله تعالى ربه از
 فقير دوست محمد عفي عنه بعد از سلام مسنون اشتياق مشحون مطالعه نمايند الحمد لله كه تا
 حين تحرير فقير از جميع وجوه بخير است والمسئول من الله تعالى سلا متكم وعافيتكم واستقامتكم
 على جادة الشريعة المحمدية على صاحبها الصلوة والسلام - نوشته بودند كه حال باطن در زيادت
 است. اللهم زد فزرد - حق سبحانه وجود شمار آفتاب هدايت سازد بمنه وكرمه ولطفه -
 اے برادر ستر همه عبادت ذكر خداوند است جل سلطانہ وسعادت عظمیٰ كسے رارسد كه
 از علائق عالم منقطع شود و آتش محبت حق تعالیٰ بر كسے غالب شود - غلبه انس و محبت
 حق تعالیٰ مجز بدوام ذكر او تعالیٰ ميسر نمے شود و اصل همه اذكار كلمه مبارك الله است
 ولا اله الا الله است. و نتيجه حقيقت ذكر آن بود كه از همه اشيا گسسته شود و بغير
 محبت الهی هیچ چیز التفات نہ نمايد حتی كه از وجود خود هم گریزاں باشد و از همه ماسوئے
 رھے گرداند و مستغرق ذكر حق تعالیٰ شود فائده کلی از ذكر آن گاه حاصل شود و ترك ذنبا و

ترکِ شہوات و ترکِ ملاحی و نجات از شرِ نفس و شیطان بواسطہ تکرارِ ذکر حق است۔
جل و علا۔ قل اللہ بس و ما سویہ ہوس و عبث و انقطع علیہ النفس۔ اللهم لا تکلنی الی نفسی طرفہ
عین و لا اقل من ذلک باقی و السلام۔

مکتوبِ ششم بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی

الحمد للہ وحدہ و الصلوٰۃ والسلام علی خیر البریۃ و علی آله الطیبین الطاہرین۔

اخوی اعزبی ارشدی ملا امان اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر دوست محمد کان اللہ
تعالیٰ عوضاً عن کل شیء و ثبتنا اللہ تعالیٰ و ایاکم علی الشریعۃ النبویۃ و الطریقۃ المرصیۃ علی
صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔ آدم کہ ارسال داشتہ بودند رسید۔ مذمت و ملامتِ خلق خو
جمالِ این طائفہ است و صیقل زنگار ایشان است، بکار خود مشغول باشند و طالبان
کہ ذکر و طریقہ نقش بند یہ بجز مے گویند وستی مے کنند ایشان را بگویند کہ این فعل باختیار
است یا بغیر اختیار۔ اگر باختیار باشد دریں طریقہ جائز نیست و کسانیکہ بے ہوش شوند
در وقتِ صلوٰۃ معذور اند و آل را بعد از افاقہ بہ تجدید وضو۔ و اعادہ صلوٰۃ امر فرمایند و توجہ
با طالبان اندک کنیید چہر کہ توجہ وافر مبتدی را مضرت مے رساند۔ و السلام علی من اتبع الهدی
والتزم متابعتہ لمصطفیٰ۔

مکتوبِ نهم بحضرت پیر مرشد خویش قدس سرہ

حامداً و مصلياً و مسلماً بعرض مرشدنا و امامنا و مقتدانا و وسیلتنا و شفیعنا فی الدارین۔ و
کعبتنا و قبلتنا پیر دستگیر مرشد برحق اعنی حضرت شاہ احمد سعید صاحب قلبی و روحی فدوا
مظللہ اللہ تعالیٰ علی مفارق المترشدین۔ از بندہ درگاہ کمر تین خدمت گاران فقیر حقیر لاشی دوست
محمد، بعد از تحائف الزکیات و تسلیمات و انیات و دعوات صانیات می رساند کہ احوالات
این مسکین تا جین تحریر عریضہ من جمیع وجوہ مستوجب حمد و شکر است و صحت و تندرستی آل
جناب عالی بمعبہ صاحب زادہ گان کرام میاں عبد الغنی صاحب دمیان عبد الغنی صاحب
و جمیع اہل بیت و خدام و ملازمان آل جناب را از درگاہ رب العزت خواستہ خواہایم آمین
یار رب العالمین۔ بعدہ المرام آنکہ و تئیکہ سالک بجالے رسد کہ ذات خود و ذات جمیع ممکنات

لاشے و عدم محض دید یعنی کہ مراد امکان راہرگز وجود نیست۔ وجود مطلق وجود حق تعالیٰ است پس در مراقبہ معیت و اقربیت و سایر مراقبات بچہ کیفیت تعیین مورد و تصور فیض مے کنند۔ قبل ازین حالت کہ در معیت لحاظ مے کہ دند ذات کہ با ما است و در اقربیت لحاظ فیض داتے کہ از من بمن نزدیک تر است و در سایر مراقبات ہم تعیین مورد فیض مے نمودند الحال کہ ما و من مورد فیض نماند و ماند وجود حق سبحانہ و بس پس چگونہ درین موطن شخص مورد و لحاظ فیض مے فرمایند و در معیت و اقربیت حق سبحانہ لحاظ معیت و اقربیت صفاتی و یا ذاتی است ارشاد فرمایند۔ و معنی مقام الجمع و جمع الجمع و معنی لفظ کمون و بروز و بطون و بطن البطون۔ و فرق در میان ہمہ اوست و ہمہ از اوست بنا بر تفصیل عنایت فرمایند۔ طالبان حق جل و علا میں علام حلقہ بگوش از برکت پیر دستگیر من نہایت بسیار اند۔ تدریس کتب صوفیہ تدریس رسائل قدسیہ حضرات من می شود و ما سوا مکتوب شریف کہ در دست نیامدہ و بہر سہ وقت حلقہ چنانچہ قانون حضرات ما است مے کنم۔ فیوضات و برکات بے شمار است بسبب آن کہ رابطہ حضرت ایشان بریں بندہ بحد مے غالب است کہ خود را نمی بینم بجز حضرت ایشان من قلبی دروچی فداہ قربان حضرت شوم در میان مردمان حوار و حقیر و ذلیل بودم پر تو قلب فیاض شما بر قلب سیاہ این بے عمل و بے کردار تافت مرا عزیز گردانید و اگر نہ من ہماں دوست محمد حقیرم بواسطہ نظر تو عزیزم، شکر این نعمت شما ادا نتوانم کردہ

گر بر تنم زباں شود ہر موائے

یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

از دنیا و اہل دنیا فارغ البال در زاویہ توکل حق تعالیٰ نشستہ ام خطرہ و دغدغہ دنیائے دون ببرکت توجہ حضرت خود در دل نماندہ شب در روز بیا حق جل و علا مسرور و مشغولم و فتوحات کہ بواسطہ و سبب جناب شما از حق سبحانہ و تعالیٰ مے رسد بہ تحقیق می رسانم۔ و من با اہل بیت ہم آسودہ مے خورم حق سبحانہ و تعالیٰ خیرات شما قبول کند و درجات شما حق تعالیٰ بلند سازد۔ یک ختم برائے خود حضرت تم کہ بدام خواندہ یا شتم عنایت فرمایند و عددش معلوم است از ند کہ ثواب آن برائے حضرت خودم بخشش کنم۔ و ملا پانچہ را گفتہ بودند کہ در نزد حاجی صاحب بروند و توجہ بگیرند از عنایت و ہرانی حضرت است، اگر نہ بندہ لیاقت این امر کجا دارد کہ مریدان حضرت خود را توجہ کند و فائدہ رساند۔ اما دل بسیار خوش شدہ،

سبب عنایت و مہربانی حضرت خود کہ در بہرہ این مسکین است از عین عنایت خود اگر چہ نالائق
و بے ادبم فرو نگذارند از عنایت حق تعالی و از بہکت عین عنایت نظر و توجہ حضرت خودم کہرتے
و ملالت دیگر واقع نیست سوائے دوری و مجھوری ازاں جناب عالی سے

چہ نوسیم کہ دل از داغ جدائی خون است بقلم راست نیاید کہ ز صد بیرون است

اگر از خدمتت بدم بدل شرمندگی دارم

چو قمری طوق برگردن نشان بندگی دارم

والسلام ۱۲

مکتوب بہ بنام خلیفہ مولوی محمد عادل صاحب قوم کار ساکن ثروٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی مولوی محمد عادل صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر حقیر لاشے
دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لہ عوضا عن کل شیء بعد از سلام مسنون و اشتیاق
مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ کہ از حین تحریر کہ بیستم ماہ صفر ختم اللہ بالخیر و النظر است، فقیر
بمعہ درویشان بخیریت است و المسئول من اللہ سبحانہ سلا متکم و عافیتکم و استقامتکم علی الشریعۃ
المحمدیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

باید دانست بر پیران لازم است کہ اعتقادات اہل سنت و جماعت مرمریوں را نشان
دہند و بہ روش بزرگان خود آگاہ سازند۔ لہذا قدرے ازاں مسطور کہ دید۔ بدانکہ تو آفریدہ و ترا
آفریدگار است کہ آفریدہ گار ہمہ عالم است و ہر چہ در ہمہ عالم است از دست و آفریدہ گار
عالم یکے است وے را شریک نیست و ہمیشہ بودہ است کہ ہستی اورا ابتدائیست و
ہمیشہ با ش کہ وجود وے را آخر نیست و ہستی وے را در ازل وابد واجب است کہ ہستی را
بوے راہ نیست و ہستی وے بذات خود است کہ وے را بہیچ سبب نیاز نیست و بہیچ چیز
از وے بے نیاز نیست و قوام وے بذات خود است و قوام چیز با بہ وے است و در ذات
جوہر نیست و عرض نیست و وے را در ہیچ جافرود آمدن نیست و وے را در ہیچ قالب فرود آمدن
نیست و وے را بہیچ چیز مانند نیست و ہیچ چیز مانند وے نیست و وے را صورت نیست و
چندے و چونی و چگونگی را بوے راہ نیست و ہر چہ در خیال و خاطر آید از کیفیت و کمیت و وے

از اہل پاک است کہ ہمہ صفات آفریدگان است و خوردی و بزرگی و مقدار را بوسے رانیت
و درجائے نیست و برجائے نیست بلکہ اصلاً جائے گیر نیست و جا پذیر نیست و ہر چہ در عالم است
ہمہ در زیر عرش است و عرش در زیر قدرت وے مسخر است و از صفات ہمہ آفریدگان منزہ
است۔ دریں جہاں دانستی است و در آں جہاں دیدنی است۔ چنانکہ دریں جہاں بے چون و
بے چگون دانند وے را نیز در آں جہاں بے چون و بے چگون بینند۔ و باید دانست چوں ساک
بعد از تصحیح نیت بذكر الہی جل سلطانہ اشتغال نماید در ریاضات و مجاہدات و فقر و فاقہ پیش
گیرد و تزکیہ و تصفیہ حاصل کند و حب دنیا از دل او بیرون رود و صبر و توکل و تسلیم رضا حاصل
آید و ایں معانی بقدر حوصلہ خود بشتر تج و ترتیب در عالم مثال مشاہدہ نماید و خود را از کدورات
بشری و زائل صفات پاک و مصفا گرداند۔ ہر آئینہ سیر آفاقی را تمام کردہ باشد و
پیران ایں فقیر ہر لطیفہ را از لطائف خمسہ عالم امر در عالم مثال نور از انوار مقرر داشتہ اند۔
نور قلب زرد و نور روح سرخ و نور سیر سفید و نور خفی سیاہ و نور اخفی سبز و انوار لطائف
عالم خلق تند ریج فیہا۔ و نور نفس توامہ ابلق گفتہ اند۔ حضرت علامہ الدولہ سمنانی قدس اللہ سرہ
سرہ العزیز ہر نور را از انوار لطائف سبعہ مرتب نہادہ اند۔ لون خاکی کہ درت را نور قابلیہ
داشتہ اند و لون ارزق صاف را نور لطیفہ نفسیہ داشتہ و لون احمر حقیقی صاف انور
لطیفہ قلبیہ داشتہ و لون اصفر صافی نور لطیفہ روح داشتہ و نور ابیض نور لطیفہ سر داشتہ
و لون آسود و براق کہ از فوق بر سر نزل مے کند نور لطیفہ خفی داشتہ و لون اخضر صاف
نور لطیفہ اخفی داشتہ۔ ہر ساک کہ در قوۃ متخیلہ خود ایں امور غیبیہ در صورت شہادت صید
قید مے کند و محظوظ مے شود از پر تو تجلیات قدیم کہ منزہ از صورت و اشکال جہات است
محبوب ماند۔ پس باید کہ بغیر ذکر حق جل و علا و مراقبہ و تلاوت قرآن مجید و صلوات و استغفار
و درود شریف و انواع عبادات و شگستگی و بندگی ملتفت نباشد کہ مقصود از بندہ بندگی
است نہ حصول انوار و تجلیات و کشفیات و کرامات۔ ازیں جہت حضرت شیخ شبلی
علیہ الرحمۃ حصول و ظہور ایں چیز ہا را حجاب حق سبحانہ نامیدہ اند و مقام خیال پرستیاں
گفتہ اند۔ حضرت زین الدین قدس سرہ فرمودہ اند ہر شیخ کہ واقعات بر مریداں ظاہر مے کند
ساعی در جہات حجاب الحجاب ایشان است مگر چیزے کہ تعلق بتادیب و تربیت آرند
و مرتبہ کسانیکہ در باطن خود انوار و تجلیات نہ بینند از کسانے کہ بینند کمتر نیست بلکہ بیشتر

است چه اکثر حالات و واقعات و کثوف کونی ضعیف حالات را از سبب این می باشد
که یقین ایشان قوتی گیرند و از باب یقین را با آن چنداں التفات نیست انتہی۔ مَرَبَّنَا
لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۗ إِنَّكَ أَنْتَ
الْوَهَّابُ۔ والسلام

مکتوب یازدهم بنام خلیفہ مولوی محمد عادل صاحب موصوف الصدق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اخوی اعزبی ارشدی مولوی محمد عادل صاحب سلمہ ربہ۔ از فقیر حقیر لاشی دست محمد
که مشهور بحاجی است کان اللہ له عوضا عن کل شیء بعد از سلام مسنون و دعوات ترقیات
مشحون مطالعہ فرمایند الحمد للہ کہ تا حین تحریر فقیر بمجہ درویشان و متعلقان بخر است المستول من
اللہ تعالیٰ سلامتکم و عافیتکم و ترقی ارشادکم یونایوناً ساعة فساعة ویرحمهم عبداً قال آمینا۔ ہذا
ذکر عقائد الصوفیة اجمالاً۔

جمعوا الصوفیة علی ان اللہ تعالیٰ واحدٌ لا شریک له ولا ضدّ له و
لا یندّ له موصوفٌ بما وصف بہ نفسہ و مستغنی بما استغنی بہ نفسہ لو ینزل
قد یمابا سماءہ و نعوتہ و صفاتہ خالقاً لجميع المخلوقین غیر مشبہہ بالمخلوقین
بوجہ من الوجوہ و لا لہ حلول فی الاماکن و لا یجری علیہ الزمان و لا یحیط بہ
شیء لیس بجسم فان للجسم ما کان مؤلفاً و المولف محتاج الی المولف لاجوہر
فان للجوہر ما کان متحیزاً و الرب لیس بمتحیز لانہ خالق کل متحیز و حیز و لا
ہی بعرض فان العرض ما لا یبقی زمانین و انہ تعالیٰ واجب البقاء دائماً و لا
اہتمام لہ و لا افتراق لہ و لا اعضاء لہ و لا ابعاض لہ و لا یزعمجہ ذکر الذاکر و لا
یلح قہ العبارات و لا تُعینہ الاشارات و لا یحیط بہ الافکار و لا تُدرکہ الابصار
و کلامہ اتصویرہ الوہم و الخیال فائدہ سبحانہ بخلافہ فان قلت متی فقد سبق
من الوقت وجودہ و ان قلت کیف ذاتہ فلیس لذاتہ تعالیٰ تکلیف و ان قلت
این فقد تقدم هو علی المکان احتجب بعظمتہ و کبریائہ عن العقل و الابصار
فان سئلت عن ذاتہ فلیس کمثلہ شیء و ان سئلت عن صفاتہ فهو احدٌ

صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفواً احد وان سئلت عن اسمها فهو الله الذی لا
 اله الا هو عالم الغیب والشهادة هو الرحمن الرحیم وان سئلت عن فعله فکل یوم
 هو فی شأن و اجمعوا لصوفیة علی ان الله تعالی لا یرى فی الدنیا بالابصار ولا
 بالعقل الا من جهة الایقان و اجمعوا علی ان الله تعالی یرى بالابصار فی الآخرة و
 السلام علیکم وعلی من لدیکم۔

مکتوب دوم خلیفہ ملا سہیت آخوندزادہ ہریریاں کسینغری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد از حمد و صلوة اخوی اعزای ارشدی ملا سہیت آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
 از فقیر حقیر لاشے دست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لہ عوضاً عن کل شیء بعد از ابلاغ سلام
 مسنون و دعوات ترقیات مشخون مطالعہ نمایند کہ احوالات ایس فقیر حقیر و درویشان تاجین تحریر
 موجب حمد و ستایش حق سبحانہ است امید از کرم کریم چنان است کہ از اں طرف نیز چنین باشد
 نصیحتے کہ بیار اں نمودہ مے آید این است کہ حاصل سیر و سلوک کہ در صوفیہ معمول است ،
 انصباغ بصبغۃ اللہ و فنا و ذائل و اتصاف و بقا بحامد و ستور بانوار و کیفیات کہ در مقامات
 پیش می آید و ہر کراچی از فنا و بقا و حالات قویہ بمقامے رسیدہ است بقوت دست اداہ
 و جہت حق غالب آمدہ و تسلیم و رضا و توکل و صبر بوجہ حسن بہم رسانیدہ اور افضل و شرف
 ثابت شدہ است بر غیر خود کہ دریں امور ثباتے ندارد۔ و برائے رفع قبض باطن و تیر شدن
 کیفیات تلاوت باستماع قرآن مجید بالتزیل و تسین صوت و حزن و طول قنوت در نماز
 باکمال خضوع و خشوع مقرر است۔ و اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمیں اعمال قرب
 خوردند بودند۔ ذکر ہر متوسط باواز حزیں برائے ذوق و شوق و گرمی باطن احياناً لا باس بہ۔ ہر گاہ
 در دل انجذاب پیدا شود بے اختیار آواز ذکر بدر رود و بلند مے آید این چنین جہر را کس مانعی نیست
 ذکر خفی افضل است بر جہر۔ بچندیں مراتب ذکر خفی ہر وقت مے شود و ذکر جہر مانند جس در نفی
 و اثبات برائے حصول گدازی و گرمی مقرر است مثل دو است از الہ ستر و کسل و اجتناب
 است از بدعت نامرضیہ و از تحقیر مسلمانان و عیب بینی و سخن چینی و خود را قدر نہادن۔ یا بد کہ خود
 را محض عدم یافتن و کمالات را باصل آل دادن و حسنات خود را قابل قبول ندیدن سیناۃ خود

مثل کو ہے برسر گرفتن۔ و بدی ہائے غیر را بتاویل نیک نگاہ داشتن و وقایع روزمرہ را از ارادہ حق سبحانہ داشتن۔ این طریقہ اہل معرفت است رحمۃ اللہ علیہم۔ و حصول نسبت و توجہ بے اعمال ظاہری محال است۔ نور اعمال را در اطمینان باطن اثر تمام است۔ اندرون از التفات و عظمت پیراستہ و بیرون باعمال و اخلاق نیک و شگفتگی و انکسار آراستہ بالاندر ازیں کمال نیست اللهم وفقنا لما تحب وترضی۔ و در وسط راہ دریں طریقہ ازوق و اشواق عجیبہ و جذبات غریبہ در پیش مے آیند۔ و احوال این طریقہ استمراری است و کمال این طریقہ را در مقام تجلی ذاتی دائمی بے پردہ اسما و صفات و درجات آل قدمگامی است راسخ بے زنگی و غایت لطافت و صفات نسبت باطن ایشان آمدہ کہ دست ادراک ازاں کوتاہ گشت نارسیدہ گاہ گویند کہ در صحبت ایشان جمعیت با و صفائی حاصل است پس نے بلکہ رسیدہ گاہ بدوام تجلی ذاتی در افاضہ فیوض و برکات شان نے عظیم دارند۔ و مستفیدان در اندک مدت حرارت و شوق حضور پیدا کنند هو الذی جعل لکم من الشجر الاخضر ناسراً۔ طالب خدا را ہمت باید بمراتب کمال رسیدہ شود۔ ہر آنچه شرط بلاغ است با تومی گفتم۔ والسلام۔ و این فقیر را بدعائے خیر خاتمہ یاد آرند کہ اللہ تعالیٰ بعنایت خود این لاشی را ایمان روزی گرداند آمین یا رب العالمین دعا و السلام خیریت انجام بجناب ملا ہیبت آخوند زاوہ صاحب از فقیر حقیر جاناں و جمیع درویشان خانقاہ شریف رسانیدہ بکرم قبول فرمایند۔ دریں طریقہ شریفہ مجددیہ ذکر خفی معمول است۔ و ذکر جہر کسے را تلقین نہ فرمایند مگر بے اختیار کہ از جوش و خروش و ذوق و شوق برزباں آرند باک نیست کہ حکم مکر دارند معذور است

مکتوب نیر ہم بمولوی محمد عادل صناکار ساکن ثروہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد از حمد و صلوة اخوی اعزی ارشدی محمد عادل آخوند زاوہ سلمہ اللہ تعالیٰ من جمیع الآفات۔ از فقیر حقیر لاشے دوست محمد کان اللہ لہ عوضا عن کل شیء بعد از سلام مسنون کہ سنت سید الانام است مشہود گم دیدہ کہ طریقت دو جزا است۔ یکے جذب و دیگر شلوک۔ چوں جذبہ بحد پیران کبار اجمالاً برست الگ وارد مے شود بغیر عمل کہ اختیار و عمل

سالک را در حصول جذبہ دخلی نیست الا ماشاء اللہ کہ موقوف بمحض عنایت است پس در تحصیل جذبہ ثانی کہ عبارت از سلوک است البتہ عمل و کوشش را در آن دخل است۔ سالک را جہد و ہمت در کار است کہ آنچه مقدر است در آن سعی نمایند۔ برائے تکمیل این ہر دو جذبہ سلوک کہ بزرگان مقرر فرمودہ آن صاحب را جز اول بعنایت حق تعالی حاصل است در جذبہ ثانی سعی بلیغ داشتہ و عمل بعزیمت فرمایند نہ بفتویٰ کہ بنائے طریقہ حضرات نقشبندیہ بر عزیمت است و بانکسار تمام و عبودیت و عبدیت اوقات شریفہ معمور دارند و بندہ را در دعا یاد فرمایند کہ حق سبحانہ و تعالیٰ این بے عمل را ایمان سلامت دارند۔ و ازین طرف خاطر شریف خود را جمع دارند کہ تاحین تحریر خیر است۔ زیادہ والسلام مالا کلام ۱۳۶۶۔ و حالات این سمت از چون و چرا علماء مولوی صاحب بہ تفصیل بیان خواہد فرمود۔

مکتوب چہارم بملاہیبت آخوندزادہ ہرپال کسغری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخوی اعزی ارشاد می و مخلصی مکرمی ملاہیبت آخوند صاحب دام اللہ برکاتہ و فیوضاتہ و سلامتہ۔ از فقیر حقیر لاشئ دوست محمد کہ مشہور و کاچی است عفی عنہ احوالات فقراء این حد و تاحین تحریر در ستائش حمد و شکر است۔ والمسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم علی الشریعۃ المحمدیہ و طریقۃ الاحمدیہ علی صاحبہا صلی اللہ علیہ وسلم مخفی نماند کہ مکتوب مرغوب در حسن الوقت ملائکہ ہیر آوردہ محاکات مکتوبہ واضح گردید۔ مزید فرحت خاطر مگردید۔ طریقہ بزرگان مودع و تقوی و صبر و قناعت و توکل و رضا است شمارا نیز باید کہ باین ہا قائم و مستقیم شوید و یک نفس از یاد حق غافل و کاہل نباید شد۔ یک ساعت با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی است۔ دیگر احوال محمد عادل آخوندزادہ بدین منوال است کہ پیش ازین در چند روز بصوب شہر قندھار روانہ کردہ ام بمبعوث طالبان تاحین تحریر احوالش نہ رسیدہ۔ دیگر از آدمان معتبر مسموع گردیدہ کہ در شہر کابل نادر حال معلوم شدہ تہ عدد قبور کودکان ظاہر گردیدہ ہر حاجت مند کہ بمزار آنها بیاید حاجت آن حق سبحانہ و تعالیٰ بکفایت سرانجام مے رسانند۔ نہایت تشہیر یافتہ۔ باقی والسلام۔ تحریر فی التاریخ دہم ماہ حجب

المترجم - در افکار و مراقبات که بشما تعلیم کرده شده بر آن مداومت نمایند در آن فطور نرود
و با طالبان و خلق تشرش رونی نباید کرد. بفریق و علم و مهربانی زندگی با ایشان باید کرد و از جمیع
طالبان خانقاه سلام مطالعه باد بکرم قبول فرمایند ۱۲

مکتوب پانزدهم بملازم محمد آخوندزاده صاحب قندھاری

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي المجد والاکرام وعلی نبیہ محمد الف الف صلوة و سلام وعلی آله الاطهار و
اصحابه الاخیار مادامت الیالی والانیار۔

انحوی اعزى ارشدی ملازم محمد صاحب اوصله اللہ الی اقصی المراتب و عصمه من الحوادث
و النوائب۔ از جانب فقیر حقیر لاشے دوست محمد که مشهور بحاجی است کان اللہ له عوضاً
عن کل شیء۔ بعد از سلام مسنون و دعوات ترقیات مشحون مطالعه فرمایند۔ بسم اللہ الحمد و المنته که
ایں فقیر بمبعه جمیع درویشان تا تاریخ ترقیم ہذا کہ ہفدہم ماہ جمادی الثانی ۱۲۶۹ لہ رطب اللسان
بسپاس حضرت منعم علی الاطلاق است جلت نعمائہ و نکاثرات آلائہ و المستول من اللہ سبحانہ
بلا مشک و عافیتکم و استقامتکم علی الشریعہ و الطریقہ و الحقیقہ فانہا فوق الکرامۃ و یرحم اللہ عبداً
قال آمینا رقیہ کریمہ کہ بصحابت مجمع فضائل و کمالات منبع محامد و نوالات مقبول احمد مولوی
صاحب مولوی فتح محمد فرستاده بودند رسانید بورد مسعود مسرتہا بخشید و احوال مندجہ بوضوح
انجامید۔ المرام آنکہ انحوی آرزوئے فقیر سہین است کہ انفاس مستعارہ حیات در مرضی حق سبحانہ
مصروف سازند و اوقات عزیزہ خود را کہ بدل ندارد ضائع سازند و ہمگی اوقات خود را بظاہر
مقبول بشرع و در باطن مشغول بذکر حق سبحانہ دارند و دوام توجہ الی اللہ جل و علی بانکسار تمام
از اسباب قبول بجناب الہی است و فلاح ہر دو جہاں منحصر دریں کار است و امور دین
و دنیا و ظاہر و باطن بواسطہ پیران کرام بجناب الہی تفویض گردانند و مجاری کار را از تقدیر کار
سازدین و بر وقائع لب چون و چہرا نکشودن و بامروم مضائقہ و معارضہ نکردن و از ذلالت
ایشان اغماض نمودن و مساوی بر روی کس نیارودن چہ اہل اللہ ہر چہ مے بینند و ہر چہ
مے شنوند از حق مے دانند و نظر از اشخاص کہ تعینات اند تفع مے سازند و بدگویندہ را

مکافات باحسان می نمایند و عفو تقصیرات ایشان می فرمایند - ع

هر که مارا بدست اندر احتش بسیار باد

مقوله ایشان است و به توبه و صبر و قناعت و زهد و توکل و شکر و خوف و تسلیم و رضا، موصوف بودن و کشف و کرامات و خوارق عادات مثل عوام الناس در نظر نیاوردن و از خود و ماسومی نا امید بودن و فقر و فاقه را نعمت عظمی دیدن و طمع در مال مریدان و غیره نیاوردن و نظر بر قبول خلق در ایشان نکردن و از غنا و اهل غنا محترز بودن و آنچه میسر شود بفقرا رسانیدن و خدمت علماء و فقرا بمال و جان و تن کردن و از شر نفس و شیطان تا وقت مردن ناایمن بودن و خود را از جمیع مخلوقات حقیر دانستن و لاشئ دیدن این همه اطوار پسندیده اند - خوش گفت

هر کجا این نیستی افزود تراست

کار حق را کارگاه آنراست

اے برادر بنگلی متوجه بحق سبحانه باشند و غم روزی نخورند و مشوش و پریشان در طلب رزق نباشند که رزق از حق تعالی جل و علا مقدور و مقرر است - و پیران کبار با فرموده اند، قدسنا اللہ تعالی با سرار ہم الا قدس که امروز در روشی به لقمه فروشی است خدائے تعالی از این روشی که دین فروشی است توبه دید - اول مسلمانی درست کنند بعد در روشی پس طالب حق را باید که همیشه در طلب علم لدنی و تلاش نسبت صوفیه که غنیمت کبری است باشد و در تحسین اهل دل و تفحص شیخ کامل و مکمل بود اگر عزیزے را در یابد که صحبت او مفتاح نسبت جذبی باشد و تاثیر صحبت او در مردمان در میگردد و بارے صحبت دارد تا حالت مطلوبه یعنی یادداشت و دوام حضور و آگاهی ملکه گردد - و در یافتن شیخ کامل و مکمل منحصر در آن نیست که در عه خوارق عادات و اشرف بر خواطر باشد و یا وجود حال و شوق یافته شود زیرا که در بعضی از این چیزها جوگیه و فلاسفه و بر همه هم شرکت دارند پس این امور دلیل سعادت نیست بلکه دلیل صحیح و علامت شناختن شیخ کامل و مکمل آن است که اول باید شیخ بر ظاهر شرع مستقیم باشد و بر کتاب سنت عمل می نماید تا اطلاق متقی بر او ممکن باشد که حق تعالی عزت شانه و ولایت را در تقوای حصر فرموده و گفته ان اولیاء الا المتقون - اگر کسی گوید که بعضی اولیاء روش ملامتی اختیار کرده بودند و در ظاهر از آن آثار تقوی بنظر نمی آمد و بعضی کسان را فیوض باطن از آنها رسیده گفته شود که نادر است و اعتبار غالب راست و نیز عقل و شرع حاکم است که رفع ضرر

از جلب منفعت اہم است و مقصود تر۔ پس جائے کہ ضرر متوہم باشد از انجا باید گریخت
و شخصے کہ در ظاہر متقی یافتہ شود باوے صحبت داشتن و دست در دست او دادن قبلتے نہ دارد
و احتمال ضرر مفقود است فائدہ از بے رسیدیانیہ۔ پس اگر صحبتش تاثیر کند کہ نزد علماء ظاہر
و باطن معتبر باشد صحبت این چنین مرد را کبریت احمد دانند و غنیمت کبری شمارند۔ و اگر صحبتش
تاثیر نہ دارد و یا آن تاثیر نزد اکابر معتبر نباشد حسن ظن ہاں شخص داشتہ صحبت او ترک دہد
در جائے کہ رشتہ خود بیند آن جا رجوع نماید کہ مقصود حق جل شانہ است نہ آن مردے

باہر کہ نشستی نشد جمع دلت

وز تو نہ مید ز حمت آب گلت

ز نہار ز صحبتش گریزاں می باش

وز نہ نکند روح عزیزاں بجات

و اگر کسی گوید تاثیرے کہ اکابر آن را معتبر داشتہ اند واضح تر باید گفت۔ گفتہ شود آن تاثیر
آن است کہ در صحبتش حالتے پیدا شود کہ دل از دنیا سرد شود و محبت خدا و رسول و دوستان
خدا و اعمال صالحہ و توفیق حسنات و اجتناب و بیزاری از سینات دہد و از صحبتش بمقتضائے
اذا را و ذکر اللہا خدا یاد آید و دوام حضور حاصل گردد و از یاد الہی اطمینان و جمعیت میسر شود
و ہر قدر کہ اعمال صالحہ کند نسبتے و حالتے کہ از اں کس بوی رسیدہ در اں قوت یابد و ہر قدر کہ
از معصیت پدید آید تنگی و بے آرامی در گیرد و نسبتے و حالتے کہ از اں بزرگ اورا رسیدہ باشد
نقصان پذیرد۔ و قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اذا سرتک حسناتک و اساءتک سیئاتک
فانت من کنایہ از ہمیں اطمینان و تنگی است این چنین مرد را کہ صحبتش این تاثیر دارد کامل
و مکمل باید دانست۔ و این صفت کہ در صحبتش حاصل شود اورا کمال باید شمرد کہ ملازم است
شرعیات قطعہ را و مفید است دوام آگاہی را و مقرب است بطاعات و مبعداست از
معاصی، و منزلت است زرائل اخلاق را از کبر و عجب و ریا و حسد و حب جاہ و مال و مانند اں۔
و مفید است اخلاق جمیلہ و اوصاف حمیدہ را از حبت فی اللہ و بغض فی اللہ و صبر و شکر
درضا و زہد و مانند اں۔ پس این چنین مرد کامل مکمل اگر یافتہ شود صحبتش غنیمت باید دانست
و خود را کمالیت بین یدی الغسال در دست تصرف او باید داد و احوال و واردات اں چہ
دارد شود اں را بمیزان شرع باید سنجید اگر قبول کند قبول و اگر رد کند رد باید نمود و وجد و شوق و
ذوق و مواجید و مانند اں آنچه بے اختیار پیش آید در اں معذور است و بقصد و اختیار هیچ
حرکتے از ایں حرکات کہ اں را عقل و شرع انور نمی پسندند نکند کہ ہرگز اکابر اں را بقصد و اختیار

نکرده و اہل باطل را اعتبار نیست و کدام نیت نیک و مصلحت صواب درخواهد که حرکت یوانگال
 را بر خود روا دارد و آنچه بعضی اکابر گفته کہ رسوم صوفیہ ہیچ نمی آید، ہمیں معنی دارد۔ حضرت مجدد
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ در مکتوبے سے فرمایند، مرید رشید و طالب مستعد ہر ساعت در سلوک
 طریق خوارق و کرامات پر احساس کند و در معاملہ غیبی ہر زمان از کسی مدد سے خواہد و سے یابد
 و ظہور خوارق بہ نسبت دیگران در کار نیست، اما بہ نسبت مریداں کرامات در کرامات و
 خوارق در خوارق اند چگونہ مرید احساس خوارق نکند کہ پیر دل مُردہ مرید زندہ گردانیدہ است
 و بکاشف و مشاہدہ رسانیدہ نیز دعوام اہیائے جسدی عظیم الشان است و خواص با حیا۔
 قلبی و روحی پرداختہ اند و متوجہ اہیائے دل مُردہ طالب گشتہ۔ والحق اہیائے جسدی ...
 بہ نسبت اہیائے قلبی کامل طرح فی الطریق است و نظر بآں داخل لعب و عبث چہ ایس
 حیا۔ سبب حیا چند روزہ، و آں اہیاء وسیلہ حیات دائمی است۔ بلکہ گویم کہ فی الحقیقت
 وجود اہل اللہ کرامتے است از کرامات و دعوات ایشان مخلق را بحق جل شطانہ رحمتے است
 از رحمت ہائے الہی جل شانہ۔ اہیائے قلوب اموات آیتے است از آیت ہائے عظیم
 الشان۔ امان اہل ارض اند و غنیمت روزگار۔ بہم میطرون و بہم میرزقون در شان ایشان
 است۔ کلام ایشان دوا است و نظر ایشان شفا۔ ہم جلساء اللہ و ہم قوم لاشقی جلیسہم
 و لایخیب انیسہم۔ علامتے کہ محق ایس طائفہ از مبطل آں ہا باں جدا است، آن است اگر
 شخصے باشد کہ استقامت بر شریعت داشتہ باشد و در مجلس او دل را بحضرت حق سبحانہ
 و تعالیٰ میلے و توجہ پیدا مے گردد و برودت از ما سوا مفہوم مے شود آں شخص محق است و
 در عدد اولیاء است علی تفاوت الدرجات ایس ہم نظر بار باب مناسبت است۔ بے مناسبت
 محروم محض و مطلق است۔

ہرگز روئے بہ بہبود نداشت

دیدن روئے نبی سود نداشت

اے برادر مدار کار بر طاعت است ہر قدر کہ ایس کار را مہم است مبارک است
 و آنچه مغلّ ایس کارخانہ است ممنوع۔ در جمیع افعال و حرکات کہ قصد کند نیت نیک مرعی
 دارد و بر ہیچ عمل تانییت دست نندہد مہم امکان اقدام نہ نماید و بہ عزالت و خاموشی راغب بود
 و اختلاط با مردم بقدر ضرورت کند۔ و سایر اوقات بمراقبہ و از کار بے برد وقت کار است

ہنگامِ صحبت در پیش است مگر صحبتی کہ از برائے فائدہ و استفادہ است محمود است بلکہ
لا بد است ہم چنین صحبت داشتن باہل طریق بشرط فانی بودن در یک دیگر سخن لایعنی در میان
نیارودن نیز سخن بلکہ در بعضی اوقات از عزت راجح بود۔ و بہر نیک و بد کشادہ پیشانی باید بود
کہ در پیش آید باطن منبسط یا منقبض باشد و ہر کہ بغیر پیش آید غدر اورا قبول نماید و خلق نیکو آشتی
باشد و اعتراض ہر کہ کم تر کنند سخن نرم و ملائم گویند و کہ را بغضب پیش نباید گرفت و
در سخن گفتن رعایت قلب باید کرد و خواب بسیار و خندہ نباید کرد کہ ایس دل رومی میراند و جمیع
امور خود را با حق تعالی بسیار۔ و اے عزیز دامنہ در یاد حق تعالی خود را محسوس دار تادل توازن تدبیر
جمیع امور فراغ شود چوں دل بیک جانب شود جمیع امور ترا او کفایت خواہد کرد۔ و نیز بندہ گمان ہر تو
مہربان سازد کہ با مور تو قیام نمایند۔ بالجملہ در یاد حق جل شانہ باشی و بتدبیر امور نفس خود مشغول
مشو۔ بزیچ کس بغیر خدا اعتماد منما و در جمیع احوال عمل سنت را باید گزید و از بدعت مہما ممکن
احتراز باید نمود و در زمان بسط حد و شریعہ را نیک رعایت باید کرد و از جان باید رفت و
در ہنگام قبض امیدوار باید بود و دل تنگ و مایوس نباید شد بر وعدہ حق سبحانہ نظر باید داشت کہ فرمودہ
(آیہ کریمہ) فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۱۰ در شدت و رخصت قصد کند کہ یکساں
باشد۔ اے برادر اخلاق فقیر سکون است نزد فقدان و اضطراب است نزد وجود و انس
بہموم و وحشت از فرحائے و در درد و حوادث کوسیہ ظاہر و باطن متذبذب نشود و بے مزگی نسبت
و بے مزگی احوال باطن از کمال نسبت ایں طریقہ شریفہ مجددیہ است۔ چنانچہ حضرت محبوب سبحانی
مجدد و منتور الف ثانی در جلد اول از مکتوبات قدسی آیات در مکتوب دویت و بیست و یکم
بسیدین مانک پوری فرمودہ دریں طریقہ در ابتداء حلاوت و وجدان است و در انتہا بے مزگی
و فقدان کہ از لوازم ایس و صرمان است بخلاف طرق دیگران کہ در ابتداء بے مزگی و فقدان دارند
و در انتہا حلاوت و وجدان۔ و ہم چنین دریں طریقہ در ابتداء قرب و شہود و در انتہا بعد و صرمان۔
بخلاف طرق سائر مشائخ۔ اللهم ثبتنا علی شریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام
اعتقاد و قولاً و فعلاً و حالاً ظاہراً باطناً رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا
مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ط إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔ اللهم ثبتنا علی اعتقاد اہل
السنتہ و الجماعتہ و مذهب ائمۃ الخلفیۃ و ائمتنا علیہا و احشرنا علیہا و صلی اللہ
علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا رحمہم الراحمین، آمین یا رب

العلمین۔ الحمد لله اولاً و آخراً ظاهراً و باطناً باقی والسلام علی من اتبع الهدى و التزم
متابعة المصطفى صلى الله عليه وسلم۔

اے برادر باید دانست کہ جائز نیست اخذ طریق الی اللہ تعالیٰ مگر از شیخ کامل مکمل زیرا
کہ ناقص صاحب ہوا است و آنچه مشوب ہوا است اثر نمی کند و اگر اثر کند اعانت بر ہوا
نماید پس حاصل می کند ظلمت بر ظلمت و ایضاً ناقص تمیز نمی کند میان طرق موصلہ حق سبحانہ
و غیر موصلہ باو سبحانہ چہ او غیر و اصل است و فنا و بقا ہرگز دست نہ داده است و تمیز نمی کند
میان استعداد مختلفہ طالبان و چون تمیز میان سلوک و جذبہ نکند بسیار باشد کہ استعداد
طالب مناسب بطریقہ جذبہ بود و غیر مناسب بطریق سلوک باشد و ناقص جہتہ عدم تمیز
میان طرق و استعدادات طریق سلوک امر فرماید و گمراہ کند اورا مثل خود۔ شیخ کامل و مکمل
چون ارادہ تربیت و تسلیم کند لازم است کہ اول از الہ نماید آنچه باو از ناقص رسیدہ
است و اصلاح آنچه بسبب آن فاسد گردیدہ است بعد از ان بذریعہ صلاح کہ مناسب
استعداد او باشد اندازد قَتَبْتُ نَبَاتًا حَسَنًا مِثْلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا
ثَابِتٌ فِي الْاَرْضِ وَ فَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ فَصَحْبَتُهُ كِبْرِيَةٌ اَحْمَرُ وَ نَظْرُهَا دَوَاءٌ وَ كَلَامُهَا
شِفَاءٌ وَ مَا دُونَهَا خَرَطَ الْقَتَادَ۔ شیخ کامل کہ بعد از فنا و بقا و رجوع بر تکمیل ناقصان استعداد
مرید می شناسد پس معاملہ مناسب استعداد او در کار می دارد و اگر استعداد او بسبب
ملاقات ناقص فاسد شدہ باشد پس معاملہ حسب استعداد او کند مانند طبیب حاذق،
اولاً بحد خود در تشخیص مرض صرف کند بعد از ان دوا دہد و اگر قابلیت ازالہ مرض از طبیب
ناقص ضائع شدہ اولاً بمعالجه ازالہ اثر دوا ناقص کند بعد از ان توجه بازالہ مرض نماید
فصحبتہ الشيخ الناقص الذي ما تم اعراضه بالسلوك والجذبته ستم قاتل والابانة اليه
مرض مهلك تضيق الاستعداد الرفيع۔ پس تکمیل جز از شیخ کامل مکمل صورت نمی گیرد۔
پس اخذ طریق الی اللہ تعالیٰ از ناقص جائز نیست و نہ از مقلد بابائے کاملین و مکملین کہ ...
بمساک صوفیہ علیہ سلوک نہ نموده باشد و بمبلغ ایشان و اصل نہ باشد چہ نسبت ارادہ
بجز تعلیم و تعلم و وصول درجہ تکمیل صورت نمی گیرد در چیزے ازالہ نیست۔ و طریق افادہ استفاہ
مبنی بر مناسب ترین است و مبتدی را در ابتدا بہ مناسبیت بجناب حق سبحانہ نیست
پس لابدی شد است از برنخ و آل شیخ کامل و مکمل است کہ در مرتبہ عدالت نزول نموده

است و مدارِ طُرُقِ شائخ بر صحبت است نہ بر قبیل و قال چہ آن مرید بطل است در طلب
 و اجازہ بعض کمال باہل جذبہ برائے تکمیل نیست بلکہ حجت رفع غفلت شائع است در
 خلق و کمال چون غفلت در مردم و عدم توجہ ایشان بخالق الخلق و عبادات دیدند از رُئے
 شفقت بعض اہل جذبہ برائے تلقین ایشان مامور سازند پس تلقین مردم می کنند و
 نوع حال در صحبت او با ایشان ساری می گردد فتذہوا عن نوم الغفلة وان لم
 يحصل لہم الکمال و ہم چنین اجازت ایشان بہ بعض مبتدیان کہ اہل جذبہ نباشند
 چہ اگر چہ حظ از انوار باطنی ندارد اما مردم بوی منتفع می گردند مثل حقیق از آتش کہ مودع
 درو است نفع مند نمی گردد و مردم باخراج آن از و منتفع می گردند پس اجازت و تاثیر مطلق
 علامت کمال نیست بلکہ بودن علامت برائے کمال بعد از رجوع حجت تکمیل ناقصان
 است و تاثیر از تکمیل ناقص مجاز البتہ صاحب جذبہ باشد زیرا کہ در تلقین و نقصان است
 صاحب دولت کہ صحبت او کافی است و نظر او شافی آن است کہ نسبت او علی الدوام
 بجنب قوی صورت گرفته باشد و ظاہر او باطن او را شاعل نباشد و نہ برعکس چہ اول
 ساکن نیست و ثانی مغلوب الحال است و صاحب کمال و مرتبہ تکمیل مفوض بثلث
 است کہ در مقام عدالت نزول یافته ہمیں مرتبہ دعوت خلق است و نازل دریں کامل
 مکمل است و در حدیث است ان هذا العلم دین فانظروا عن تأخذون دینکم
 اشارہ است بانچہ گفته ایم۔ و این مرتبہ در اصطلاح ایشان مسمی بمرتبہ قلب است۔
 استفادہ و افادہ باین مرتبہ مربوط است و تاثیر و تاثیر بآن رتبہ منوط باتیان احکام شرعیہ
 است و انزجار از امور منہیہ در این جا صورت می گردد اگر این چنین صاحب دولت بہم رسد
 صحبت او کبریت احمر است ۵

صحبت روشن ضمیراں کور را بینا کند

اختلال چشم عینک را حروف آموز کرد

و چون این چنین صاحب دولت کہ صحبت او را شاید بدست آید مرید را باید کہ رشتہ اختیار
 بدو سپارد و خود را مابین دیدہ مثل میت بے اختیار شمارد و مثل معاملہ صحابہ رضوان اللہ علیہم
 اجمعین با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم با و در کار دارد چہ او بصحبت معنعنا نائب مناب بر حق
 و خلیفہ مطلق سردتر انبیاء است علیہ و علی آلہ و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات پس با و شیوہ صدیق

پیش گیرد و خرق عادات از و طلب نہ نماید و در حضور او سخن بلند نگوید و در جانب او پارہ دراز نکند
و کمال خود را در رضا او داند و از وی دیگرے را بہتر نداند و پائے بر مصلے او و جائے او نہ نہد و در
ہمہ حال رابطہ قلبی کہ راہ اخذ فیوضات است پیوستہ دارد و در غیبت و حضور فداہ او باشد
و نام بجز ادب بہ زباں نراند و در ہر وقت از وی ہر اسال باشد و ہر واقعہ کہ بر وی کے ظاہر
نماید از و پوشد و ہر چہ در واقعات و مبشرات بہ بیند اگر چہ از شیخ دیگر باشد از پیر خود داند
چہ برے آزمائش مریداں لطیفہ پیراں بقدرت ایزدی بصورت شخص برایشاں ظاہر مے گرد
و برائے امتحان شاں چیز مے گوید از نفع و ضرر باید کہ با اعتقادِ جازم از پیر خود داند و غیر ذلک
در امور دیگر۔

مکتوب شانزدہم بنام مولوی شیر محمد کلاچوی کہ مجا حضرت بوند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي اطلع في فلک الازل شمس النبوية المحمدية و اشرق من افق اسرار الرسالة مظهر
تجليات الاحمدية صلى الله عليه وسلم۔

انحوی اعزی ارشدی مولوی شیر محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ فی الدین والدنیا و جعلہ اللہ
تعالیٰ عاشقا و محبا لذاتہ۔ از فقیر حقیر لاشئے دست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لہ عوضا
عن کل شیء۔ بعد از سلام کہ سنت خیر الانام است مشہود بضمیر منیر مے گرداند۔ الحمد للہ المننتہ
کہ احوال ایں فقیر بمعہ جمیع درویشاں تا تاریخ ہفتم ماہ ربیع الاول مقرون بحد و شکر است و
والمسؤل من اللہ تعالیٰ سلامتکم و عافیتکم و شباتکم علی الشریعة والطریقة والحقیقة و یرحم اللہ عبدا
قال آمینا۔ اے برادر بھگی خود مصروف بندہ کہ حق سبحانہ و دوام توجہ الی اللہ عز شانہ باید داشت
تا یک لحظہ و لمحہ غفلت از جناب قدس او نرود کہ دریں راہ ناگزیر طالبان حق جل و علا است
و در اشاعت نسبت شریفہ بزرگان سعی بلیغ مرعی دارند کہ زمان قرب قیامت و او ان فتن است
و ایں را عین مرضی حق دانند من احب عباد اللہ الی اللہ من حبب اللہ الی عبادہ۔ و
من احب سنتی بعد ما امیتت فلہ اجر ما شئتہ شہید شنیدہ باشید و شرط الاجازہ ترویج
الطریقة الصوفیة والاستقامة علی الشریعة المصطفویة علی صاحبہا الصلوٰة والتسلیمات ظاہرا

معہ یعنی در حق خود نہ مطلقا ۱۲ عطا محمد عفی عنہ

و باطناً که بقدر ذره حتی المقدور از حد و دشمنی تجاوز نورزند۔ خصوصاً صلواتِ خمس بر اوّل وقت بجماعت گزارند و هر ساعت بذكر و مراقبه مشغول بودن و قلت الکلام و قلت المنام و قلت الطعام و قلت الاختلاط مع الانام کردن و به توبه و صبر و توکل و قناعت و زهد و شکر و خوف و تسلیم و رضا موصوف بودن و کشف و کرامات و خوارق عادات مثل عوام الناس، در نظر نیارودن و از خوردن و مسواک و امید بودن و فقر و فاقه را نعمت عظمی دیدن و طمع در مال مریدان و غیره نیارودن و نظر بقبول و رد خلق نه کردن و از غنی و اهل غنی محترز بودن و از غیبت و مذمت خلق مجتنب بودن و با مردم مضائقه و معارضه نکردن و از ذلالت اغماض نمودن و از شر نفس و شیطان تا وقت مُردن ناایمن بودن و خود را از جمیع مخلوقات حقیر دانستن و لاشئ دیدن در طلب روزی و رزق مشوش نشدن که رزق از حق تعالی مقدر و مقرر است برائے مخلوقات و علم و عمل و افسونات و تمارات مثل عوام الناس و علماء بے عمل و سیله دنیا سازند و سعادت دینی و دنیوی در علم و عمل است اذ اکان خالصاً لله تعالی و موافقاً لمتابعة نبینا محمد علیه الصلوٰة و السلام قولاً و فعلاً و اعتقاداً و اگر کسی عالم باشد باقوال و افعال و اعتقاد پیغمبر صلی الله علیه و سلم و عمل با آن نه کرد عالم نیست چنانچه در حدیث شریف است عن ابی ذرّاء قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم لا یكون المرء عالمًا حتى یكون بعلمه عاملاً۔

والسلام ۱۲

مکتوب ہفدہم بنام ملا قطب الدین اخوندزادہ

بسم الله الرحمن الرحيم ط

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفی۔ اما بعد۔ اخوی اعزّی ارشدی ملا قطب الدین اخوندزادہ صاحب سلمه الله الولی الواہب و اوصله الله تعالی الی اقصى المراتب۔ از جانب فقیر حقیر لاشئ دوست محمد کہ شہور ساجی است کان اللہ لعوضاً عن کل شیء۔ بعد از سلام مسنون و دعوات ترقیات مشحون مطالعہ نمایند لشد الحمد و المنۃ کہ احوالات و گذارشات فقرای ایں جائے قرین حمد و محامد ایزدی است و المسئول من اللہ سبحانہ سلا متکم و عافیتکم و ثباتکم علی الشریعۃ و الطریقۃ و الحقیقۃ فانہا فوق الکرامۃ و یرحم اللہ عبداً قال آمینا۔ المرام آنکہ مکتوب مرغوب کہ ابلاغ داشتہ بودند رسید مندرجہ اش بوضوح انجامید۔ جزاکم اللہ تعالی عننا خیر الجزاء۔

دیگر آنکه اے عزیز دنیا جائے غرور و آزمائش است نہ شہرستان سرور و آسائش پس خود مند
 و دانا آن است کہ بعد از نماز پنج گانہ مفروضہ بجماعت مسنونہ با اول وقت سنجہ بگذارو و انقباس
 مستعارہ خود را مبذول بذکر حق جل شانہ دارند کہ فلاح دو جہانی و صلاح جاودانی منحصر دریں
 کار است و ہم تمامی انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام علیہم الرحمۃ سرمداً و ابداً اشتغال بلا امتہال
 بذکر اللہ و لا الہ الا اللہ کہ اسم ذات و نفی و اثبات است و زبیدہ تا یک لحظہ و لمحہ بے یاد
 حق جل شانہ بر او شان نہ گذشتہ و انقطاع از ماسوی اللہ بجلی نمودہ و بنگی اوقات خود متوجہ
 جناب قدس بودند چنانچہ قادر لایزال در کلام خود بہ پیغمبر ماصلی اللہ علیہ وسلم خطاب فرمودہ
 وَ اذْکُرْ اسْمَ رَبِّکَ یعنی یاد کن پروردگار خود را ہر سبیل دوام در ہر وقت خواہ در روز و خواہ
 در شب و خواہ در عمل تا بحدیکہ آن حضور دوام پذیرد کہ بیچ شغل و عمل از یاد حق باز نماند و اگر خوف
 آن باشد کہ بسبب شغل و عملی از ذکر حق باز خواہم ماند پس آن شغل از خود دور کن وَ تَبْتَئِلُ
 الْیَسْرَ تَبْتِئِلًا یعنی منقطع شو از ہر عملی کہ ترا از یاد حق باز دارد بسو پروردگار خود بیاد کردن -
 چرا کہ روز قیامت ہیچ چیز خلاصی نیست مگر بدے کہ از گرفتاری غیر صحیح و سالم باشد چنانچہ
 حق سبحانہ فرمودہ در کلام مجید خود یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَ لَا بَنُونَ اِلَّا مَنْ اٰتٰی اللّٰہَ بِقَلْبٍ
 سَلِیْمٍ پس بر تابعان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم واجب و لازم کہ متابعت او صلی اللہ
 علیہ وسلم در اقوال و افعال و احوال یعنی ظاہر و باطن بجا پذیرند و دوام ذکر اللہ و انقطاع از ماسوی
 اللہ پیشتر خود سازند و ورع و تقوی و صبر و توکل و تسلیم و تفویض و رضا حق جل شانہ
 طریقہ خود دارند - و ہم اے برادر باید کہ دائم خود را مجوس در یاد حق جل شانہ دار تا دل تو از جمیع
 عوائق و علائق ماسوی اللہ فارغ شود پس ہمہ امور دنیوی و دینی ترا او کفایت خواہد کرد - قل اللہ و
 بس و ماسواہ عبث و ہوس فانقطع علیہ النفس کار این است غیر این ہیچ باقی و السلام -
 محررہ بتاریخ دوازدهم جمادی الاول ۱۲۴۲ ھجری المقدس -

مکتوب ہشزدهم بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ - اما بعد اخوی اعزی ارشدی ملا امان اللہ
 آنخوند زادہ صاحب سلمہ اللہ عن جمیع الحوادث و النوائب - از جانب فقیر حقیر لاشے دوست محمد

کہ مشہور بجاجی است کان اللہ لہ عوضاً عن کل شیء بعد از سلام مسنون و دعوات ترقیات ارین
 مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ والمنۃ کہ احوال فقیر بعون عنایت قادر قدیر عزت شانہ قرین حمد و
 محامد ایزدی است جل مجدہ والمسنول من اللہ تعالیٰ سبحانہ سلاماً و عافیتکم و عافیتکم و شبا تکم علی الشریعۃ
 المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام المرام آنکہ امسال بتاریخ ہر دہم ماہ شعبان المعظم از سن
 الف و یائتین و سبعین و سبعمائے از استماع خبر وحشت و کلفت اثر انتقال سالار قافلہ اہل اللہ پیشوا
 و رہبر طائفہ عرفان غوث زماں قطب دوراں مولانا وسیدنا و مرشدنا حضرت صاحب قبلہ و کعبہ
 قلبی و روحی فدایہ و قدسی اللہ تعالیٰ بسببہ الاقدس و نور اللہ تعالیٰ مرقہ الشریف آل قدر غم و الم
 و پریشانی و خستہ خاطر ی رودادہ کہ از تحریر رقم بریدہ فہم و از تقریر لسان قلت بیان بیرین است
 غرض اینکہ تمامی جہان بلکہ زمین و آسمان بر چشم این ناتواں تیرہ و تار یک گردیدہ پس از اں جہت
 کہ ہر ذی روح را ہمیں شاہ راہ در پیش است بصبر و اصطبار پردا ختم و رضا بقضایہ پروردگار جل
 شانہ و وزیدیم کہ در چنین حادثہ جان و دماغہ غم و الم افزا چارہ بجز صبر و رضا بقضایہ پروردگار جل
 مجدہ ندیدیم و پیوستہ روح پر فتوح آل قبلہ و کعبہ را برد اللہ تعالیٰ مضجعہ بدعوات مغفرت آیات
 یاد مے نمایم و کلمات ترجمہ کہ انا للہ و انا الیہ راجعون است مے گویم۔ اے برادر این
 ہمہ نعم ظاہری و باطنی کہ باین سکین خاطر حزین رسیدہ است بطفیل و برکت آل عالی حضرت
 غوث منزلت قدسنا اللہ بسببہ الاقدس و نور اللہ تعالیٰ مضجعہ الشریف رسیدہ اند۔ پس شمارا
 نیز باید کہ ہموارہ تا حین حیات خود روح پر فتوح حضرت صاحب قبلہ و کعبہ را نور اللہ تعالیٰ مرقہ
 الشریف و افاض اللہ علینا فیوضاتہ العظیم و برکاتہ العظیم بدعوات مغفرت آیات یاد و شمار
 مے نمودہ باشند کہ سعادت کونین و دولت دارین منوط و مربوط بدوستی دوستان خدا است
 جل جلالہ و عم نوالہ و مزار پر انوار در مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام از طرف پار قبتر
 حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ در جنبت البقیع واقع شدہ اند۔ و تاریخ وصال
 آل جناب فیض مآب دوم ماہ ربیع الاول ہشتم ساعت روزہ شنبہ است از سن مسطور
 ثانیاً آنکہ لازم کہ آل برادر از حکما وقت بیرون شوند و کار و بار صلح و صلاحیت او شان باہل
 دنیا بگذارند۔ پس اگر امکان آمدن باین طرف شدہ باشد خانہ خود بیک جائے گوشہ کہ از
 میان خرخشہ او شان بیرون باشد بگذارند و خود روانہ این صوب شوند تا ملاقات با یک دیگر
 واقع گردد۔ و اگر امکان آمدن باین طرف بسبب شور و شر نباشد پس در خانہ خود بکار باری

خوش کہ یاد او تعالیٰ است جل شانہ مشغول بوده باشند و این فقیر را نیز بہ دعائے حُسن خاتمہ
یاد و شادمانی نموده باشند کہ اللہ تبارک و تعالیٰ خاتمہ بایمان روزی کناد بالنبی وآلہ الامجاد
وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ والسلام خیر الختام ۱۲

مکتوب نوزدہم بہ ملا میر واعظ صاحب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفیٰ۔ اما بعد اخوی اعزی ارشدی ملا میر واعظ صاحب
آخوندزادہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از جانب فقیر حقیر لاشئ دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان
اللہ له عوضاً عن کل شیء۔ پس از سلام مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون مطالعہ نمایند۔
الحمد لله احوال این جائے بفضل و کرم الہی عز شانہ قرین حمد و محامد ایزدی است جل شانہ
والمسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم دعائیکم و شبانکم علی الشریعۃ المرضیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ و
السلام۔ المرام آنکہ اے برادر بعد از تصحیح عقائد بر وفق کتب کلامیہ اہل سنت و جماعت
شکر اللہ تعالیٰ سعیم و بعد از اتیان احکام شرعیہ فقہیہ از فرض و واجب و سنت و
مستحب و مندوب و حلال و حرام و مکروہ و مشتبہ لازم است کہ اوقات عزیزہ خود را۔
بطاعات و عبادات ظاہری و باطنی معمور دارند و خود را در تہذیب قلب و تزکیہ نفس سر
گرم دارند چہ کہ مقصود اصلی از اعمال شرعیہ و احوال طریقت و حقیقتہ پاکہ نفس و صفائی
دل است تا نفس پاک نشود و دل سلامتی پیدا نکند ایمان حقیقی کہ خلاصہ او وابستہ بان
است حاصل نشود۔ پس سلامتی دل وقتے صورت بندد کہ غیر او تعالیٰ اصلاً در دل خطور
نکند اگر فرضاً ہزار سال گذرد غیر را در دل گذرے نباشد از ہر اے آنکہ این زمان دل را
فراموشی ماسوی بتامہ حاصل شدہ اگر بتکلف بیادش دہند یاد نیاید این حالت را تعبیر بفناء
نمودہ و قدم اول است درین راہ۔ اے برادر طالب حق جل و علا شانہ چنان جہد و سعی نمودہ
کہ خود را در ہر نفس بحق سبحانہ حاضر بیند و بیخ بایستے غیر از حق سبحانہ نماند و رسیدن و متحقق
شدن باین اوج کہ شہود و حضورش با حق سبحانہ است بوجہ باشد کہ بکلی از خواست
و بایست این عالم و آل عالم تہی گردد و حقیقتہ باطن از شواغل کونیہ و متلذات فانیہ خلاصی
یابد و این مرتبہ علیاً و درجہ قُصوی بے آل میسر نیست کہ پاسبانی انفاس خود بوجہ نمودہ کہ

غیر اوتعالیٰ را در آں خانہ جولان گاہے نباشد و جمعیت باطنی و حضور دائمی ملکہ گردد۔ اے برادر
 دریں اوان آخرین و زمان پسین بعضے اشخاص سلوک ناکردہ و نشیب و فراز ایں راہ ندیدہ و
 فنا و بقا مصطلحہ ایں قوم حاصل نہ ساختہ بجز پیرزادگی و صاحب زادگی بمسند ارشاد و
 نشیند و برائے حصول جاہ و نیویہ و حطام فانیہ لاف و شاف پیش عوام الناس از کرامات
 و خرق عادات و کشفیات مے زنند و مدام ہمت خود را در صرف وجوہ الناس مبذول و مصروف
 مے دارند و از سخنان بیہودہ و غیبت و افتراء و دروغ گفتن پر سیر نمی نمایند و خود را قطب وقت
 و متصرف وار مے نمایند۔ الغرض ہمہ وقت ستائش خود و نقص غیر مے نمایند و بہ بزرگی ابار
 و اجداد فخر و علو مے کنند و حالانکہ کبرائے دین و روندگان راہ یقین از ہر طریقہ کہ باشد، خواہ
 نقشبندیہ و خواہ قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و قلندریہ و کبرویہ و مداریہ و شطاریہ و غیر اینہا
 و از ہر مذہب کہ باشد حنفی مذہب باشد یا مالکی یا شافعی یا حنبلی ہمہ متفق اند بریں کہ
 خوارق عادات و تصرفات و کشفیات را از مقاصد ایں راہ نمی شمردند چرا کہ ہر آب رفتن کار
 ماہیان است و ہر ہوا پریدن و ظیفہ مرغال و از غیب خبر دادن شیوہ کاہناں و در یکجا عت
 از مشرق تا مغرب رفتن کار شیطان است ایں ہمہ ہیچ کار نیست کرامت و بزرگی نزد
 بزرگان دین آن است کہ ظاہر بر متابعت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم آراستہ دارد و
 باطن بحضور حضرت حق جل و علا مستغرق باشد و دل از محبت غیر خالی یابد و افعال و
 صفات کلی و جزئی از وہاریت داند و در خود بجز شر و منقصت چیزے دیگر نہ بیند
 کار ایں است غیر از ایں ہمہ ہیچ

پس سالک را اگر اوتعالیٰ جل شانہ بر اسرار خفیہ اطلاع دہند و ہر تصرفات قدرت
 بخشند و ہر واقعات ماضیہ و مستقبلہ اعلام فرمایند باید کہ حتی الوسع در اخفاء آن ہا کوشد
 نہ آنکہ بفروشد۔ خوش گفت بزرگے چنانچہ فریضہ است بر پیغمبر اں اظہار معجزات ہم چنین
 فریضہ است بر اولیاء اللہ کتمان کرامات۔ و ہم بزرگے فرمودہ عقوبتہ الانبیاء حسب الوحی
 و عقوبتہ الاولیاء اظہار الکرامات و عقوبتہ المؤمنین التقصیر فی الطاعات۔ و مناسب ایں
 حال بزرگے غزل فرمودہ :-

غزل

تا مہر تو دیدیم ز ذرات گذشتیم از جملہ صفات از پئے آن ذات گذشتیم

در خلوت تاریک یا ضات کشیدیم
دیدیم کہ اینہا ہمہ خواب است و خیال
در واقعہ از سبع سموات گذشتیم
بما سخن از کشف و کرامات چہ گوئی
مردانہ ازیں خواب و خیالات گذشتیم
لے شیخ اگر جملہ کمالات تو این است
نخوش پاش کزیں جملہ کمالات گذشتیم
این ہا بحقیقت ہمہ آفات طریقند
ما از پئے نورے کہ بود مشرق انوار

ما از پئے نورے کہ بود مشرق انوار

از مغرب او کو کب مشکات گذشتیم

حضرت خواجہ باقی باللہ فرمودہ کہ بمبتو جہان الی اللہ کشف گوئی ہیج در کار میت۔ طاب
صدر الاعتقاد درست و رعایت احکام شرعیہ و اخلاص تمام و توجہ دوام بجناب حق سبحانہ و تعالیٰ
بزرگ ترین دولت است پس روندہ این راہ را باید کہ آپنچہ در راہ رو نماید و در آفاق و انفس مشہود
و مشکوت گرد و ہمہ داخل دائرہ ماسوی اندیکہ لافعی باید نمود و او تعالیٰ شانہ را ماورائی حیطہ دہم
و خیال باید جست۔ و اکابران نقشبندیہ بروا قعات و کشفیات و ضرق عادات اعتبارے نہ نہادہ
اند۔ لہذا دوام حضور را دولت کبے دانستہ اند۔ ازینجا است کہ لیسان ماسوی در حق ایشان دانی
است۔ شیخ یحییٰ منیری قدس سرہ فرمودہ کہ در عالم بت پرستی بسیار است و بت عارفان کرامت
است۔ اگر با کرامت آرام پذیرند محبوب شوند و اگر از کرامت تبری کنند و اورا مقصود نہ انداصل
شوند زیرا کہ صحت و ولایت متحقق است بشرط اعراض از غیر دوست۔ پس ہر سالکے کہ بکرامت
اقبال کرد و ایں معنی مقرر قوم است کہ ولایت با اعراض از دوست و اقبال با غیر ہرگز جمع نہ شود
من شغلک عن اللہ فهو صنمک۔ چون خلقت آدمی از خاک است باید کہ تابع اصل باشد و
غرور و خود بینی نکند و فخر و علویہ بزرگان گذشتہ نسازد بلکہ طریقہ عجز و نیاز و شکستگی و خاکساری از
دست نہ ہند و خود را از ہمہ عالم کمتر و بدتر دانند و ہمیشہ خائف و ترسان و لرزاں باشند
و توفیق سعادت دائم از جناب حضرت احدیۃ در خواہند بود تا بوسیلہ خاکساری و ذریعہ انکساری
قبول در گاہ الہی گردند و درے از درہائے سعادت کشایند چہ در میان بندہ و خدا ہیج راہے نزدیک تر
از راہ عجز و نیاز نیست و ہیج حجابے محکم تر از خود بینی نیست۔ حضرت خواجہ خواجگان پیر پیران شاہ
نقشبند قدس سرہ فرمودہ اگر ولی در بستان در آید و از ہر برگے آواز بر آید یا ولی اللہ باید کہ ظاہر و
باطن اورا باک صد ہیج التفاتے نباشد بلکہ ہر لحظہ و لمحہ سعی او در بندگی و تضرع زیادہ تر گردد۔ و در

مکتوبات قدسی آیات محبوب سبحانی مجدد و منور الف ثانی از جلد اول آورده است در مکتوب
دو صد و بیست و دویم بخواجه محمد اشرف کابلی صدور یافته - بزرگے فرموده است کہ مرید صادق
آن است کہ مدت بیست سال کاتب دست چپ او چیزے نیابد کہ بنویسد و این فقیر
پر تقصیر بذوق و وجدان در حق خود یا بم کہ کاتب دست راست معلوم نیست کہ در بیست
سال حسنه بیابد کہ در صحیفه عمل ہائے من نویسد - خدا دانا است جل سلطانہ کہ این سخن ،
بتکلف نمی گویم و ایضاً بذوق مے یا بم کہ کافر فرنگ از من بمراتب بہتر است - و اگر جہت
آن پسند از جواب عاجز نیم - و ایضاً بطریق ذوق خود را غرق گناہاں مے دانم و حسنائے کہ
بعمل مے آیند کاتب دست چپ خود را بکتابت نمودن آن سزاوار مے دانم - و کاتب دست
چپ من ہمیشہ در کار راست و کاتب دست راست من معطل و بے کار و صحیفہ دست
راست را خالی و سفید می دانم و صحیفہ دست چپ را پر و سیاہ می بینم - امید جزا و تعالی
ندارم و دستاویز غیر آمرزش او تعالی نہ - دعائے اللہم مغفرتک اوسع من ذنوبی و
رحمتک ارحی عندی من عملی موافق حال من است عجائب کار و بار است فیوض و اردا
را قوت دہندہ این کوتاہ بینی مے نمایم و این عیب بینی را قوت مے دہم بجائے عجب منقصت
مے افزاید و در جائے بلند نمودن راہ بتواضع و فروتنی مے کشایم و در آن واحد ہم بکمال لایت
مشرف و ہم بعیب متصف ہر چند بالاتر مے روم پایاں تر خود را می بینم بلکہ ہماں بالاتر رفتن سبب
پایاں تر دیدہ شدہ است ظرفا - آن را قبول و باوردار ندیانہ و اگر سر آں را معلوم کنند شاید
باوردارند - سوال ، وجود احد المتناہین سبب وجود متنانی دیگر چہر باشد - جواب - استحالة
جمع متنائین مشروط با اتحاد محل است و در ما نحن فیہ متعدد است - بالاروندہ لطائف امر است
از انسان کامل - و فرود آیندہ از عالم خلق او لطائف عالم امر ہر چند بالاتر روند بے مناسبتے
تر مے گردند بعالم خلق - و ہماں بے مناسبتے سبب پایاں تر آمدن عالم خلق باشد - و عالم خلق
ہر چند فروتر مے آید سالک را بے حلاوت تر مے سازد و دیدن عیبہا را زیادہ تر مے گرداند - ازینجی
است کہ منتہیاں ہر جوع آرزوے آن لذت و حلاوت دارند کہ در ابتدائے ایشاں میسر شدہ
بود و در انتہا از دست رفتہ و بے مزگی بجائے آن نشستہ و ہم ازیں جا است کہ کافر فرنگ را

معنی از نفس خود کہ از اختلاط لطائف عالم امر علیحدہ مانده باشد بخلاف کافر فرنگ کہ نفس او مختلط
لطائف باشد فافهم - صرہ عطا محمد عفی عنہ

عارف از خود بہتر می داند برائے آنکہ در ہر کافر نورانیۃ ہست بواسطہ امتزاج عالم امر او با عالم خلق
 او در عارف این امتزاج بر طرف شدہ عالم خلق تنہا کہ انا عارف بروئے می افتد جدا ماندہ است
 کہ سر اسر پر از ظلمت و کدورت است و ہر چند لطائف عالم امر فرود می آیند با عالم خلق اختلاف
 ندارند و آمیزشے پیدا نمی کنند چنانکہ در ابتداء مکتوبے اشارہ کردیم و مکتوبے کہ بدست اخوی خواجہ محمد طاہر
 دستاوردہ ہو در سیدہ حصول و اشگی کہ مبنی بر مناسبت تامہ است در زمان غیبت از نعمت
 ہائے بزرگ شکر مند و تا موانع بر طرف شوند اکتفا بقرب قلوب نمایند و با وجود این قربت
 خواہش قرب ابدان را از دست ندهند کہ تمامی نعمت مربوط باین قرب است اویس
 قرنی با وجود قرب قلبی چندان قرب ابدان نہ داشت باین آں جماعت کہ قرب ابدان داشتند
 نرسد لہذا فقہ کردن کہہ طلائے او بجدہ شعیر ایشان کہ نفقہ کنند نرسد و برابری نکند فلا تعول
 بالصحۃ شیئاً کائنا ما کان۔

بدانکہ اے برادر علامت ولی دمدی اجمالاً بیان می نمایم تا فرق ولی دمدی ولایت نیک
 میرین شود۔ علامت ولی آن است کہ ادلایم اعتقاد اہل سنت و جماعت معتقد راسخ باشد
 و از اعتقاد جمیع فرق اہل قبلہ چنانچہ شیعہ و وہابیہ و رافضیہ و غیرہ متبری باشد و بروایات
 شاذہ ادشال عمل نساورد۔ و ثانیاً بروفق کتب فقہیہ و مذہب حنفیہ یعنی حضرت نعمان
 بن ثابت کہ امام المفسرین و المحدثین و رئیس ائمۃ المجتہدین بودہ عامل باشد بحدیکہ در بیچ
 فرض از فرائض و واجب و سنت و استحباب و مندوب فتوای و قصوئے نرود چہر کہ آرا اشگی
 ظاہر و سیملہ جزیلہ آرا اشگی باطن است۔ ثالثاً مقامات عشرہ صوفیہ علیہم الرحمۃ چنانچہ توبہ
 و انابت و زہد و ورع و صبر و شکر و توکل و تسلیم و رضا اجمالاً یا تفصیلاً حاصل نمودہ باشد و
 ایضاً صحبت اورا اثرے و تاثیرے باشد کہ محبت دنیا و اہل دنیا بر دل ہم نشینان او سرد
 شود و غفلت از ہم صحبتان دے بر طرف گردد و ہماں ولی مذکور خود را از جمیع مخلوقات کم تر
 و بدتر داند۔ نہ آنکہ شنائے خود بر زبان خود کند و با خلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ از تواضع و علم
 و تحمل و بردباری و موت و فتوت و سخاوت و تازہ روئی و نیک خلقی و راستی و عجز نیاز و
 کم آزاری و پیرہیزگاری از حرام و مشتبه و مکروہ موصوف باشد۔ الغرض باتیان تمامی اعمال
 خیر آراستہ باشد و در جمیع امور با خلاق سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم متخلق بود پس صحبت این
 چنین شخص نعمتے است عظمی و دولتے است کبکے۔ و اگر کسی خود را در مستحق و مرشدی

گرفته باشد و عمل نہ بر وفق سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم است و بجللیہ شریعت غراحتی نیست
 و از غیبت و دروغ و سوگند خوردن بخلاف از اخلاق ذمیمہ اجتناب نورزد ز نہار الف نہا
 از صحبت او دور باش بلکہ در آن شہر مباش مبادا بمروایام بدو میلانے پدید آید و خلل در کارخانہ
 عظیم اندازد کہ اقتدار رائے شاید او دزدیست پنہاں و دام شیطان نہادہ است۔ پس ہر چند
 کہ ازوے انواع خوارق عادات بینی و ازوے کشفیات و اسرارات یابی قرآن من صحبتہ اکثر ماتفر
 من الاسد ۵

چوں بے ابلیس آدم روئے ہست پس بہر دستے نباید زاد دست
 دست ناقص دست شیطانست دیو زانکہ اندر دام تکلیف است و ریو
 و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۱۲

مکتوب بستم ایضاً بنام بلامیر اعظ صاحب موصوف الصد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى - انا بعد قال سلام المسنون ودعوات
 ترقیات المشخون من الفقير الحقير دوست محمد المشهور بالحاجی کان اللہ له عوضاً عن کل شیء علی
 اخی الشریف بلامیر واعظ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

ان احوال هذا المكان من كل الوجوه قمر بن محمد الله سبحانه فالمستول من الله
 سلامتكم وعافيتكم واستقامتكم على الشريعة المصطفوية على صاحبها الصلوة
 والسلام۔

فاعلم يا اخي ان لاهل المجاهدة والمجاسبة واولى العزم عشر خصال جربوها
 لانفسهم فان اقاموها واحكموها باذن الله تعالى وصلوا الى المنازل الشريفة -
 فاؤلها ان لا يحلف العبد بالله عز وجل صادقاً ولا كاذباً عامداً ولا ساهياً لانه
 اذا احكم ذلك من نفسه وعوق لسانه رفعه ذلك الى ان يترك الحلف ساهياً و
 عامداً فاذا اعتاد ذلك فتح الله له باباً من اموره يعرف منفعته ذلك في قلبه زيادة
 في رتبته ورفعه في درجته وقواه في عزمه وفي بصره والثناء عند الاخوان كرامته
 عند الجيران حتى ياتوه من يعرفها ويهابه من يراه۔

ثانيها ان يجتنب الكذب هازلاً وجاداً لانه اذا فعل ذلك واحكمه من نفسه واعتاد لسانه شرح الله به صدره وشفاه عمله حتى كأنه لا يعرف الكذب فاذا سمعه من غيره عاب ذلك عليه وعير به في نفسه ودعاه بزوال ذلك فكان له ثواب ذلك -

والثالثة، ان يحذر ان يعدّ احداً شيئاً ويخلفه اياه وهو يقدر عليه الا من عن ربين او لا يقطع العدة البتة فانه اقوى لامره واقصد لطريقته لان الخلف من الكذب فاذا فعل ذلك فتح له باب السخاء ودرجته الحياء واعطى مودة في الصادقين ورفعة عند الله عز وجل -

والرابعة، يجتنب ان يلعن شيئاً من الخلق او يؤذي ذرة فما فوقها لانها من اخلاق الابرار والصادقين وله عاقبة حسنة في حفظ الله في الدنيا مع ما يدخره له عنده من الدرجات ويستنقذه من مصارع الهلكة وسلمه من الخلق ويرزقه رحمة للعباد والقرب منه عز وجل -

والخامسة، ان يجتنب ان يدعو على احد من الخلق وان ظلمه فلا يقطع بلسانه ولا يكافيه بفعاله ويحتمل ذلك لله تبارك وتعالى ولا يكافيه بقول ولا بفعل فان هذه الخصال ترفع صاحبها في الدرجات العلى اذا تادب بها ينال بها منزلة شريفة في الدنيا والاخرة والحب والمودة في قلوب الخلق اجمعين من قريب وبعيد واجابة الدعوة والعلو في الخير وتوقير في قلوب المؤمنيين

والسادسة - ان لا يقطع الشهادة على احد من اهل القبلة بشرك ولا كفر ولا نفاق فانه اقرب للرحمة واعلا في الدرجة وهي تمام الايمان وابتعد من الدخول في علم الله سبحانه وتعالى وابتعد من مقت الله واقرب الى رضاء الله ورحمته فانه باب شريف كريم على الله يورث العبد الرحمة للخلق اجمعين -

والسابعة - ان يجتنب من اتباع النظر النظر والهتمة الى شئ من المعاصي ظاهراً وباطناً ويكف عنها جوارحه فان ذلك من أسرع الاعمال ثواباً في القلب والجوارح في عاجل الدنيا ويدر الله له من خير الآخرة فنسأل الله تعالى ان يمن علينا اجمعين بالعمل بهذه الخصال وان يخرج شهواتنا من قلوبنا -

والثامنة، ان لا يجعل له على احد من الخلق منتهى من نية صغيرة او كبيرة بل يرفع من نية عن الخلق اجمعين مما احتاج اليه واستغنى عنه فان ذلك تمام غيرة العابدين وشرف للمتقين وبه يقوى على الامر بالمعروف والنهي عن المنكر ويكون الخلق عنده اجمعين بمنزلة واحدة في الحق سواء فاذا كان كذلك نقله الله تعالى الى الغنى واليقين والثقة به عز وجل ولا يرفع احدا بهواه ويكون الناس عنده في الحق سواء ويقطع بان هذا الباب عز المؤمن وشرف المتقين وهو اقرب باب الاخلاص.

والتاسعة، ينبغي له ان يقطع طمعه من الادميين جميعاً لا يطعم نفسه من شئ مما في ايديهم فانه العز الاكبر والغناء الخالص والملك العظيم والفخر الجليل والتوكل الشافي الصحيح وهو باب من ابواب الثقة بالله عز وجل وهو باب من ابواب الزهد وبه ينال الورع ويكمل نسكه وهو من علامات المنقطعين الى الله تبارك وتعالى

للمصلحة العاشرة، التواضع لانه يشد محل العابد وتعود سرجهته ويستكمل العز والرفعة عند الله وعند الخلق ويقدر على ما يريد من امر الدنيا والآخرة فهذه المصلحة اصل الطاعات كلها وفرعها وكما لها وبها يدرك العبد منازل الصالحين الراضين من الله عز وجل في السراء والضراء وهي كمال التقوى والتواضع وهو ان لا يلق العبد احداً من الناس الا وداى له الفضل عليه ويقول عسى ان يكون عند الله خيراً مني وارفع درجة فان كان صغيراً قال هذا لم يعص الله وانا قد عصيت فلا شك انه خير مني وان كان كبيراً قال هذا عبد الله قبلي وان كان عالماً قال هذا اعطى ما لم ابلغ ونال ما لم انل وعلم ما جهلت وان كان جاهلاً قال هذا اعصى الله بجهل وانا عصيته بعلم ولا ادري بمختم لي وان كان كافراً قال لا ادري عسى ان يسلم هذا فيختم له بخير العمل وعسى ان اكفر انا فيختم لي بشهر العمل وهذا باب الشفقة والوصل واول ما يصحب واخر ما يبقى على العباد فاذا كان العبد كذلك سلمه الله تعالى من الغوائل وبلغ به منازل النصيحة لله عز وجل وكان من اصفياه الرحمن واجبابه وكان من اعداء ابليس لعنه الله عدواً لله وهو باب الرحمة ومع

ذلك يكون قد قطع طريق الكبر وحبال العجب ورفض العلو وجانب درجة التعزز
 لنفسه في الدين والدنيا والآخرة وهو فخر العبادة وغاية شرف العابدين وقيام
 الناسكين فلا شيء افضل منه ومع ذلك يقطع لسانه عن ذكر العالمين فلا يتم له عمل
 الاباء ويخرج الغل والبغى والكبر من قلبه في جميع احواله وكان لسانه في السر العلانية
 واحداً ومشية في السر والعلانية واحدة وكلامه كذلك والخلق عند في النصيحة
 بمنزلة واحدة ولا يكون من الناصحين وهو يذكر احداً من خلق الله عز وجل بسوء
 ويُعَيِّرُهُ او يُفَعِّلُ او يُحِبُّ ان يذكر احداً عنده بسوء او يرتاح قلبه ان يذكر احداً عنده
 بسوء وهذا آفة العابدين وعطب النساك وهلاك الزاهدين الا من اعانه الله
 عز وجل على حفظ لسانه وقلبه برحمته - فاعلم يا اخي ذكرني الاحياء قد اتفق العلماء
 والحكماء ان لا طريق الى سعادة الآخرة الا ان ينهى النفس عن الهوى ومخالفة الشهوات
 فالإيمان بهذا واجب وذكر في موضع اخر من كتابه كل من كان أوفر عقلاً وأعلى
 منصباً كان أقل إجاباً وأعظم اهتماماً لنفسه وأشد الناس حماقة اقوامهم اعتقاداً
 في عقل نفسه وأثقب الناس عقلاً أهد هم اهتماماً لنفسه فالطائفة الصوفية
 احسن الناس ظنوناً برهيم وهم اسوأ الناس ظنوناً بانفسهم واشد هم اضراراً بها
 لا يرونها اهلاً لشيء من خير دينياً ولا دنيوياً - ونقل من الحارث المحاسبى صفة
 العبودية ان لا ترى لنفسك ملكاً وتعلم انك لا تملك لنفسك ضرراً ولا نفعاً و
 قال سلطان العارفين بايزيد بسطامى رحمة الله عليه المعرفة ان تعرف ان
 حركات الخلق وسكناتهم بالله تعالى فيجب الاحتراز عن عين التهمة فهما رأيت
 احداً يسوء الظن بالناس طالباً لعيوبهم فاعلم انه خبث بالباطن وان ذلك خبثه
 يترشح منه وانما يرى في غيره من حيث صفة نفسه وان العارف الكامل خائف
 على نفسه في كل لحظة ومحترق وعلى ايمانه وعمله ونسبته بصير بعيوب نفسه
 لا يتوجه الى عيوب الناس بل يتوجه الى عبادة الله تعالى في كل وقت وحين حتى
 لا يفرغ من العبادة ظاهراً وباطناً الى الموت هذا احوال كل المشايخ من اهل السنة
 والجماعة من اى مذهب كان حنفياً او مالكيّاً او شافعيّاً او حنبليّاً من اى طريقة كان
 نقشبندياً او قادريّاً او چشتياً او سهريّاً او كبرويّاً او مدارياً او قلندريّاً او شطاريّاً

وغير ذلك الحمد لله اولاً و آخر اظاهراً و باطناً. و صلى الله على خير خلقه محمد و على اله
اصحابه اجمعين ۱۲

مکتوب بیست و یکم بجانب پیر سنگیر خود حضرت شاه احمد سعید
صاحب مجدی ہادی ثم المذنبی رحمۃ اللہ علیہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى

امابعد۔ عرضداشت کمترین بندگان و کہترین نیازمندان روئے سیاه بد فعال بے عمل
و بے کردار فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لہ عوضاً عن کل شیء بجناب
خادم ذی المجد و الاحترام ذات قدسی صفات معدن اسرار الہی مخزن انوار نامتناہی ہادی
گمراہان ہادی غوایت جامی عاکفان مادی ہدایت غوث زماں قطب دوران ساقی شراب
اذواق الہی فائض انوار حضور و آگاہی زبده العارفین عمدة الواصفین وارث الانبیاء والمرسلین
المستغنی عن توصیف الواصفین ۵

لا یدرک الواصف المظرئی خصائصہ

وان ینک سابقاً فی کل ما و صفا

حضرت تمیم صاحب و الامناقب و قبلتنا و وسیلتنا الی اللہ تعالیٰ المجید حضرت شاہ
احمد سعید صاحب قلبی و روحی فداه لازالت شمس فیوضہ ساطعہ و قمر برکاتہ طالعہ علینا
و علی جمیع المسترشدین الی یوم الدین۔ بعد از ترسیل تحف سلام کہ سنت سنیتہ نبی خیر
الانام است علیہ و علی آله الصلوٰۃ و السلام بصدعجز و نیاز و انکسار کہ شیوہ غلامان خاص
خاکساران است بلب ادب آنکہ سرفراز نامہ عنبر شامہ حضور پر نور مخدوم زادہ سعادت
و سادہ جامع کمالات ظاہریہ و حالات باطنیہ حمیدہ خصال نیکوسیر حضرت حافظ مولوی محمد
مظہر صاحب قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم متضمن برد یافت احوال این غلام و سائر خادمان
آں ذات ملکی صفات کہ بشرف اجازت رسیدہ بہ ترویج طریقہ علیہ مجتہد یہ قدس اللہ تعالیٰ
اسرار ہا ہیہا مشتغل اند کہ بکمال کرم نوشتہ ارسال داشتہ اند در روز تہیاً اسباب بطرف خراسان
رسید فرحت بخشید ۵

بوسیدم بر مرد مک دیدہ نہادم
 بندہ را از اظہارِ این اسرار بسبب عدم لیاقتِ خود اگر چه سراسر ننگ و عار است لیکن
 بتحدیثِ نعمتِ اللہ تعالیٰ سبحانہ بحکم آیت شریفہ **وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ** کہ بوسیله
 آثارِ فیوضاتِ قلب و سینہ مبارکِ آلِ حضرتِ قلبی و روحی فدائہ کہ بایں کمینہ خادمان ،
 رسیدہ و اظہارِ شکرِ نعمتِ آلِ حضرت و الا و امتثالِ فرمان واجب الاجابت صاحبزادہ
 عالی شان سرمایہ سعادتِ ابدی خود دانستہ بیان چیزے از احوالِ خویش و سائرِ غلامانِ
 آلِ فیاضِ جہاں فقیرِ سفیر و ارض می نماید آنچه از احوالِ بد فعال پر سیدہ بودند این است
 کہ از اول و ہلہ کہ از آلِ حضرت مرخص گردیدہ آمدم مرا از انسانیت کشیدہ بحیوانیت آوردند
 میانِ خورد و حیواناتِ دیگر فرق نمی کردم - چند مدت ہم ہمیں قرار خود را مثل سائر حیوانات
 می دیدم بعد از اں از حیوانیت بہ نباتیت آوردند پس خود را مثل گیاہات و نباتات دیدم -
 چند مدت ہم ہمیں حال و منوال بودم - بعد از اں از نباتیت بجمادیت آوردند خود را مثل جماد
 و سنگ و اربے حس و حرکت می دیدم الحال جماد ہمیں شے محض و معدوم صرف خود
 را می بینیم محیی و ممیت و مرید و علیم و سمیع و بصیر و محرک و متکلم ہمہ اوست سبحانہ است از وجودِ خود
 و یاسوی نامے و نشانے نمی یابم در دل نہ حرکت ذکر مانده و نہ حرارتے و نہ ہمتے و نہ توجہ خود
 بخود است ۵

عشق آمد و بچوں خون شد اندر گد پوست تا ساخت مرا تھی پُرساخت دوست
 اجزاء وجود من ہمہ دوست گرفت نامے است بر من باقی ہمہ اوست
 الحمد للہ الحالِ ایں قدرے دانم کہ بہ برکت توجہ آلِ حضرت با سلامِ حقیقی مشرف شد ام
 و در معیت و اقرابت و محبت و غیر ذلک من المقاماتِ العالیۃ الحمد دیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرار
 اہالیہا لحاظ نتوانم کرد مگر بہ تکلف و در مراقبہ لاتعین لحاظ کردن نہایت خویش می آید - اما در
 حلقہ از برکت توجہ حضرت من قلبی و روحی فدائہ تاثیرات و فیوضات نہایت بے حساب
 و بے شمار است ۵

بے لطف تو من قرار نتوانم کرد احسان ترا شمار نتوانم کرد
 گر بر تن من شود زباں ہر موی یک شکر ترا از ہزار نتوانم کرد
 و ذکر احوال بعضے یاران ایں است :-

(۱) سیادت و نجابت دستگاہ حقائق و معارف آگاہ سید حیدر شاہ صاحب
از پوزندگان است۔ عالم جلیل القدر در بہر فن از فنون مہارت تمام دارد۔ چند سال کسب
طریقہ از فقیر نموده شرف اجازت یافتہ بہ تعلیم ذکر بہ طالبان و تدریس علم ظاہری اشتغال
دارند ۱۲

(۲) ملا سمور آخوندزادہ۔ فاضل کامل از ہر علم ہرہ تمام دارد نزد فقیر آمدہ کسب
طریقہ نموده اجازت یافتہ چند کساں را القار ذکر نموده دریں روز ہا خبر وفات او در دامن
رسیدہ اناللہ وانا الیہ راجعون در عالم طرفہ مرد بود کہ یک گوسفند کلاں بگلہ پاچہ و
بمقدار آل نان مے خورد و بعد از اں چند سیر انگور و دیگر میوہ جات نکل می نمودہ سیر می شد
معہذا بوضو عشاء نماز فجر مے خواند۔ برائے امتحان نزد فقیر آمد کہ اگر مرا باندک چیز سیر کنانید
داخل طریقہ شوم و لا لا الہ الا اللہ استخوان بزرگالہ خورد و سہ نان باریک در مکہ پیش او دیک
کس دیگر کہ ہمراہ اد بودہ نہادم، از طعام چیزے باقی بودہ کہ سیر شدند۔ ہمیں سبب داخل
طریقہ شد ۱۲

(۳) مولوی ملا میر باز آخوندزادہ پسر ملا سمور مذکور عالم کامل است در اول
ویلہ نزد فقیر آمدہ بیعت در طریقہ علیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرار اہالیہا کرد مردنا سواری بودہ
از ناسوارش منع کرد ممتنع نشد۔ بعد از سہ روز بدل خود از طریقہ دست بردار شدہ خفیہ
بگریخت۔ بجز دورود خانہ خود اور اجذبات و واردات و تجلیات در گرفت۔ سال آیندہ
نزد فقیر بمکہ کتب خانہ برائے سکونت و وزیدن و کسب طریقہ نمودن آمد و از کردہ خود پشیمان
شدہ توبہ نمودہ مدت سہ سال تا ولایت علیا کسب نموده اجازت یافتہ خانقاہ در
ملک خود کہ مشہور بمکہ است بنا کردہ بسیار مردمان و طالبان بہ نزد او برائے کسب طریقہ
آمدہ فیض ہلے برزند۔ یک دو کس را اجازت طریقت ہم دادہ اند کہ از انہا ہم مردمان بہ نفع
مے رسند ۱۲

(۴) خان آخوندزادہ کہ بچوالی غزنی سکونت دارند، از دو جائے کسب طریقہ نموده
اجازت از ہر دو یافتہ چون کمال در خود نمی یافت رجوع بہ فقیر آوردہ بیعت نمود بعد از چند مدت
شرف اجازت یافت بہ تکمیل طالبان حق جل شانہ مشغول است ۱۲

مکہ در مکہ سخت باریک تر نانے کہ در علاقہ دامن در شریک استعمال مے کنند ۱۲ عطا محمد

(۵) مولوی محمد جانان آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کہ از ساکنان مرغہ است ولد قاضی ملایار محمد آخوندزادہ کہ از خانوادہ کلان است جامع علوم متداولہ در علم تصوف بے نظیر است اخذ طریقت کردہ با جازت مشرف شدہ بحمد اللہ سبحانہ و بھمن برکات حضرات عالم بسیار از و منور گردیدہ صاحب کشف و ادراک و احوال عجیبہ ہست و فقیر را در بارہ او محبت کثیرہ اورا نیز ارادت و مودت بے شمار است۔

(۶) مولوی محمد گل آخوندزادہ صاحب کہ از آباء و اجداد صاحب کمال است۔ برائے تحصیل نسبت در ملک قندھار پس فقرا گزشت بسیار کردہ روزی بر مزار جد بزرگوار خود کہ اسم شریفش ملا شاہو آخوند است و از مریدان میاں عمر چوکنی والا است رحمہ اللہ تعالیٰ آمدہ۔ خواب دید کہ جدا مجدش اشارہ بہ فقیر کرد و نزد ایں فقیر آمدہ التماس طریقت نمودہ چون قلاوہ قضاء در گردن خود از طرف میر عالم خاں کہ حاکم کلاں حد و خراسان است انداختہ بود فقیر ابا آورد داخل طریقت ساخت و شرط کردم کہ اگر منصب قضاء و ملائی را واگذاری داخل طریقت کنم۔ بخان مذکورہ رفتہ جواب صاف دادہ پیش فقیر باز آمد داخل طریقت کردم بعد از چند سال اجازت یافتہ مریدان گرفتن گرفت۔

(۷) ملا دوران آخوندزادہ فقیہ کہ از ساکنان غنڈان است اول بخدمت محمد سعید آخوندزادہ صاحب رفتہ کسب طریقت کردہ باز بہ رخصت پیر خود بطرف ایں فقیر رجوع آوردہ بیعت نمود کسب طریقت کردہ اجازت یافتہ بہ افادہ مردمان اشتغال دارد۔

(۸) ملا راز محمد آخوندزادہ صاحب قندھاری برائے کسب طریقت بر عالم بسیار گردیدہ از ہندستان و دکن و خراسان و دیگر اطراف چون منفعت نیافتہ بر دست فقیر بیعت نمودہ کسب طریقت کردہ حالات عجیبہ و تاثیرات غریبہ اورا حاصل گردید اجازت یافتہ مرخص بجانب بلخ گردید در آنجا چند روز اقامت نمودہ چون تسکین نیافت روانہ بہ بخارا شدند آل جاہم تسکین نیافتند متوجہ بلدہ شریفہ سمرقند شدند آل جاہم تریج طریقت نمودند قبولیت تمام در مردم خاص و عام یافتند زاید تارک دنیا معرض عما سو بودیاریہا باشا بخارا برائے امتحان صلاح و تقوی او آدماں خفیہ فرستادہ چون بصلاح و تقوی او واقف گردید الحاج ملاقات نمود با جابہ زینت برائے خرچ فقرا۔ ماہیانہ عرض نمود قبولش نہ کردند

گفتند کہ من از برائے دنیا نیامده ام محض برائے ترویج دین متین فرستاده حضرت مرشد خود
آمده ام۔ بعد از چند سال باز نزد فقیر آمده چند روز توقف کرده بطرف سمرقند مرخص
شدند۔ در اثناء راه نزدیک غزنی بجوار رحمت حق جل و علا پیوست۔ غفر اللہ
تعالیٰ له ۛ

(۹) حاجی ملا شہباز آخوندزادہ صاحب کہ از ساکنان قریہ اہلہ است
کہ قریب غزنی است عالم جید بود بیعت بردست فقیر کردہ چند سال کسب طریقت
نمودہ مشرف باجازت گردید چند مردم را القاء انوار ذکر نمودہ بجوار رحمت الہی پیوست۔
غفر اللہ تعالیٰ له ۛ

(۱۰) ملا مراد خاں آخوندزادہ صاحب کہ از ساکنان رتج کہ از حد خراسان
است در علم فقہ ہارتے دارد چند سال کسب طریقت از حضرت میاں سلیمان صاحب
قدس سرہ کردہ چون فائدہ باطنی در خود ندید رجوع بہ فقیر آورد بیعت و کسب طریقت نمود
اثار تمام پیدا کرد و اجازت یافتہ مردمان طالبان از مستفید اند ۛ

(۱۱) ملا اسلام آخوند صاحب کا کہ طفقہ کہ از ساکنان اطراف خراسان است
بر دست فقیر بیعت نمودہ بعد از کسب طریقت اجازت یافتہ مردمان را تعلیم ذکرے نمایند۔ سلمہ
اللہ تعالیٰ

(۱۲) مولوی محمد عادل صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از ساکنان ثریوب است
از علماء پنج صاحب تصانیف اند بایں فقیر بیعت کردہ ابتداء آمدن او شان ہریں وجہ بود
کہ نزد فقیر با چند سال آمدہ بعد از مرحبا و ملاقات پر سیدم کہ از کجا آمدی گفتند از طرف
ثریوب۔ گفتم از برائے چه آمدید۔ گفتند از برائے مذکرہ و مباحثہ کردن بشما آمدہ ایم گفتم مباحثہ
در چه مسئلہ است۔ گفتند مباحثہ درین است کہ شما میدان خود روانہ بطرف ثریوب کردہ
و آن مردمان علم ندارند و اس جائز نیست۔ گفتم ایا علم شرط طریقت است۔ گفتند بلے۔
شرط طریقت است۔ گفتم نے علم شرط اعمال است نہ شرط فیوضات ربانی و ولایت۔ گفتند
نہ بجز علم روانیست۔ گفتم حضرت آدم علیہ السلام از کہ علم کسب کردہ و حضرت ابراہیم
علیہ السلام و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ و حضرت پیغمبر ماجیب اکرم علیہم الصلوٰۃ
والتسلیمات از کہ علم آموختہ۔ گفتند از خدائے تعالیٰ آموختہ اند۔ گفتم آن خداوند تعالیٰ کہ الان

حکماکان است چنانکہ باین بزرگواران علیہم السلام علم عطا فرمودہ الحال ہم قادر است کہ اتباع
ایشان را نیز از نزد خود علم عطا فرماید بغیر تدریس و تعلم کتب از بشر بعد از ان چند بزرگان
اہل کمال کہ بے تحصیل علوم ظاہریہ بکمال ولایت رسیدہ ذکر کردم مثل حضرت خواجہ اوس
قرنی و حضرت ابوسعید سندی و حضرت خواجہ اصرار قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم از کہ تعلیم کردہ
اند و شیخ احمد نامقی و شیخ برکہ و دیگر شیوخ را قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم ذکر کردم کہ بغیر علم ظاہری
ایشان بکمال درجہ ولایت رسیدہ اند۔ دریں باب گفتگوئے بسیار شد از اشراق تا نماز
ظہر در طریق لاسلم شستہ بودند آخر الامر گفتم اے کا کہ محکم ہش کمر بستہ کن کہ اگر مر الزام
کردی خانقاہ خود دیران کردہ تمیزی شامے کم و اگر شاملزم شدی دست بستہ پیش
من استادہ خواہی شد۔ بجز گفتن این سخن حاش دگر گوں شد و جوش در باطنش افتاد
ز ہش در سخن کردن و تلفظ نمودن غلطیدن گرفت چنانچہ لفظ قلب را قلب مے گفت۔
بعدہ گفت من برائے بیعت آمدہ ام و ایں گفتگوئے برائے امتحان کردم کہ شماعلم ہستید
یا نہ۔ الحال کہ علم شمامعلوم کردم مراتلقین ذکر فرمایند فقیر گفت کہ من لائق ایں ستم نگذاشت
باز ہماں سخن بیعت و امتحان مکرر کرد آخر الامر چارہ ندیمم داخل طریقہ شریفہ کردم الحمد
علیٰ ذلک ایں تصرف نعمت است کہ از سینہ مبارک حضرت صاحب قلبی روحی
فداہ بمن رسیدہ است۔ بعدہ چند سال کسب طریقہ نمودہ شرف اجازت
یافتہ مردمان ہزار ہارا نورانی ساختہ صاحب حالات بلند و مقامات ارجمند است
ثبتہ اللہ تعالیٰ ۛ

(۱۳) ملا کاکی صاحب پیوندہ از زمان خوردگی از مخلصان بودہ و بیعت بر
دست فقیر نمودہ صاحب حالات عجیبہ و کشفیات غریبہ بودہ بلکہ کشف عیانی داشت
اک چنان احوال قوی داشت کہ در بیان نمے آید۔ مے گفت کہ در ہر مقام ہر اجناب سید
عالم صلی اللہ علیہ وسلم نشان مے دہند و ہر گاہ کہ مراقبہ مے نشست خود را بہ مجلس شریف
آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر مے یافت تا حقیقت کعبہ رسیدہ شرف اجازت
یافتہ آخر الامر شہادت نوشید بہ حظیر قدس آرا مید۔ نور اللہ تعالیٰ
مرقدہ ۛ

(۱۴) ملا میاں خاں آخوند پیوندہ بدست فقیر بیعت نمودہ کسب طریقت

کرده شرف اجازت یافته بجوار رحمت الهی پیوست طاب اللہ تعالیٰ شراف صاحب
کرامات بود زبان مرغان می فهمید بلکه احجار و اشجار و هر چیز از جمادات باوشاں سخنان می کردند
از نود سال عمر او گذشت - رحمة اللہ تعالیٰ علیہ -

(۱۵) ملا اعظم پیونده سلمه اللہ تعالیٰ از قدیم بر دست فقیر بیعت نموده
کسب طریقت کرده حالات قویہ دارد و استغراق بر و چنان غالب که بعد از صلوة عشاء
تا نماز فجر در یک مراقبه شسته می ماند ادراک صحیح و کشف احوال قلوب می دارد اجازت
از فقیر یافته باذکار و مراقبات مشغول است چند کساں را بانوار ذکر منور گردانیده
(۱۶) حاجی ملا باز محمد صاحب سلمه اللہ تعالیٰ بختیار ارغسانی به بسیار مشایخ

گردیده از هر یک کسب نموده آخر برائے تکمیل سلوک رجوع به فقیر آورده بیعت نموده
کسب طریقت کرده عالم عامل کثیر العمر که از نود سال گذشته باشد اجازت یافته بگفتن ذکر
بطالبان حق مشغول است سبب عناد مشایخ ذاکر یان باین فقیر بحسب ظاهر او است و
مولوی محمد جاناں آخوندزاده و مولوی محمد گل آخوندزاده که در صدر مذکور اند -

(۱۷) ملا خان محمد آخوندزاده صاحب سلمه اللہ تعالیٰ فقیه جید اول از خلیفہ
که از مشایخ ذاکر یان بوده اخذ طریقه کرده چون بر تاثیرات و قوت نیافتہ رجوع به فقیر
آورد بیعت نموده و کسب طریقت کرده مجاز شده القاء فیوض بقلوب مردمان
می نماید :

(۱۸) ملا مہربان آخوند صاحب سلمه اللہ تعالیٰ به فقیر آمده بیعت نموده و کسب
طریقت نموده شرف اجازت یافت باشاعت طریقه حضرات قدسنا اللہ تعالیٰ باسرار ہم
اشتغال دارد :

(۱۹) ملا غازی آخوند صاحب سلمه اللہ تعالیٰ از ساکنان خراسان است
از ابتداء داخل طریقه فقیر است کمالات بسیار دارد مجاز شده بخانقاه فقیر که در
شرف است سکونت داشته باذکار و مراقبات اشتغال داده -

(۲۰) ملا دین محمد آخوند صاحب سلمه اللہ تعالیٰ عالم فاضل از ساکنان خراسان
بیعت بر دست فقیر کرده چند سال کسب طریقت نموده اجازت یافته باذکار و مراقبات

تعلیم علوم ظاہری اشتغال دارد ۛ

(۲۱) ملا الیاس آخوند سلمہ اللہ تعالیٰ بہار موحده عالم عامل بیعت بردست

فقیر کردہ کسب طریقت نمود اجازت یافتہ باذکار و مراقبات مشغول اند ۛ

(۲۲) ملا پیر محمد آخوند فقیہ سلمہ اللہ تعالیٰ سر جانی بیعت باین فقیر کردہ کسب

طریقت نمودہ اجازت یافتہ چندکساں را ذکر حق جل شانہ آموختہ باذکار و افکار و تدریس

علم فقہ اشتغال دارد ۛ

(۲۳) ملا میر احمد آخوند فقیہ سلمہ اللہ تعالیٰ از ساکنان خراسان است بیعت

بردست فقیر و کسب طریقت نمود اجازت یافتہ باذکار و افکار و تدریس علم خود اشتغال دارد

(۲۴) ملا سید موسی سلمہ اللہ تعالیٰ از سادات کرام پیشین است بیعت بر

دست فقیر کرد و چند سال کسب نمود اجازت یافتہ باذکار و مراقبات اشتغال دارد ذہانت

محب فقیر است صاحب ادواق و مواجید و انجذاب -

(۲۵) ملا خیر اللہ آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از غنڈان است بہر در کلاں ملا امان

صاحب کہ در آخوند کور خواهد شد عالم فاضل بیعت کردہ کسب نمود اجازت یافتہ باذکار و مراقبات

اشتغال دارد -

(۲۶) ملا سیف اللہ آخوند صاحب فقیہ غنڈان سلمہ اللہ تعالیٰ بیعت کرد

و کسب نمود شرف اجازت یافتہ باذکار و مراقبات اشتغال دارد

(۲۷) ملا محمد سعید آخوند صاحب فقیہ خراسانی سلمہ اللہ تعالیٰ بیعت

بردست فقیر کرد و چند سال کسب طریقت نمود اجازت یافتہ باذکار و مراقبات اشتغال

دارد -

(۲۸) ملا حاجی محمد یوسف صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بیعت بردست فقیر

کرد و کسب طریقت نمود اجازت یافتہ باذکار و مراقبات اشتغال دارد

(۲۹) ملا محمد امیر آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ فقیہ خراسانی بیعت بردست

فقیر کردہ کسب طریقت نمودہ اجازت یافتہ باذکار و افکار مشتغل است

(۳۰) ملا شیر محمد آخوند ترکی بیعت باین فقیر کردہ کسب طریقت نمودہ اجازت

یافتہ بالقاء انوار ذکر بطالبان حق جل شانہ اشتغال دارد -

(۳۱) عثمان غنی آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از فقہاء زمانہ مردیگانہ
بود نہایت محب فقیر بودہ و متقی و متوسع در ولایت خراسان و حدود دامن علم فقہ از و
بغایت انتشار یافته و فقہائے بسیار از و برخاستہ بیعت بردست فقیر کردہ بود و
کسب طریقت نمودہ اجازت یافتہ چند مردمان را تعلیم ذکر کردہ اکثر بتدریس علم فقہ اشتغال
مے داشتند امسال ۱۲۰۰ھ بحکم کل نفس ذائقۃ الموت بجوار رحمت الہی آرا امید طاب اللہ
تعالیٰ شراہ ۛ

(۳۲) ملا سید نور آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عالم متقی متوسع چهارده سال
شب در روز بسفر و حضر حاضر الوقت فقیر است اخلاص تمام بہ فقیر مے دارد بردست بندہ
بیعت نمودہ کسب طریقت کردہ شرف اجازت یافتہ شب و روز با ذکر و افکار
مہ شارند ۛ

(۳۳) میاں محمد رسول صاحب پیوندہ سلمہ اللہ تعالیٰ از قدیم بیعت برد
دست فقیر کردہ قدر بیست سال شدہ کہ نزد فقیر مے گذارد و آثار و انوار و برکات و فیوضات
بسیار دارد و صاحب کشف صحیح و ادراک قوی است اجازت یافتہ با ذکر و افکار و خدمات
فقیر اشتغال دارد ۛ

(۳۴) ملا عبد الجبار آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از زمان خوردگی بیعت برد
دست فقیر کرد و کسب طریقت نمود شرف اجازت یافتہ با ذکر و افکار و خدمات فقیر
چهار دہم سال است کہ مشغول است او صلہ اللہ تعالیٰ الی غایۃ مایتمناہ ۛ

(۳۵) ملا ظہیر الدین فقیہ ژبوی سلمہ اللہ تعالیٰ بردست فقیر بیعت کرد و کسب
طریقت نمود اجازت یافتہ بجوار رحمت حق جل شانہ پیوست غفر اللہ تعالیٰ لہ ۛ

(۳۶) ملا سید محمد ژبوی بیعت بہ فقیر کردہ کسب طریقت نمودہ شرف
اجازت یافتہ چند کسان را رنگین نمودہ بجوار رحمت حق سبحانہ پیوست غفر اللہ تعالیٰ لہ ۛ

(۳۷) ملا ہیبت آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کیغری فقیہ متقی ،
کبیر السن او شان و ملا امیر ملک از قوم شیرانی نزد فقیر آمدہ ہر دو بیعت کردند تا سہ روز برد
حرکت قلبی و قوت نیافتند بعد ازاں مخص کردم وقتہ کہ بخانہ خود رسیدند ملا ہیبت منجذب
شدہ آہ و نعرہ مے کرد حتی کہ نماز گذاردن نمی توانست آل وقت کہ فقیر عزم بطرف خراسان

بمع اہل خانہ خود و قافلہ اہل خیام کوچ کردہ درواں شدہ بہ کوہ کیسی فرسید ہر دو ایساں بہ استقبال آمدند و ملاہیبت صاحب منجذب بود کہ نماز گزار دن نمے توانست فقیر گفت شما عالم ہستید نماز آرام و طمانیت بگذارید و حرکت مکنید گفت بے اختیار این حالت از من وقوع مے یابد ملا میرند کور کہ رفیق ایساں بود چوں حال ایساں را معائنہ کرد گریہ و زاری نمود کہ ما ہر دو یک جا بخدمت آمدہ بودیم او صاحب احوال تو یہ گردید و مرا بیسج حال نیست زاری و مبالغہ و الحاح نمود کہ توجہ فرمایند حق تعالیٰ از نزد خود مرا این چنین احوال عطا فرماید بلکہ بسبب جہل خود گفت اگر مرا بہ پرسی بگیر کہ مرا حرکت حاصل شود و منجذب شوم فقیر راقہ آمدہ گفت خداوند تعالیٰ ترا در زندان و اہل خانہ شمارا بہ پرسی بگیرد الحمد للہ قربان حضرت شوم بہرکت حضرت اکثر اہل کوہ کیسی فرزندان و اہل خانہ ملا میر سمہ منجذب و صاحب احوال شدند۔

قربان حضرت شوم ہر گاہ کہ ہر مردمان قہر مے کنم منجذب مے شوند نمے دانم کہ بسبب چیست۔ فی الجملہ ملاہیبت چند سال کسب طریقت کردہ اجازت یافتہ ہزار ہا مردم را تعلیم طریقت نمودہ و ہزار ہا دزدان بہ برکت حضرات بردست او از دزدی توبہ کردہ (۳۸) ملا ہاتی کیسی فقیہ سلمہ اللہ تعالیٰ، از خلیفہ ملا تیمر خاں آخوند کسب کردہ بعد از انتقال او بردست فقیر بیعت کرد کسب طریقت نمودہ اجازت یافتہ چند کسان ذکر حق تعالیٰ آموختہ ۴

(۳۹) ملا ولی محمد فقیہ آخوند صاحب کیسی سلمہ اللہ تعالیٰ مرد کثیر البرکت کبیر اسن چند سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان سنگھڑی رحمہ اللہ کسب طریقت کردہ آخر بکاتبہ برخصت او شاں نزد فقیر آمدہ بیعت بردست فقیر نمود و کسب طریقت کردہ جذبات و واردات بسیار دارد و اجازت یافتہ بالقاء ذکر بطالبان حق جل و علا مشغول است ۴

(۴۰) ملا قطار فقیہ صاحب کیسی سلمہ اللہ تعالیٰ از ابا و اجداد خانوادہ اند چند سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب طریقت نمودہ بعدہ نزد فقیر آمد کسب طریقت نمودہ اجازت یافتہ با شاعت طریقت شریفہ اشتغال دارد۔

بخواب دیدہ بود کہ از سینہ فقیر شعلہ بے دود مانند شمع افروخته است و مردمان از ہر طرف
فتیہا از روشن مے کنند باشارہ جد بزرگوار فتیلہ تافتہ روشن کرد چوں از خواب بیدار شد
توجہ بہ فقیر آورد ۛ

(۴۱) مولوی معز الدین کہوئی استرانبہ والہ سلمہ اللہ تعالیٰ از علماء جید جامع
معقول و المنقول چند سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب کردہ
آخر بہ فقیر رجوع آوردہ بیعت و کسب طریقہ نمودہ شرف اجازت یافتہ بہ تعلیم علوم و
اذکار و افکار و القار انوار بطالبان حق سبحانہ و تعالیٰ اشتغال دارد ۛ

(۴۲) قاضی میاں عبدالغفار صاحب آخوند زاوہ کہوئی استرانبہ والہ سلمہ اللہ
تعالیٰ بیعت بردست فقیر کردہ کسب طریقہ نمودہ اجازت یافتہ باذکار و افکار و تدریس فقہ
اشتغال دارد ۛ

(۴۳) میاں عبدالغفار آخوند زاوہ چودہواں والہ ابار و اجداد صاحب کمال بودند
چند سال نزد فقیر محمد رضا صاحب پیوندہ کہ بہ ڈیرہ اسمعیل خان نزول آوردند کسب طریقت
نمودہ بودند و اجازت یافتہ بہ فقیر رجوع آورد بیعت نمودہ کسب طریقت کردہ اجازت
یافتہ چند کساں را تعلیم ذکر کردہ بجوار رحمت الہی پیوست غفر اللہ تعالیٰ لہ ۛ

(۴۴) میاں غلام محمد صاحب چودہواں والہ سلمہ اللہ تعالیٰ ہشردہ سال بخدمت
حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب کردہ و دو از دہ سال بخدمت عبدالوہاب
صاحب پدر میاں عبدالغفار مرحوم چودہواں والہ کسب کردہ چوں در خود کمال ندید بہ فقیر رجوع
آوردہ بیعت نمود با نوار و آثار رنگین شدہ صاحب کشف و ادراک است اجازت یافتہ چند
کس را تلقین ذکر کردہ باذکار و افکار اشتغال دارد ۛ

(۴۵) مولوی عبدالرحیم آخوند زاوہ صاحب مرحوم ساکن در اہن از علماء متبحر بودہ
در علم فقہ و اصول ضرب المثل و بے نظیر استاذ اکمل حدود و امان و پیوندگان مے گفت اگر
کتب متداولہ فقہ بشویند انشاء اللہ تعالیٰ از نظر القلب خود باز مے نویسم نہایت مرد
فہیم و مودب با آداب طریقت بود بیعت بردست فقیر کردہ چند سال کسب طریقہ شریف
نمودہ باحوال غریبہ و عجیبہ رسیدہ کشف و ادراک صحیح داشت ہر مقام را با تفصیل ادراک می
کرد بعد از دخول طریقہ شریفہ حالت سابقہ را کاکفر می دید بعد از اجازت عن قریب بخیطہ قدس

آرامید طالب اللہ تعالیٰ مرقدہ :

(۲۷۶) میاں عبد الغفار آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ برادر خورد عبد الرحیم آخوندزادہ مرحوم در علم فقہ و اصول باشند برادر خود است و در علم میراث یگانہ زمانہ است۔ بیعت بردست فقیر نموده کسب طریقہ کرده اجازت یافتہ بہ تعلیم علم فقہ و اذکار و افکار مشغول است۔

(۲۷۷) میاں ملا عثمان آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ فقیہ ساکن لونی اکثر امور فقیر از تدریس و امامت نماز و کتابت مکاتیب باطراف و بعضی امور دیگر منوط باوست بردست فقیر بیعت نموده کسب طریقہ کرده تا کمالات رسالت رسیدہ نہایت ارادت مند و محب فقیر است شرف اجازت یافتہ باذکار و افکار و امور مذکورہ اشتغال دارد :

(۲۷۸) مولوی شیر محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کلاچی والہ پنج سال بخدمت مولوی صاحب والامناقب حضرت مولوی غلام محی الدین قصوری قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم کسب طریقہ نموده بعد از آن پنج سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب کرده از نسبت بزرگان قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم در خود ندید بہ فقیر رجوع آورد بیعت نمود کسب طریقہ چند سال تا حقیقت کعبہ کردہ شرف اجازت یافتہ با شاعت طریقہ علیہ در قریہ واسو کہ از قراہ چناب است جائے بنا ساختہ اشتغال دارد و شرف صحبت حضرت مایا رسال مشرف شدہ بود :

(۲۷۹) مولوی غلام حسن صاحب حسن اللہ تعالیٰ حالہ و اعمالہ ڈیرہ سمعیل خاں والہ از علماء جید جامع المعقول و المنقول متقی و متورع چند سال بخدمت والا حضرت مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری قدس سرہ کسب طریقہ نموده چون جہل نسبت عدم درایت آں از زمان خوردگی بر و غالب بودہ و اطلاع باحوال خویش نہ داشت حتی کہ حرکت قلب و حرارت آں نمی پنداشتند رجوع بہ فقیر آوردہ طلب دخول طریقہ نمود در جواب بمولوی محدوح گفتہ شد کہ در حلقہ ما بنشین کہ طریقہ واحد است و پیر شما ہماں مولوی صاحب اند فقیر در حق شما توجہ می کند بعد از آن الحاح بسیار کردہ داخل طریقہ کردہ شد بعد از چند روز بر حرکت قلبی و حرارت اطلاع یافت بعد از آن در ہر سال بقدر یک دو ماہ نزد فقیر کونست پذیر

می باشند۔ پارسال کہ از خدمت سامی بنده رخصت شده بود ببلدہ تصور گذر واقع شد
 بزیرت حضرت مولوی غلام محی الدین صاحب قدس سرہ مشرف شد حضرت صاحب
 موصوف سفارش مولوی غلام حسن صاحب نموده گفتند کہ برو جہل نسبت نہایت غالب
 است تو جہات قاہرہ در حق او شان مبذول دارند کہ خداوند تعالیٰ جہل اورا بعلم مبدل گرداند
 فقیر در جواب گفت کہ مرار تہہ این چنین تو جہات نیست مگر بفرمودن شما حتی المقدور در حق
 او شان ان شاء اللہ تعالیٰ تو جہات کردہ خواهد شد۔ وقتے کہ فقیر بجائے خود رسیدہ
 مکتوب شریف خود فرستادند نوشتہ بودند کہ مولوی غلام حسن را تو جہات قاہرہ فرمایند۔ الحال
 ببرکت تو جہات حضرت ما قلبی و روحی فدای جہل اورا بعلم مبدل گردید۔ الحمد للہ علی ذلک۔ نحوی از
 فنا حاصل کردہ کہ تعبیر از نفس خود بانامی تواند کرد شرف اجازت یافتہ باذکار و مراقبات تدریس
 اشتغال دارد۔

(۵۰) مولوی رحیم بخش صاحب ہر صومی اجمیری سلمہ اللہ تعالیٰ بہ بسیار مشلخ
 روزگار ہند و سندھ و پنجاب ملاقی شدہ زیارت و صحبت نمودہ و از شیخ احمد عرب صاحب
 مدنی الافندی الجوزدار ثم الانصار قدس سرہ در طریقہ قادریہ و چشتیہ اجازت یافتہ و چند کساں را
 داخل طریقہ ہم کردہ از قضا الہی در نوکری انگریز کار نوشت و خواندہ ہما ہیانہ مبلغ سی روپیہ مدت
 شش سال مبتلا بود چون کمال در خود نیافت از تلاش فقر خود را فارغ نمے گذاشت۔ درین
 اثنا خداوند تعالیٰ بدل او میل این طرف انداخت در طریقہ شریفہ نقشبندیہ مجددیہ بردست
 فقیر بیعت نمودہ تلقین ذکر اسم الہی عز اسمہ گرفت۔ عون اللہ سبحانہ بجرمتہ جمیعہ صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم و برکات حضرات قدسنا اللہ تعالیٰ با سرار ہم الاقدس شامل حال شد از نوکری
 بے زار گردید انگریز الحاج نمود حتی کہ مبلغ پنجاہ روپیہ مشاہرہ مے داد قبول نکرد نوکری را و گذاشت
 بکسب طریقت اشتغال دارند انوار و آثار و واردات و تجلیات و ادراک صحیح و فیوضات و
 برکات بسیار اورا دست دادہ شرف اجازت یافتہ باذکار و افکار مشغول است و تا حال برائے
 تمیم و تکمیل سلوک نزد فقیر متوقف است۔

(۵۱) میاں عبداللہ واسووالہ سلمہ اللہ تعالیٰ کہ از قراہ چیناب است چند مرت
 کسب طریقت بخدمت پیر سید محمد صاحب حیلنی قدس سرہ نمودہ بعد از انتقال سید صاحب
 رجوع بہ فقیر آوردہ بردست فقیر بیعت نمود کہ ب طریقت کردہ شرف اجازت یافتہ باذکار و

مراقبات مشغول است :

(۵۲) فقیر میاں عالم خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ساکن حدود گھاٹ بر دست فقیر بیعت نموده شرف اجازت یافتہ باذکار و افکار خود سرگرم اند :

(۵۳) مولوی میر واعظ صاحب ساکن دوڑ سلمہ اللہ تعالیٰ کہ از متعلقات بنوں است فاضل کامل عالم عامل جامع المعقول و المنقول متقی و متورع بر دست فقیر بیعت نموده کسب طریقت تا کمالات رسالت کرده بانوار و اسرار ہر مقام ملون شدہ و بحالات عجیبہ رسیدہ اجازت یافتہ مردم صد ہارا بانوار ذکر منور گردانیدہ :

(۵۴) شیخ النسان ساکن قریہ گمل از ابار و اجداد اہل کمال اند اول اخذ طریقہ از حاجی صاحب کہ معروف بہامون بودند کردہ بعد از وفات ادشال رجوع بہ فقیر آوردہ بیعت نموده اجازت یافتہ باذکار و افکار مشغول است :

(۵۵) ملا امان اللہ اخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ اول اخذ طریقہ شریف از حضرت مولوی محمد جان قدس سرہ کردہ و بعد از ان حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب طریقہ نموده چون کمال نسبت بزرگواران در خود مشاہدہ نہ کردہ بہ فقیر رجوع آوردہ بیعت نمود اجازت یافت۔

و ابتداء آمدن او این چنین است کہ بمعہ کاغذ سفارشی فضیلت نشان ملا فیض محمد نیازی کہ مشہور بملا پان محمد است و از خلفاء آل حضرت است نزد فقیر آوردہ التماس طریقہ نمود قبول نکردم۔ بار دیگر ملا غازی نام کہ از آشنایان او بود نزد فقیر سکونت پذیر بود شفیع کردہ آورد۔ ملا مذکور گفت کہ ای آشنائی من است و مرد صالح است اورا تلقین ذکر کنند لطیفہ قلب اورا نشان دادہ مریض کردم۔ چون فقیر ثانیاً بار بخراسان رسید ملا امان اللہ باز آمدہ نزد فقیر متوقف گردید۔ در ایام کہ وقت فتنہ و محاربہ باعدا دین بود خیال کردم کہ مبادا درین جنگ شہید شوم باید کہ امانتے کہ از حضرات بہار سیدہ بکے اہل استعداد سپارم۔ پس ملا غازی مذکور کہ در آل زمان نزد فقیر موجود بود با دستپہا اجازت دادم۔ ملا امان اللہ چون بریں مقدمہ وقوف یافت آل ہم در پے طلب اجازت شد قبول نیفتاد گفتم کہ شمارا کہ سکوک ناتمام کردہ اجازت چگونہ مے دہم و بزجر بلیغ منع کردم چند روز بریں گذشتند و تیکہ مردم افغاناں ارادہ شب خون بر مخالف دین خود مے کردند وقت عصر بود کہ لجام اسپ

فقیر بزرگ رفتہ مضبوط گرفتہ گفت کہ مرا اجازت بدہید ابا آوردم۔ گفت اگر شما شہید شوید من چہ کم
 محتاج مشائخ دیگرے شوم نگذارم۔ اگر اسپر تا زیانہ می زدم نمی گذاشت و اگر برکاب می
 زدم مضبوط گرفتہ دست بردارنے شد و اگر رخا عنان اسپے کر دم ہم نے گذاشت
 آخر مرا تہ آمد گفتم اجازت است بگذارم۔ باز نگذاشت گفت در ہر چہار طریقہ مرا اجازت بدہید
 گفتم شما بحق ہستی ہم نگذاشت آخر باز بقہر گفتم در ہر چہار طریقہ اجازت است۔ مطلب آنکہ
 از وجہ خود خلاص کنم۔ چون از مقدمہ جنگ فارغ شدہ بجائے خود رسیدیم اورا بہ طریق
 نصیحت گفتم آن چہ شدنی بود در باب اجازت شد الحال شمار لازم کہ مگر سمت بستہ شب
 در روز در سائل طریقہ حضرات ما اشتغال دارید۔ بعد از چند سال مرخص بطرف ہرات شدند
 حق تعالی جل شانہ از نزد فضل خود بابت توجہات حضرت ما قلبی و روحی فدا رہ آں چنان تاثیرات
 قویہ با دار زانی فرمود کہ در اول روز کوسہستان از نواحی غوری صد کس ربقہ ارادت در گردن
 انداختہ داخل طریقہ شدند و جذبات قویہ و حالات جلیتہ او شان را دست داد تا حال
 بفضل این در متعال در عروج و ترقی است حق سبحانہ اورا بانوار واسرار و مواجید فیوضات
 و برکات بئین پیران کبار منور گردانیدہ مرد با کمال و محبتہ احوال اشاعت طریقہ می نماید
 چنانچہ ہزار ہا مردم را رنگین ساختہ و بسیار کساں را اجازت دادہ کہ سیزدہ کس از اں معلوم
 این فقیر است تا حال در اں حدود شرف در و دارند و مردماں را فیوض و برکات می رسانند۔ نام
 ہائے خلفائی ایشان این است :-

اول ملا حسین صاحب۔ در ذرہ دزدیے باشند کہ از ملک فراہ است صاحب
 کرامات و خوارق عادات است۔ یکے از کرامات او این است کہ یک ملا آمدہ برو
 زبان طعن کشاد کہ شرط ارشاد کثرت علم است و تو خداں علم نداری۔ او گفت عطائے
 الہی و برکت او در کار است از علم رسمی چیزنے کشاید فضل باید۔ آں ملا گفت کہ شما چہ برکت
 دارید۔ در آں جا بچہ نوزادہ چہل روزہ بود۔ ملا حسین صاحب گفت کہ اگر ایں بچہ نوزادہ زبان
 خود را بند کر الہی جریان مے کند برکت من معلوم مے کنی۔ گفت بلے۔ باں بچہ کہ در گوارہ بود ،
 اشارت کرد کہ بگو لا الہ الا اللہ آں بچہ بزبان فصیح گفت لا الہ الا اللہ ملازم شدہ
 داخل طریقت شد۔

دویم سیادت پناہ حقائق و معارف آگاہ حافظ ملا عبد الخالق اخوند۔ در ولایت

آنہ سکونت دارد۔

۱۱ یوم، سیادت پناہ قاضی ملا رسول اخوندزادہ در ولایت صدہ استقامت دارد

۱۲ چہارم، غلام اخوند کہ در شہر ہرات سکونت می دارد۔

۱۳ پنجم، ملا عطا محمد اخوند در شہر ہرات مے باشد۔

۱۴ ششم، ملا جہاں اخوند در ولایت گلستان مے باشد۔

۱۵ ہفتم، ملا شہسوار اخوند عرب ساکن زنداوار از حد و دقندھار۔

۱۶ ہشتم، ملا دین محمد اخوند در بکواس سکونت می دارد۔

۱۷ نهم، قاضی نور محمد صادق اخوند در قیصر می باشد۔

۱۸ دہم، ملا فیض محمد اخوند در فرہ مے باشد۔

۱۹ یازدہم، ملا محمد رسول در ساغری باشد۔

۲۰ دوازدہم، ملا الف اخوند در ولایت گور زنگ باشد۔

۲۱ سیزدہم، ملا جلال اخوند در خدمت اوشاں مے باشد۔ و این ہمہ سیزدہ تن ہجشتم

خود دیدہ ام کہ ہر یک صاحب کمال و حالات قویہ دارند۔ این سیزدہ مردم در اول سالہا مجاز شدہ اند الحال کہ زمانہ بسیار گذشتہ خلفاء اوشاں بسیار بسمع ما رسیدہ۔

ثانیاً معروض آں کہ در حلقہ این حلقہ بگوش در اول و ہلہ جذبات دآہ و نعرہ و بے تابی و

گریہا و خندہ و قہقہہ و بے خودی و غیبت و استغراق مے بودند حتی کہ در بعض اوقات ہمہ

اہل حلقہ کہ گاہے پنجاہ و گاہے بصد کس رسیدہ بودند بے طاقتیہا مے کردند و بر ہم می افتانند

الحال آں احوال باں منوال نماندہ مگر دو کس را گاہے آں اضطرابات دست مے دہد گاہے

نہ۔ و بجائے آں حالات استغراق و محویت و حضور و آگاہی بحق تعالی سبحانہ غالب می

باشد۔ بعضے مردماں را در حالت صلوة کیفیتے رو مے دہد کہ بجز گفتن تکبیر تحریمیہ در قیام

بیہوش شدہ استادہ مے باشند تا کہ وقت صلوة خارج شدہ مے رود و آں شخص بہماں

حالت باقی باشد باز بزمین مے افتد مانند مردہ و کسے را ایں در رکوع دست مے دہد و

کے در سجود کسے را در شہد بعضے را بعد از گذشتن وقت نماز و بعضے بعد از گذاردن نماز بانافہ

مے آیند و بعضے در حالت ذکر و بعضے در حالت مراقبہ و بعضے بغیر آں جسد و بدن خود را مانند خانہ

عہ و عہ علاقہ ہرات است ۱۲

ویا مثل کوہِ کلاں مے بینند و بعضے ہمہ زمین را از حسد خود پُر مے یابند و بعضے خود را چنان طویل می بینند کہ گویا سر خود با آسمان مے ساینند بلکہ ازاں مے گذرانند و بعضے بجز وجود خود هیچ نئے بینند و بعضے ہمہ را حق مے انگارند بلکہ ہمہ او است مے دانند و بعضے آواز کلمہ انا الحق از ہر عضو و ہن مئے خود مے شنوند و بزبان گفتن نئے توانند و ایں حالات بعضے را تا مدت طولیہ و بعضے را تا مدت قلیلہ می ماند بعد ازاں منقطع می شود و حالات دیگر رومے دہد و بعضے را کشوف ناسوتیہ بعضے را کشوف ملکوتیہ حاصل مے شود و بعضے را حالت جو عیہ چنان غلبہ مے نماید کہ بہ بیچ چیزے سیر نئے شوند بلکہ گویند کہ اگر بار اشتراکندم خام مے خورم سیر نئے شوم۔ قربان حضرت شوم ایں چہ حالات است اطلاع فرمایند و در حلقہ مولوی میر باز صاحب و ملا دوران صاحب و مولوی محمد جاناں صاحب و ملا خان محمد صاحب و ملا امان اللہ صاحب و مولوی محمد عادل صاحب و مولوی میر واعظ و ملا ہیبت اخوند صاحب و مولوی شیر محمد صاحب ایں احوالات جذبات و آہ و نعرہ و ناله و اضطراب و استغراق و بے خودی و غیبت و محویت زیادہ از حد است کہ مشایخ ایں ولایت و علماء ایں دیار ندیدہ و شنیدہ اند از ایں جہت بہا بے نوایان و غریبان حسد و بغض و کینہ و عداوت می درزند ہر ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ وایانا۔ اندک چیزے از احوال خود و خلفاء و سائر مسترشدان آل حضرت نوشتہ شد و ایں ہمہ حالات و فیوضات و برکات کشفیات و کرامات از آل حضرت است قلبی و روحی فداہ سے

بے لطف تو من قدر از نتوانم کرد
 احسان ترا شمار نتوانم کرد
 مگر بر تن من زباں شود ہر موئے
 یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد
 او بجز نانی و ما بجز نمی نہ ایم
 او دے بے ما و ما بے وے نہ ایم
 نے کہ ہر دم نغمہ آرائی کند
 فی الحقیقت از دم نانی کند
 نیاوردم از خانہ چیزے سخت
 تو دادی ہمہ چیز و من چیز تست
 ایں بے عمل بے کردار و سیاہ چیز نیست کہ خود را در میان آرد۔ ثانیاً آں کہ اگر مسند امام المسلمین حضرت نعمان بن ثابت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مطبوع یا قلمی بدست آید برائے فقیر خریدہ ہر بانی فرمودہ ارسال دارند تنگی وقت بسبب تھیار و انگی خراسان و کثرت احوال حلقہ بگوشان کہ بہ یمن انقاس قدسی اساس نقد وقت ایشان است حوصلہ تفصیل نہ داشت مع آں کہ مخدوم زادہ ام صاحب در طلب جواب کرامت نامہ استعجال

فرموده اند۔ این لاشئ را چون رزانت تقریر و متانت تحریر نیست هر جائے که خطائے رفتہ باشد بحسن الطاف کریمانہ اصلاح فرمایند زیادہ حدادب۔ و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ و صحبہ اجمعین ❖

مکتوب بیست و دوم بنام ملا میر واعظ صاحب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى۔ اما بعد، فالسلام المسنون و الدعاء المشحون۔ من الفقير الخجير لاشئ دروست محمد المعروف بالحاجي كان الله له عوضا عن كل شئ۔

على اخي الشريف العزيز ملا مير واعظ صاحب سلمه الله تعالى عن حوادث الزمان والنوائب ان احوال هذا المكان من كل الوجوه قرين بحمد الله سبحانه المستول من الله تعالى سلامتكم وعافيتكم وثباتكم على الشريعة والطريقة للحقيقة فانها فوق الكرامة ويرحم الله عبدا قال امينا۔

فاعلم يا اخي قد ظهرت وبدعت في هذه الزمان فرقة وهابية تسمى انفسها بالمحدثين وبسبب خبث الباطن وفساد العقيدة طال لسانها في ذم امامنا حضرة النعمان بن ثابت الكوفي امام المفسرين والمحدثين وانكرت من اجتهاد الائمة المجتهدين المتقدمين والمتأخرين وحصر المذاهب الاربعة وقد اتفق على حصرهم علماء السلف الصالحين فصار حصرهم ثابتا بانعقاد الجماع وابتين بعون الله تعالى جل شانہ شمته من مناقب الامام الموصوف ونبذة من دلائل حصر المذاهب الاربعة رغما للائف المضاصمين الطاغين في شان الائمة المجتهدين۔ فاقول يا الله التوفيق من الكتاب المستطاب المسند للامام الاعظم اعني حضرة النعمان بن ثابت الكوفي رحمة الله عليه المعروف في الآفاق بمسند الخوارزمي۔ الباب الاول في ذكر شئ من فضائل التي تفردها اجماعا فنقول وبالله التوفيق مناقبه وفضائله كاللحصي لا تعد ولا تحصى ولا يمكن ان يستقصى لكن الفضائل التي تخص وتفردها ولم يشاركه اجماعا من بعده احد فيها يمكن احصائها وضبطها في عشرة انواع۔

الأول، في الأخبار والآثار المروية في مدحه دون مدح من بعده -

الثاني في أنه ولد في زمان الصحابة والقرن الذي شهد له رسول الله صلى

الله عليه وسلم بالخيرية دون من بعده -

الثالث، في أنه روى عن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم دون

من بعده -

الرابع، في تبرُّزه في عهد التابعين للفتوى دون من بعده -

الخامس، في أنه تلمذ واستفاد من أربعة آلاف من التابعين وغيرهم

دون من بعده -

السادس، في روايته عن الكبار من التابعين وعلماء المسلمين دون من بعده -

السابع، في أنه اتفق له من الأصحاب العظماء المجتهدين ما لم يتفق لأحد

من بعده -

الثامن، في أنه أول من استنبط الأحكام واتسق قواعد الاجتهاد وبالغ في

الأحكام دون من بعده -

التاسع، في أنه لم يقبل العطايا عن خلفاء البرايا بل أفضل من كسبه على جماعة

الفقهاء دون من بعده -

العاشر، في وفاته وشهادته بسبب تورعه عن الدنيا وأجأها دون من بعده

أما الأول، فقد أخبرني الصديق الكبير شرف الدين أحمد بن مؤيد بن موفق بن

أحمد المكي قال الشيخ الزاهد محمد بن اسحق السراجي الخوارزمي أنا أبو حفص عمر بن أحمد

الكراسي أنا الإمام أبو الفضل محمد بن حسن الناصحي حدثنا أبو القاسم بن طاهر البصرى

حدثنا أبو يوسف أحمد بن محمد الواعظي رباط إبراهيم بن أدهم حدثنا أبو عبد الله

محمد بن نصر الواعظي قال أنا أبو عبد الله المأمون بن أحمد بن خالد حدثنا أبو علي بن

أحمد بن علي الحنفي حدثنا فضيل بن موسى السينائي عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة

أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون

امتي من رجل يقال له أبو حنيفة هو سراج امتي يوم القيامة - وعن أبي سلمة عن

هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال إن في امتي رجلاً وفي حديثه

القصرى يكون فى امتى رجل اسمه نعمان وكُنيتُه ابو حنيفة هو سراج امتى هو سراج
 امتى هو سراج امتى. عن ابان بن ابى عياش عن انس بن مالك قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم سيأتى من بعدى رجل يقال له نعمان بن ثابت ويكنى ابا حنيفة
 ليحيى دين الله وسنتى على يده. عن نافع عن ابن عمر رضى الله تعالى عنه قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يظهر من بعدى رجل يعرف بابى حنيفة يحيى الله
 سنتى على يديه. عن عبد الله بن مغفل قال سمعت امير المؤمنين على بن ابى طالب
 رضى الله تعالى عنه يقول الا انبئكم برجل من كوفان من بلد تكو هذه او من كوفتكم هذه
 يكنى بابى حنيفة قد ملئ قلبه علما وحكما وسيهلك به قوم فى آخر الزمان الغالب
 عليهم التنافر يقال لهم البنانية كما هلكت الرافضة بابى بكر وعمر رضى الله تعالى
 عنها. عن سعيد عن الضحاك عن ابن عباس رضى الله تعالى عنه قال يطلع بعد النبى
 صلى الله عليه وسلم بدر على جميع خراسان يكنى بابى حنيفة رضى الله تعالى عنه حدثنا
 الحسن بن اسمعيل بن الحسن عن ابى عبد الرحمن عن الزهارة قال شهدت حمادا وجماعة
 ابو حنيفة فقال له حماد يا ابا حنيفة انت نعمان بن ثابت الذى ذكر لنا ابراهيم قال سقا
 الله زمانا يكون فيه رجل يقال له نعمان يكنى بابى حنيفة يحيى احكام الله تعالى رسوله
 وتجري بعده ابد ما بقى الاسلام ولا يهلك من اتخذها وعمل بها فان انت لقيته فاقرأه
 منى السلام. عن كعب الاحبار قال انى لاجد اسامى العلماء واهل العلم مكتوبة بصفاهم
 وانسابهم اهل زمان ^{زمان} وانى لاجد اسم رجل يقال له نعمان بن ثابت يكنى ابا حنيفة و
 اجده شانا عظيما فى العلم والفقه والعبادة والحكمة والزهادة قد ساد اهل زمانه
 من اهل العلم فمن تبعه اهتدى وهو بداهم يعيش مغبوطا ويموت شهيدا. عن
 عبد الله بن المبارك قال اخبرنى ابن لهيعة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فى كل قرن امتى سابقون وابو حنيفة سابق هذه الامة. قال سمعت الامام الشافعى
 يقول انى لا تبرك بابى حنيفة رحمه الله واجئ الى قبره فاسأل الله تعالى الحاجة
 عند قبره فما تبعه عنى حتى تنقضى والنشدنى الصديق الكبير شرف الدين احمد بن
 المؤيد المكي الخوارزمى قال انشدنى العلامة صدق الامة ابو المؤيد موفق احمد
 المكي لنفسه

مرسول الله قال سراج ديني
 غدا بعد الصحابة في الفتاوى
 وامتنى الهداة ابو حنيفة
 لاحمد في شريعته خليفة
 سدي ديباج فتياها اجتهاد
 ولحمته من الرحمن خيفة
 اما النوع الثاني، من مناقبه وفضائله التي لم يشارك فيها من بعده من ارباب
 المذاهب انه ولد في زمن الصحابة على ما انبأني الشيخ المعمر شيد الدين الى آخر
 قال سمعت مزاحم بن داود بن علي بن ابي عمير قال ولد ابو حنيفة سنة احدى و
 ستين ومات سنة مائة وخمسين وهذا القول تفرد به الحسن الخلال فاما القول المشهور
 انه ولد سنة ثمانين من الهجرة الى آخر الاسناد وعن ابي سعد قال سمعت الواقدي يقول
 سمعت حماد بن ابي حنيفة يقول ولد ابي سنة ثمانين وهكذا اخرجها الحافظ ابو القاسم
 طلحة بن محمد بن جعفر الصفار في مسنده وقال اي ابو حنيفة توفي في ايامي عبد الله بن جعفر
 بن ابي طالب و ابوامامة الباهلي وواثلة بن الاسقع وعمر بن حريث وعبد الله بن ابي اوفى
 وجماعة من الصحابة يقول اضعف عباد الله محمد العزلي الخوارزمي فثبت بهذا انه ولد في
 زمن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو من اهل القرن الذي شهد له رسول
 الله صلى الله عليه وسلم بالخيرية ووصفه بالعدالة فان اصحاب الحديث اختلفوا
 فمنهم من جعل ابا حنيفة من القرن الثاني وقد اجمعوا ان ولادته كانت في القرن الاول
 واجتهد في القرن الثاني انشدني صدق الامم ابو المؤيد الموفق بن احمد المكي الخوارزمي
 لنفسه هـ

غدا مذهب نعمان خير المذاهب
 كذا القمر الوضاح خير الكواكب
 تفقه في خير القرن مع التقى
 فذهب لا شك خير المذاهب
 واما النوع الثالث، من مناقبه وفضائله التي لم يشارك فيها من بعده انه روى
 عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فان العلماء اتفقوا على ذلك ان اختلفوا
 في عددهم فمنهم من قال اتم ستة رجال وامرأة ومنهم من قال خمسة وامرأة ومنهم من
 قال سبعة وامرأة -

واما النوع الرابع، من مناقبه وفضائله التي تفرد بها ولم يشارك فيها من بعده انه
 اجتهد وافتي في زمن التابعين رحمة الله تعالى عليهم اجمعين - وقال صاحب المختار

وشارحه الطحاوي والفقير ذرعه عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه سقاها علقه
وحصده ابراهيم المغني وداسه حماد ولحنه ابو حنيفة وعجته ابو يوسف وخبزه محمد و
سائر الناس يأكلون من خبزهم وقد نظمه بعضهم فقال هـ

الفقير ذرع ابن مسعود وعلقه حاصد ثم ابراهيم داس

نعمان طاحنه يعقوب عاجنه محمد خابزو الاكل الناس

وقد ظهر علمه بتصانيفه كالجوامع والزيادات والنوادير حتى قيل انه صنّف في
العلوم الدينية تسعمائة وتسعة وتسعين كتاباً ومن تلامذته الشافعي رضي الله تعالى
عنه وتزوج بامر الشافعي وفوض اليه كتبه وماله فصاّر الشافعي فقيهاً ولقد انصف الشافعي
حيث قال من اراد الفقير فليلزم اصحاب ابي حنيفة فان المعاني قد تيسرت لهم والله
ما صرت فقيهاً الا بكتب محمد بن الحسن وقال اسمعيل بن ابي رجاء رأيت محمداً في المنام
فقلت ما فعل الله بك قال غفر لي قال لو اردت ان اعذبك ما جعلت هذا العلم
فيك فقلت له فابن ابو يوسف قال فوقنا بدجتين قلت فابو حنيفة قال هيهات
ذاك في اعلى عليين وكيف وقد صلى الفجر بوضوء العشاء اربعين سنة وجر خمساو
خمسين حجة ورأى ربه في المنام مائة مرة ولها قصة مشهورة وفي الحجّة الاخيرة استاذن
حجبة الكعبة بالدخول ليلاً فقام بين العمودين على رجله اليمنى ووضع اليسرى على
ظهرها حتى ختم نصف القرآن ثم ركع وسجد ثم قام على رجله اليسرى ووضع اليمنى
على ظهرها حتى ختم القرآن فلما سلم بكى وناجى ربه ما عبدك هذا العبد الضعيف
حق عبادتك لكن عرفك حق معرفتك فهب نقصان خدامته لك مال معرفته فهتف
ها تف من جانب البيت يا ابا حنيفة قد عرفتنا حق المعرفة وقد خدمتنا فاحسنت
لخدمته وقد غفرنا لك ولمن اتبعك فمن كان على من هبك الى يوم القيامة قيل لابي حنيفة
بم بلغت ما بلغت قال ما نخلت بالافادة وما استنكفت عن الاستفادة قال مسافر
بن كدام من جعل ابا حنيفة بينه وبين الله رجوت ان لا يخاف وقال فيه شعره
حسبي من الخيرات ما اعدت يوم القيامة في رضى الرحمن
دين النبي محمد خير الورى ثم اعتقادي مذهب النعمان
وعنه عليه الصلوة والسلام ان آدم افتخر بي وانا افتخر برجل من امتي اسمه نعمان

وكنتها ابو حنيفة هو سراج امتي - وعنه عليه الصلوة والسلام ان سائر الانبياء يفتخرون
 بي وانا افتخر بابي حنيفة من احبه فقد احبني ومن ابغضه فقد ابغضني كذا في التقدمة
 شرح مقدمة ابي الليث وقال في الضياع المعنوي وقول ابن الجوزي انه موضوع
 تعصب لانه روى بطرق مختلفة - وروى الجرجاني في مناقبه بسند سهل بن عبد الله
 التستري انه قال لو كان في امة موسى وعيسى مثل ابي حنيفة لما هودوا ولما انتصروا
 ومناقبه اكثر من ان تحصى وصنف فيها سبط ابن الجوزي مجلدين كبيرين سماه الانتصاف
 لامام ائمة الامصار وصنف غيره اكثر من ذلك .

والمحصل ان ابا حنيفة نعمان من اعظم معجزات المصطفى بعد القران حسبك
 من مناقبه اشتها رذ هبه ما قال قولا الا اخذ به امام من الائمة الاعلام وقد جعل
 الله للحكم اصحابه واتباعه من زمنه الى هذه الايام الى ان يحكم بمن هبه عيسى عليه
 الصلوة والسلام وهذا يدل على امر عظيم اختص به من بين سائر العلماء العظام كيف
 لا وهو كالصديق رضى الله عنه له اجرة واجرم من دون الفقه والفقه فرغ احكامه
 على الاصول العظام الى يوم الحشر والقيام وقد اتبعه على مذ هبه كثير من الاولياء
 الكرام ممن اتصرف بثبات المجاهدة وركض في ميدان المشاهدة كابراهيم بن ادهم
 وشقيق البلخي ومعروف الكرخي وابي يزيد بسطامي وفضيل بن عياض وداود الطائي و
 ابي حامد اللفاف وخلف بن ايوب وعبد الله بن المبارك ووكيع بن الجراح وابي
 الوراق وغيرهم ممن لا يحصى له عدة ان يستقصى فلو وجد وافيه شبهة ما اتبعوه و
 لا اقتدوا به ولا وافقوه وقال الاستاذ ابو القاسم القشيري في رسالة مع صلابته في
 مذ هبه وتقدمه في هذه الطريقة سمعت الاستاذ ابا علي الدقاق يقول انا اخذت
 هذه الطريقة من ابي القاسم النصر ابادي قال ابو القاسم انا اخذتها من الشبلي و
 هو اخذها من السري السقطي وهو من معروف الكرخي وهو من داود الطائي وهو اخذ
 العلم والطريقة من ابي حنيفة وكل منهم اثني عليه واقرب فضلته فعبالك يا اخي الم
 يكن اسوة حسنة في هؤلاء السادات لكبارا كانوا متهمين في هذا الاقرار والافتخار
 وهم ائمة هذه الطريقة واسر باب الشريعة والحقيقة ومن بعدهم في هذا الامر فالهم
 تبع وكل من خالف ما اعتمدوه وابتدع وبالجمله فليس ابو حنيفة في زهد ورعه

وعبادته وعلمه وفهمه بمشاركته وما قال فيه ابن المبارك هـ

| | |
|--------------------------|---------------------------|
| لقد زان البلاد ومن عليها | امام المسلمين ابو حنيفة |
| باحكام واثار وفقه | كآيات الزبور على الصحيحه |
| فما في المشرقين له نظير | ولا في المغربين ولا بكوفه |
| فقام مشيراً سهر الليالي | وصام نهارة لله خيفه |
| فمن كابي حنيفة في علاه | امام للخليفة والخليفه |
| رأيت العائبين له سفاهاً | خلاف الحق مع حجج ضعيفه |
| وكيف يحل ان يؤذى فقيهه | له في الارض آثار شريفه |
| فقد قال ابن ادريس مقالاً | صحيح النقل في حكم لطيفه |
| بان الناس في فقير عيال | على فقه الامام ابي حنيفة |

فلعنة ربنا اعداد رمل

على من رد قول ابي حنيفة

وقد ثبت ان ثابتاً والدا الامام ادرك الامام علي بن ابي طالب فد عال ولد اريته
بالبركة وصح ان ابا حنيفة سمع الحديث من سبعة من الصحابة كما بسط في او اخر منية
المفتي وادرك بالسنة نحو عشرين صحابياً كما بسط في اوائل الضياء وقد ذكر الامام العلامة
شمس الدين محمد ابوالنصر ابن عرب شاه الانصاري الحنفي في منظومة الالفية المسماة
بجواهر العقائد ودرر القلائد ثمانية من الصحابة ممن روى عنهم الامام الاعظم ابي
حنيفة رحمة الله تعالى عليه عليهم اجمعين حيث قال هـ

| | |
|---------------------------|--------------------------|
| معتقداى من هب عظيم الشان | ابي حنيفة المفتي النعمان |
| التابعى سابق الائمة | بالعلم والدين سراج الامة |
| جمعا من اصحاب النبي ادركا | اثرهم قد اقتضى وسلكا |
| طريقة واضحة المنهاج | سالمة من الضلال الدراجي |
| وقد روى عن انس وجابر | وابى ادنى كذا عن عامر |
| اعنى ابا الطفيل ذا | ابن واشله وعن ابن جزء |
| قد روى الامام وبنت عجرد | هي التمام وتوفى ببغداد |

بدانکہ اے برادر کلمہ چند بنا بر حصر مذاہب اربعہ از کتاب مستطاب شرح سفر سعادتہ کہ از
تصنیف شیخ عبدالحق محارث الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ است مے نگارم تا دفع تشویش
از دلہاء مترددین دور گرد و صاحب کتاب مذکور منشأ اختلاف ائمہ و اسامی اوشاں با تفصیل
تاریخ ولادت و انتقال و اسبقیت و لاحقیت ہر یک ازین چہار امامان مشہورہ بیان ساختہ
اند بعد ازاں فرمودہ اند کہ ایس چہار تن از امامان دین و مقتدایان ملت اند کہ ضبط و ربط احادیث
واقوال صحابہ و سلف و تطبیق و توفیق میان انہا نمودہ و تفسیر و تاویل و بیان ناسخ و منسوخ کردہ
و غایت بذل مجہود درین باب فرمودہ استنباط احکام بقیاس و اجتهاد از نصوص کتاب و
سنت نمودند و غیر مجتہدان را جز تابع ایشان بودن چارہ و سبیلے نیست و مثلخ طریقت
دبزرگان ایشان ہم بریں مذاہب بودند یارب مگر آہنائے کہ ایشان بجائے اجتہاد رسیدہ
و موافق یا مخالف ایشان برائے خود اجتہاد مے نمودہ باشند و اللہ اعلم۔ و آنکہ گویند الصوفی
لا مذہب لہ نہ باین معنی است کہ اورا در دین مذہبے نیست و تابع مذاہب نہ و ہر چہ خاطرش
خوش دارد و دلش بدان حکم کند ہم بدان عمل کند بلکہ توجہش چنانکہ گفتہ اند آنست کہ وے در بعضے
مواضع از مذاہب آنچه دران ورع و احتیاط بیشتر یا بد اختیار کند ہر مذہب کہ باشد و یا
آنکہ بمذہب اہل حدیث کہ ہر چہ حدیث صحیح یا بد بدان عمل کند۔ محققان گویند کہ ایس نیز علی
الاطلاق صحیح نہ بود تحقیق آن است کہ ہم از روایات مذہب خود کہ آن را اختیار کردہ اند و وجہ اقتدا
ساختہ است روایتے اختیار کند کہ احوط بود یا موافق ظاہر حدیث صحیح باشد اگر چہ ظاہر
روایت و مشہور از ان مذہب نہ بود و الا تفرق مذہب و تعدد وجہتہ موجب تفرق اعمال
ظاہر گردد و از انجا سرایت بہ تفرق و عدم ضبط احوال باطن کند و فرمودہ اند کہ قبلہ توجہ یکے باید
چہ امام شریعت و چہ شیخ طریقت تا بنا۔ توحید محکم و قائم تحقیق را سخ کردہ چہ تشعب و تفرق
اصل موجب تشعب و تشتت فرع بود پس ضبط انفس باصل مرجوع الیہ فقہاء و اصولاً و
تصوفاً لازم بود کذا ذکرہ بعض المحققین من فقہاء الصوفیۃ و آنچه در حدیث است کہ اِسْتَفْتِ
قَلْبَكَ یعنی فتوے از دل خود طلب کن و ہر چہ فرماید و بد آنچه حکم کند بدان روایس در صورت
تردد و تذبذب است یعنی آن جا کہ دلائل از قرآن و احادیث و اقوال علماء مختلف آیند و
تعارض نماید و در دائرہ تبحر و تردد انگند حاکم درین صورت تحریری قلب و ترجیح ادست تا از ان
اقوال آنچه دل نشین ادگر در اختیار کند و عمل نماید و آن نیز در مادہ قلب مطہر منزکی منور بنور ایمان

و تقوی است که بنور فرست است که در جوهر ایمان ابداع نموده اند آنچه حق است در یابد آن شق
 اختیار کند که خیر و صواب در آن بودند آنکه هر چه در دلش افتد هم بر آن عمل کند بدون رجوع بدلائل
 شرعی که این سخن روئے بجانب الحاد و اباحت دارد و پائی لغزش جاہلان است بالجمله
 مذاہب حق و طرق وصول بمنزل مقصود و ابواب درآمد خانه دین این چهار است و سہر کہ را
 ازین راہ ہا در سے ازین در ہا اختیار نمود و براہ دیگر رفتن عبث و یادہ باشد و کارخانہ عمل را
 از ضبط و ربط بیرون افکندن و از راہ مصلحت بیرون افتادن است و اگر قصد سلوک طریق
 دوع و احتیاط دارد ہم از مذہب واحد مختار روایتی کہ دلیلش احسن و قوی و فائدہ اش اعم
 و اتم و احتیاط در آن اکثر و او فر بود اختیار کند و براہ رخصت و مسالہ و حیلہ اندوزی برود این طریق
 متاخران است و شک نیست کہ این طریقہ حکم تر و مضبوط تر است۔ و حجتہ این طائفہ این
 است کہ ہمہ متمسک بکتاب و سنت اند و مقتدایان دین اند دیگر تعیین و تخصیص را وجہ
 چه باشد و نص فَاَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ و اشارہ حدیث
 اصحابی كالنجوه فبايهم اقتديتہ اهتديتہ نیز ہم برین است یعنی چیزے کہ شما
 ندانید از اہل علم پرسید و از ایشان پیاموید۔ و فرمودہ اصحاب من ہم چوستارگان اند و ہمہ
 راہ نمایندگان اند۔ و علماء دیگر در حکم ایشان دانید و این مذہب بظاہر بانصاف نزدیک تر
 نماید و بفہم زودتر آید لیکن قرارداد علماء و مصلحت دید ایشان در آخر ماں تعیین تخصیص مذہب
 است و ضبط و ربط کاہ دین و دنیا ہم درین صورت بود از اول مخیر است ہر کہ ام را اختیار نماید
 صورت دارد و لکن بعد از اختیار یکے بجانب دیگر رفتن بے توہم سوئے ظن و تفرق و تشعب
 در اعمال و احوال نخواہد بود قرارداد متاخرین علماء برین است و ہوا المختار و فیہ الخیر۔ اما درین
 روزگار پسین مجتہدین کہ در فقہ و حدیث و زہد و دوع و عبادت مشہور و معروف بودند احادیث
 و اقوال صحابہ را تتبع نمودہ و ناسخ را از منسوخ و صحیح را از سقیم جدا ساختہ و تحقیق و تاویل آں فرمودہ
 تطبیق و توفیق میان آں ہادادہ مذہبے قرار دادہ اند۔ عوام مسلمانان را بلکہ علماء را درین روزگار این
 قوت و طاقت کجا است کہ این کار از دست ایشان آید۔ ایشان را غیر متابعت مجتہدین
 کردن و در پیے ایشان رفتن سبیلے نبود و چارہ نہ والہمدۃ علیہم این کار متقدمین مجتہدین ایسر
 بود و بحقیقت بے قیاس و اجہتاد کار از پس نرود باخر دست باں زدن ضرورت افتد و
 دلائل حجیت قیاس و وجوب عمل بدان در شرح خاتمہ کتاب معلوم گردد انشاء اللہ تعالی۔ و حکم

مجتہد تحقیقت حکم کتاب و سنت است و لکن چون اس حکم در آل جا پوشیدہ است و
صریح نہ پس مجتہدان دین و امامان راہ یقین آل حکم مکنونہ و مستورہ را بر منصفہ ظہور آوردہ و ایما
و اشارت را بہ تصریح مبدل ساختہ جزا ہم اللہ تعالیٰ عننا خیر الجزاء۔

وصل در اذہان بعضے مردم چنان در آمدہ کہ مذہب امام شافعی موافق حدیث است
و سلوک طریقہ اقتدار و اتباع در مذہب ایشان بیشتر است و مذہب ابو حنیفہ مبنی بر
رائے و اجتہاد است و مخالف احادیث۔ این سخن غلط محض است و جہل صریح۔ آخر نہ در
اجتہاد حفظ کتاب اللہ و حفظ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و معرفت اقوال سلف
شرط است و بے آن درست نیست۔ و چون قیاس و اجتہاد آن امام عظیم را عظیم الشان
اقدم و اسبق و مقدم و مسلم تمام امت است این گمان را مجال نبود مانا کہ سبب وقوع دریں
در طہ آن بود کہ بعضے محدثین کہ در مذہب امام شافعی بودند در کتابہا کہ تصنیف کردند چنانچہ
مصانج و مانند آن دلائل مذہب خود را تتبع و تفحص نمودہ جمع کردند و در احادیث مذہب حنفی
براہ طعن و جرح رفتند و اینہا بے گوشہ تعصبی نخواہد بود و اکثر ایشان بابی حنیفہ بے گوشہ
تعصبی نباشند عفی اللہ عنہم۔ نظر در کتب حنفیہ کہ در دیار عرب مشہور است باید انداخت
تا تحقیقت حال منکشف گردد و دریں مذہب مواہب الرحمن کتابے است شارح او
التزام کردہ است کہ دلیل او از آیات قرآن و احادیث صحیحین بیارد کہ کتاب ہدایہ در دیار ما
مشہور و معتبرترین کتابہا است نیز دریں وہم انداختہ چہ مصنف نے در اکثر بنا کار بر دلیل
معقول نہادہ و اگر حدیثے آوردہ نزد محدثین خالی از ضعف نہ غالباً اشتغال وقت آن استاذ
در علم حدیث کم تر بودہ است و لکن شرح شیخ ابن الہمام جزاہ اللہ خیر الجزاء تلافی آن نمودہ و
تحقیق کار فرمودہ است و گفتہ اند کہ نزد مے اے نزد امام ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدقہا
بود کہ احادیث مسموعہ خود را در آن ضبط کردہ و گفتہ اند کہ شاہج او کہ از ایشان استماع حدیث
کردہ در رائے جمع از صحابہ کہ از ایشان شنیدہ از تابعین سی صد کس بودند و آنہا کہ از مے روایت
سندے کردہ اند یا نصد کس اند و مجموع استاذان مے در علم چہار ہزار کس اند و جمعے آن را
بر ترتیب حروف تہجی جمع کردہ و چون احادیث کہ امام شافعی بدان اخذ کردہ و تمسک نمودہ
است امام ابو حنیفہ بدان تمسک نہ نمودہ و اخذ نہ کردہ مردم گمان کردند کہ مذہب او مخالف
احادیث است و حالانکہ دریں جا احادیث دیگر است صحیح و قوی تر است از آن کہ مے

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر آن تمسک نموده و بجهت آن احادیث کہ متمسک امام شافعیؒ است ترک داده و اکثر متمسکات او در صحیحین است و این معنی تفصیل بیان کرده اند و اثبات نموده اند۔ و فی الحقیقت مذہب حنفی جامع معقول و منقول است و مانا کہ در اغلب اوقات و احوال عادت کریمہ آن امام آن بوده کہ در تفہیم و تبیین مذہب خود بجهت رعایت طبع عامہ خلق کہ مجہول اند بر تطابق معقول و منقول و تائید نقل بعقل اقتصار بر دلیل معقول کرے و بقصد تسلیہ و تشفیہ طبع ایشان در کشف و تبیین آن کوشیدے والا اصل تمسک استدلال ادبکتاب و سنت و اقوال سلف بود خود چہ صورت دارد کہ بے رجوع بکتاب و سنت و اجماع تمسک بقیاس کند و حالانکہ شرط عمل ہر آن اصول است چنانکہ در کتب اصول فقہ بر مذہب ایشان مقرر شدہ است و این دلائل عقلیہ ایشان در حقیقت ہر رائے تائید و ترجیح بعضی احادیث بر بعضی بموافقت وے مرقیاس را و لا بد از احادیث آنچہ موافق بقیاس بود ارجح است چنانکہ ہم در اصول فقہ قرار یافتہ نہ آنکہ قیاس در مقابل نص کردہ باشد و نیز حکم بصحت و ضعف احادیث در زبان متاخرین برخلاف زبان سابق است چہ می تواند کہ حدیثی در زبان ایشان صحیح باشد سبب اجتماع شرائط صحت و قبول و رد آن کہ یک واسطہ بود میان ایشان و حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پس از ہجرت روایت دیگر کہ بعد از آن آمدہ ضعف پیدا شدہ پس از حکم متاخرین محدثین بضعف حدیثی لازم نیاید ضعف وے در زمان امام ابوحنیفہ مثلاً و این نکتہ ظاہر است و از کلام بعضی محققین کہ ذکر کردہ اند کہ حکم بتواتر و شہرت و وحدت حدیث معتبر در صدر اول است و الالب احادیث کہ در آن وقت از احاد بودہ و بعد از آن بوجہ کثرت طرق برواج این علم و کثرت طالبان و جامعان کہ بعد از آن پیدا شدہ بمرتبہ شہرت رسیدہ باشد استیناسے باین معنی توان یافت و امام اعظمؒ بجهت رعایت امتیاز و وفور فضل و کمال مغبوط و محسود عالم بود متاخرین شافعیہ را چہ گوید کہ بعضی متقدمین را نیز با آن جناب حسد گونه بود و در حقیقت ہر کہ فاضل تر محسود تر شافعیان را این حال است اما امام شافعیؒ را بہ بینند کہ چہ مدح اصحاب وے می کند و می گوید کہ الناس کلہم عیال علی فقہ ابی حنیفہ رحمہ اللہ و در شان امام محمد شیبانیؒ کہ شاکر دابی حنیفہ است فرمودہ کہ اگر اہل کتاب از یہود و نصاری تصانیف محمد رحمۃ اللہ علیہ بہ بینند بے اختیار ایمان آرند امام حافظ ابو محمد بن حزم گفتہ کہ اصحاب ابوحنیفہ ہمہ متفق اند کہ حدیث ہر چند اسناد او ضعیف بود

مقدم تر و اولی تر از قیاس و اجتهاد است وے تا بحد ضرورت نرسد عمل بقیاس نہ کند و عمل بحديث باقسام از دست نهد و امام شافعی قیاس را بر چندین از اقسام حدیث مقدم دارد درین مقام تفصیله است مذکور در علم اصول فقہ آنجا نظر باید کرد و از اقسام قیاس نیز جز بقیاس مؤثر عمل نکند و قیاس تناسب و قیاس شبهه و قیاس طرد همه نردے متروک غیر معمول بها اند و در چندین مواضع قیاس را با حدیث ترک داده و امام شافعی عمل بقیاس کرده و اگر آن را ذکر کنیم سخن درازی کشد و ابوحنیفه تقلید صحابی را در آنچه صحابی با جتهاد خود گوید واجب داند و شافعی گوید ہم رجال و سخن رجال ما بایشان در اجتهاد برابریم و ما ہم مجتهدانیم مجتهد را تقلید مجتهد دیگر نرسد۔ نقل است کہ امام ابوحنیفه فرموده عجب از مردم است کہ مے گویند او فتویٰ بہ رأے خود مے دهد و حال آنکہ من بہرگز فتویٰ ندمم بر آنچه ماثور و مروی نیست۔ و امام حجتہ عبداللہ بن المبارک از وے نقل کرده کہ گفت آن چه از احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آید فبا الراس والعین قبول کنم و آنچه از صحابہ رسیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نیز اختیار کنم و از گفت ایشاں نہ برآیم و لکن چیزیکہ از تابعین بیاید ما و ایشاں برابریم بایشاں مزاحمت کنیم و در تحقیق حق بحث و تفتیش نمایم۔ و از فضیل بن عیاض نقل است کہ اگر حدیث بر ابوحنیفه آمدے متابعت آن کرے و اگر از صحابہ و قدمائے تابعین آمدے نیز بہرہ متابعت و اقتداء ایشاں رفتے والا جتهاد نمودے۔ در کتب نوشتہ اند کہ اگر مسئلہ نزد وے رضی اللہ تعالیٰ عنہ آمدے مدت مدید بیاران خود در آن بحث کرے و تحقیق و تفتیش نمودے پس از آن جواب دادے و یاران او عظام دین و قدماء اہل حدیث و فقہ و زہد و ورع بودند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ مہمان و معتقدان مذہب حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم این قدر کافی است والسلام۔ و صلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ و اصحابہ اجمعین ۵

مکتوب بیست سوم بنام ملا حیدر شاہ صاحب پونہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى۔ ابا بعد، اخوی اعزى ارشدی ملا سید حیدر شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن الافات الافاقیة و البلیات الانفسیة بحرمۃ لنبی الثقلین

وامام القبلتین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

از فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لہ عوضا عن کل شیء بعد از سلام مسنون و اشتیاق مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ و المننتہ کہ احوالات فقیر تاحین تحریر کہ ہفدہم ماہ ذی الحجہ قرین سپاس بے قیاس منعم حقیقی علی الاطلاق است جلت نعمائہ رفعت آلائہ و المسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم و ثباتکم علی الشریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

المرام انکہ ایماتے کہ آن صاحب در باب کیفیت زیارت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کردہ بودند قدر ازاں در بیان کیفیت زیارت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم از وجوب و سنت و استحباب و قصد اصحاب کرام و سلف الصالحین بدریافت این سعادت عظمی و حیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام در قبور شریف و توسل و استمداد از جناب آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اجمالاً بزرگاشتمی شود۔

بدانکہ زیارت سید المرسلین باجماع اہل سنت و جماعت از سلف و خلف قولاً و فعلاً از افضل سنن و اوکد مستحبات است۔ قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ مے گوید، زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنتے است مجمع علیہا و فضیلتے است مرغب فیہا و بعضے از علماء مالکیہ بوجوب آن رفتہ اند و دیگران تاویل این قول سنت قریب واجب کردہ گویند یا مراد سنت موکدہ مثل واجب است از برائے تاکید و اکثر علماء ہراند کہ سنت زیارت بعد از ادائے حج است۔ قاضی حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ از مشاہیر علماء شافعیہ است مے گوید چون از حج فارغ شود باید کہ وقوف بہ ملتزم نماید و دعا کند بعد از اں بمدینہ شریفہ آید و زیارت قبر مبارک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مشرف گردد۔ قاضی ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ بعد از حج و عمرہ مستحب است کہ قصد زیارت آن حضرت کند و حسن بن زیاد از امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ روایت می کند کہ احسن مرجح راست کہ ابتدا بکعبہ کند و مناسک حج بجا آرد بعد از اں بمدینہ آید و زیارت قبر شریف کند و زیارت آن حضرت نزد حنفیہ از افضل مستحبات و مندوبات است و اوکد مستحبات قریب بدرجہ واجبات و علماء مذاہب اربعہ بتقدیم حج تصریح کردہ اند و بعضے از سلف باوجود انکہ طریق حج کہ نہ از جانب مدینہ بود اول قدم مدینہ منورہ از لوازم وقت شمرند و بالجملہ بعضے از تابعین را در زیارت

مدینہ قبل از مکہ شریفہ معظمہ اختلافی است۔ و تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ فضیلت قربت زیارت آل حضرت را با اصول اربعہ شرح بیان کرده اما کتاب فقولہ تعالیٰ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَكَفَرُوا بِنُفُسِهِمْ فَسَمِعْنَا لَهُمْ ذِكْرًا فَغَفَرْنَا لَهُمْ أَلَا إِنَّهُمْ كَانُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْغَلِيظِ وَتَرْغِيبِ وَحُضُورِ دَرِّگاہِ رَسَالَتِ پِنَاہِ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وِسْوَالِ مَغْفِرَتِ ہِرَاکَی خُودِ اَزِ حَنَابِ اِجَابَتِ مَآبِ وِطْلَبِ اسْتِغْفَارِ اَزِ رُکُوعِ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاِیْنَ مَرْتَبَہٗ عَظِیْمَہٗ اسْتِ کہ اَبْدًا اِنْقِطَاعِ پَذِیْرِ نَبِیَّتِ اَزِ جَهَتِ اسْتِوَاہِ حَالَتِ مَوْتِ وِحِیَاتِ نَسَبَتِ سُرُکَاثَاتِ وِثَبُوتِ اسْتِغْفَارِ اَزِ اَنْ حَضْرَتِ ہِرَاکَی رَا بَعْدَ اَزِ مَوْتِ وِجَمِیْعِ عِلْمَاہِ اَزِ اِیْنَ اٰیَتِ شَرِیْفَہِ اسْتِوَاہِ حَالَتِ حِیَاتِ وِمَمَاتِ فہم نمودہ اند تا در آداب زیارت حکم کردہ وگفتہ اند کہ اِیْنَ اٰیَتِ شَرِیْفَہِ رَا بَخُواند وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَطْلَبِ اسْتِغْفَارِ کَند۔ وِحکایتِ اِعرابی اسْتِ کہ بَعْدَ اَزِ رَحَلَتِ آلِ حَضْرَتِ ہِرَاکَی اَمَدُ اِیْنَ اٰیَتِ شَرِیْفَہِ مَذکورہ خواند۔ وَاِیْنَ حکایتِ اِعرابی مشہور اسْتِ وِجَمِیْعِ اِرْبَابِ مَذہبِ اِرْبَعہٗ کہ تَصْنِیْفِ مَناسِکِ حَکِجِ کَرَدَہِ اِنْدِ اِیْنَ حکایتِ اُورَدَہِ وَاِسْتِحْسَانِ نَمُودَہِ اَزِ اَمَمَہٗ اَعْلَامِ بَا سَانِیْدِی کہ دَارِند رِوَایَتِ اِیْنَ اَمَدِ کَرَدَہِ اِنْد۔ وِ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبِ ہَلَالِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ گوید کہ بَعْدِ مَدِیْنِہِ اَمَدِ وِ زِیَارَتِ قَبْرِ نَبِیِّ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَرَدِمْ دَرِ مَقَابِلِ شِشْتَمِ نَاگاہِ اِعرابی اَمَدِ وِ زِیَارَتِ کَرَدِ وِگفت یا خیر الرسل حق تعالی کتابی بر تو فرستاده است صادق، در کسی فرموده است وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ الْآیَۃُ وَمَنْ يَتُوبْ آتَمَدِ اَمِ مَسْتَغْفِرُ اَزِ ذُنُوبِ خُودِ مَشْفِیْحِ بَجَاہِ تُوُوْبِ بَکَرِیَّتِ وَاِیْنَ بَیْتِ خُواند

یا خیر من دُفِنْتُ بِالْبِقَاعِ اعْظَمَہُ فطاب من طیبہن القاع والاکم
نفسی الفداء لقبرانت ساکنہ فیہ العفاف و فیہ اللجوج والکرم

بَعْدَ اَزِ اِنْ اُورِفْت۔ آلِ حَضْرَتِ رَا بَخُوابِ دِیْمِ مَے فَرَمَا یَنْدِ کہ آلِ مَرَدِ رَا دَرِ یَا بَ بَشَارَتِ دُ کہ حَقِّ تَعَالٰی بِشَفَاعَتِ مَنِ اُورِ اِمَغْفِرَتِ دَا دِ وِ کُنَاہِمِ اِنْدِ اِنخَشِید۔ وِ حَافِظِ عَجْبِ اللہِ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ دَرِ مَصْبَاحِ الظَّلَامِ اَزِ رِوَایَتِ اِمیرِ المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ مَے اَمَدِ بَعْدَ اَزِ سَرِ رُوزِ اَزِ دَفْنِ آلِ سُرُورِ کہ گَزِشْتِہٗ بُوَدِ اِعرابی اَمَدِ وِ خُودِ رَا ہِرِ قَبْرِ شَرِیْفِ اِنْدِ اَخْتِ وِ خَاکِ پَاکِ آلِ حَضْرَتِ ہِرَاکَی خُودِ رِخِیْتِ وِگفت یا رسول اللہ آلِ چہ تُوُوْرِ خُدَا شَنِیْدِی مَازِ تُوُوْشَنِیْدِیْمِ وَاِنچہ اَزِ خُدَا یَا دِ گَرَفْتِی مَازِ تُوُوْ یَا دِ گَرَفْتِیْمِ وَاِزِ اِنْ حَملہٗ اِنچہ ہِرِ تُوُوْ اَمَدِ اِیْنَ اٰیَۃُ اسْتِ

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَمَن بَرَّخُدْ ظَلَمَ كَرَاهٍ مِّنْ ذُنُوبِهِمْ وَنَزَلَ بِهِمْ
 آمَةٌ مِنْ تَابِرَانِي مِنْ اسْتِغْفَارِي - از قبر شریف ندا آمد و گفته شد قد غفر لك . و در
 ثبوت زیارت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم احادیث شریف بسیار آمده اند بعضی بصریح
 لفظ در زیارت قبر شریف و بعضی بالفاظ دیگر . و آن کہ بصریح آمده است این است
 حدیث اول ، من زار قبری وجبت له شفاعتی -

حدیث ثانی ، من زار قبری حلت له شفاعتی -

الحدیث الثالث ، من جاء فی زائرًا لا تعمله حاجة الا زیارتی کان حقًا علی ان
 اکون له شفیعًا یوم القیامة -

الحدیث الرابع ، من حج فزار قبری بعد وفاتی کان لمن زارنی فی حیاتی -

الحدیث الخامس ، من حج ولم یزرنی فقد جفانی -

الحدیث السادس ، من زارنی الی المدینة کنت له شفیعًا وشهیدًا -

و در روایتی آمده - من زار قبری کنت له شفیعًا وشهیدًا -

الحدیث السابع ، من زارنی متعمدًا کان فی جواری یوم القیامة ومن مات فی احد
 الحرمین بعثه الله من الامنین یوم القیامة -

الحدیث الثامن ، من حج حجة الاسلام و زار قبری و غزا غزوة و صلّی فی بیت
 المقدس لم یسئله الله عزوجل فیما افترض علیه -

الحدیث التاسع ، من حج الی مکه ثم قصدنی فی مسجدی کتبت له حجتان مبررتان -

الحدیث العاشر ، من زارنی میثاقًا نما زارنی حیًا و من زار قبری وجبت له
 شفاعتی یوم القیامة -

الحدیث الحادی عشر ، من علی رضی الله عنه قال النبی صلی الله علیه وسلم
 من زار قبری بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی و من لم یزر قبری فقد جفانی -

الحدیث الثانی عشر ، عن علی رضی الله عنه من سأل لرسول الله صلی الله علیه
 وسلم الدرجة الرفیعة والوسیلة حلت له شفاعته یوم القیامة و من زار قبر رسول
 الله صلی الله علیه وسلم کان فی جوار رسول الله -

از جمله احادیث کہ مثبت حیات انبیاء است صلوة اللہ علیهم بعد از عموم نصوص قرآنی

درجیات زمرہ شہداء و مقاتلین فی سبیل اللہ این حدیث است کہ ابو علی بنقل ثقات از روایت انس بن مالک می آرند قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء احياء فی قبورهم یصلون۔ و آنچه بخصوص اثبات حیات سہ و رکائتات کند این حدیث است کہ مشہور و معروف است فامن احد یسلم علیّ الا سرد اللہ علی روحی حتی ارجع علیہ السلام۔

الحديث الثالث عشر، در روایت از احمد بن حنبل رحمہ اللہ آمده است کہ ما من احد یسلم علیّ عند قبری الا سرد اللہ علی روحی حتی ارجع علیہ السلام
الحديث الرابع عشر، از عمر رضی اللہ عنہ من صلی علیّ عند قبری مردت علیہ
ومن صلی علیّ فی مکان اخر بلغونی۔

الحديث الخامس عشر از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ است مرفوعاً ما من عبد یسلم علیّ عند قبری الا وکل اللہ بہا ملکاً یبلغنی وکفی له اجر اخرتہ و دنیاہ و کنت لہ شهیداً و شفیعاً یوم القیمة۔

حديث السادس عشر در کتاب بدور الشافریہ از حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا روایت می کند کہ ما من رجل یزور قبر اخیہ فیجلس عنده الا استانس به حتی یقوم و ابن ابی الدینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ از ابو ہریرہ روایت می کند کہ اگر بر قبر آشنائے بگذرد می شناسد و اگر سلام کند رد می کند۔ سمہوی رحمۃ اللہ علیہ می گوید کہ احادیث دیرین باب بسیار است۔ مازری در توثیق عرای الایمان از سلمان بن سعید رحمۃ اللہ علیہ می آرند کہ گفت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رادر خواب دیدم پس پرسیدم یا رسول اللہ! اینہا کہ بزیارت شما می آیند و بر تو سلام می کنند می شنوی فرمود نعم و اردد علیہم۔ و ابن نجار از ابراہیم یسار رحمۃ اللہ علیہ روایت می کند سالے از سالہان حج کردم و بزیارت سید المرسلین بمدینہ آمدم۔ چون بہ قبر شریف رسیدم و سلام کردم آواز شنیدم کہ می گوید و علیک السلام۔ و امثال آن از اولیاء اللہ و صلحاء امت بسیار منقول است۔ و اما درجیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام در قبور با تفاق علماء درجیات آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد از وفات پیچ شک و شبہ نیست و ہم چنین سایر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام در قبور زندہ اند و حیات کامل تر از حیات شہداء کہ در قرآن مجید است و آن حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سید الشہداء است۔ ودر حدیث شریف آمده است علی بعد وفاتی کعلی
 فی حیاتی رواه حافظ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فی الکامل و ابویعلی رحمۃ اللہ علیہ بہ نقل ثقات از
 انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ روایت مے آرند قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء
 احياء فی قبورهم یصلون و نیز بہیقی رحمۃ اللہ علیہ مے گوید کہ شواہد او از احادیث صحیحہ بسیار
 است و ابو منصور بغدادی رحمۃ اللہ علیہ مے گوید محققین و متکلمین بر آنند کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم حی است بعد از وفات و مسروری شود بطاعات امت۔ و اجساد انبیاء علیہم السلام
 بوسیدہ نمی شوند در قبور و زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقرب الی اللہ است عز و
 جل، و کدام تقرب و توسل ازین تقرب اولی و اکمل خواهد بود کہ وصول و حصول زیارت او
 صلی اللہ علیہ وسلم تقرب برب العالمین است۔ آیت شریفہ من یطعم الرسول فقد اطاع
 اللہ۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ الایۃ۔ و زیارت آل حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم بعد از مہات حکم ملازمست او دارد کہ در حالت حیات او صلی اللہ علیہ وسلم بود۔ و احادیث
 شریف کہ قبل ازین مذکور شدہ درین معنی صریح اند و از جملہ این ہا این حدیث بود کہ من
 حج دلم بزرنی فقد جفانی و جفا بان حضرت بسیار بے ادبی است و بے پروائی از آل
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و زرت پس ترک آل زیارت مبارک موجب شغل خاطر و تفرقہ
 باطن مے گردد بلکہ نزد این حقیر گناہ کبیرہ است۔ و حال آل کساں نزد حق تعالی چہ باشد کہ
 از زیارت نبی خود انکار دارند اصلاً بزیارت مشرف نشوند عیاداً با اللہ تعالیٰ من ینہ الاعتقاد
 السور۔ وقتے کہ بزیارت مبارک مشرف شوند بصفیہ جیا و وقار سلام گویند کہ السلام
 علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی الکریم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علیک
 یا ختم النبیین السلام علیک یا ابابکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنک السلام
 علیک یا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنک

و اما سفر برائے زیارت قبر شریف و شدہ رجال بقصد دریافت زیارت آل حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سعادتے است عظمیٰ۔ و اصحاب کرام رضی اللہ عنہم و سلف الصالحین
 رحمۃ اللہ علیہم بجهت زیارت سید کائنات بسیار آمدہ از اں جملہ حکایت آمدن بلال مؤذن
 است رضی اللہ عنہ در زمان خلافت عمر رضی اللہ عنہ از شام بمدینہ شریفہ آمد ابن عساکر
 رحمۃ اللہ علیہ از روایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ مے آرند کہ بلال رضی اللہ عنہ آنحضرت را

بجواب دید کہ مے فرمایند اے بلال ایں چه جفا است کہ بیچ بزیارت مانمی آئی۔ بلال ہم در اں ساعت راحله خود را سوار شد و قصد بدمدینہ طیبہ نمود چون بدمدینہ منورہ رسیدہ بہ قبر شریف رسید گریہ کرد و روتے نیاز بخاک مالید امام حسن و امام حسین را دید کہ از حجرہ برآمدند ایشان را در کنار گرفت و بہ ستر و روتے مبارک ایشان بوسہ داد و ہم در اں زمان قریب فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بدر بقار حلت فرمودہ بودند۔ مردم خواستند کہ از بلال رضی اللہ عنہ اذان شنوند گفتند کہ اگر امام حسن و امام حسین بفرمایند اورا ازاں چارہ نخواہد بود و الایسے بعد از رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے بیچ کس اذان نگفت و لہذا چون ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بعد از وفات آل حضرت از مے خواست کہ برائے اذان گفتہ باشد۔ بلال گفت یا ابا بکر تو مرا بزد خریدی و در راہ خدا آزاد کردی یا برائے خود کردی یا برائے خدا۔ فرمود برائے خدا اگر تم گفت اکنوں نیز برائے خدا مرارہا کن تا بطور خود با شتم مر طاق و زہرہ آل نیست کہ بعد از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برائے کس دیگر اذان گویم پس بشام رفت و از اں جا بقصد زیارت بدمدینہ آمد۔ الغرض چون امام حسن و حسین با مے فرمودند کہ اذان گوید بر سطح مسجد بر محلے کہ در زمان آل سرور مے استاد بر آمد چون گفت اللہ اکبر اللہ اکبر غریب از مردم برخواست کہ تمام مدینہ در جنبش آمد و چون گفت اشہدان لا الہ الا اللہ تر زلزلی زیادہ شد و گریہ و زاری و فریاد مردم زیادہ تر شد و چون فرمود اشہدان محمد رسول اللہ دیگر قیامتے قائم شد و بیچ از مردمان و زنان صغیر و کبیر در مدینہ شریفہ نما ند کہ نہ بر آمد و در گریہ نشد گویا کہ روز مصیبت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تازہ شد و گویند کہ از غایت غلبہ و اشتیاق آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اذان را تمام نتوانست کرد و فرود آمد۔ کذا ذکر فی غنیۃ الطالبین۔

آوردہ اند کہ چون امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح شام کرد و بہ اہل بیت المقدس مصالحت نمود و کعب اجبار آمد و بشرف اسلام مشرف شد عمر بن الخطاب را با سلام او غایت فرح و سرور دست داد و در وقت رجوع باوے گفت اے کعب خواہی کہ با ما بدمدینہ آئی و زیارت سید انبیاء کنی گفت نعم یا امیر المؤمنین نعم الفضل ذلک۔ بعد از قدم بدمدینہ مطہرہ اول اول کائے کہ عمر رضی اللہ عنہ کرد ابتداءً بسلام پیغمبر بود صلی اللہ علیہ وسلم۔ و عبد اللہ بن ابی سناذ صحیح روایت می آرد کہ ابن عمر چون از سفر قدم مے آورد اول بہ قبر شریف می رسید و مے گفت السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا ابا بکر السلام علیک یا ابنا

و در موطاء امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نیز این روایت مذکور شدہ است و شخصے از نافع مولیٰ ابن عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ پر سید و تودیدی کہ ابن عمر بر قبر شریف سے استناد دے گفت السلام علی النبی السلام علی ابی بکر السلام علی ابی کہف نعم۔ و در مسند امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ از ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت آمدہ کہ گفت از سنت است کہ بہ قبر شریف نبوی از قبل قبلہ بیائی و پشت قبلہ کنی و بگوئی السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

و اما توسل و استشفاع بمرمت سید الرسل و استعانت و استمداد بجاہ و جناب او صلی اللہ علیہ وسلم پس فعل انبیاء و مرسلین و سیرت سلف و خلف صالحین است چہ پیش از ازاں وقت کہ روح پاکش لباس جسمانیہ پوشد و چہ بعد از ازاں ہم در حیات دنیویہ و ہم در عالم برزخ و در عرصات قیامت کہ انبیاء مرسل را مجال منطق و تاب دم زدن نباشد فتح باب شفاعت اولین و آخرین را مستغرق بحار نعمت و مشمول انوار رحمت کردہ اند و در استمداد از جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم در چہار موطن اخبار و آثار بورد پیوستہ اما اول توسل با دست پیش از نشاء انسانیت و دائرہ خلقت است از جملہ احادیث و اخبار کہ در ان وارد شدہ این حدیث است از عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہ علماء حدیث تصیح آں کردہ اند کہ چون از آدم صغی علیہ السلام آں خطیہ سر برزد از برائے اعتذار و توبہ آں گفت یارب اسئلك بحق محمد ان تغفر لی۔ از درگاہ مجید فرمان آمد یا آدم چگونه شناختی محمد را صلی اللہ علیہ وسلم و ہنوز جوہر روحش را در صدف جسمانیت در نہ آورده۔ گفت خداوند اتومی دانی، روزی کہ مرا بہ یہ قدرت خود پیدا کردی و نفخ روح علوی در قالب بشریت من نمودی ہر برداشتم و ہر توانم عرش نوشتہ دیدم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ازاں روز شناختم کہ وے بندہ ایست ترا کہ محبوب ترین خلق است نزد تو و مقرب ترین حضرت عز شانہ فرمان آمد کہ چون تو اورا در درگاہ من وسیلہ مغفرت آوردی گناہ ترا بخشیدم۔ یا آدم اگر محمد نے بود ترا پیدائے کردم۔ و در بعضے روایات آمدہ کہ کلماتے کہ آدم صغی اللہ از درگاہ رب العزت تلقین نموہ و سبب توبہ و مغفرت او گشتہ چنانچہ منطوق آیت کریمہ فَتَلَقَّيْ اٰدَمُ مِنْ سَرَابٍ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيَّ است این بود الہی بمرمت محمد وآلہ اغفر لی۔ سبکی گوید رحمۃ اللہ علیہ چون توسل باعمال صالحہ باوجود انکہ فعل ایشان است و بقصور و نقصان موصوف جائز باشد و در بارگاہ رحمت مقبول و مستجاب گردد تشفع بہ پیغمبر خدا کہ محب و محبوب است

بطریق اولیٰ بود۔ صاحب تصیدہ بردہ می گوید

یا اکرہ الرسل عالی من الودیعہ

سوالک عند حلول الحوادث العظمی

اما الثانی کہ توسل بجناب اوست در دنیا در مدت حیات فی صلی اللہ علیہ وسلم بیش تر ازان است کہ در حصر آید۔ در خبر است کہ مردی ضعیف البصر پیش آن حضرت آمد و عرض نمود کہ یا رسول اللہ دعا کن تا خدا خیر و عافیت نصیب من کند۔ فرمود اگر بصارت خواهی دعا کن تا چشم تو بینا گردد اگر آخرت خواهی صبر کن کہ آن بہتر است برائے تو، گفت دعا کن یا رسول اللہ! فرمود تا کہ وضو کند و این دعا را بخواند اللهم انی استسئلتک واتوجه الیک بنبیک محمد بنی الرحمتہ یا محمد انی اتوجه بک الی ربی فی حاجتی هذا لتقضى لی اللهم شفعا فی۔ ترمذی گفته است ہذا حدیث صحیح غریب و بہیقی نیز صحیح آن کردہ با زیادت این عبارتہ در آخر حدیث کہ فقام وقد برء البصر۔ و فی روایتی ففعل الرجل فبرء و اخبار در باب توسل و استمداد در باب حاجات بجناب سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مثل سعتہ رزق و حصول اولاد و نزول مطر و رخائے عیش و امثال آن بسیار است۔

واما الثالث کہ توجہ و توسل با دست صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بعد از وفات نیز در وے آثار و روید یافته۔ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ در معجم کبیر از عثمان بن حنیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روایت مے آرد کہ مردی بود کہ اورا نزد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حاجت بود کہ وانمے شد و عثمان رضی اللہ عنہ اصلا بحال او نظر و التفات نمی گماشت۔ آن مرد حال خود را بعثان بن حنیف بر دصوت علاج جست۔ گفت بمتوضاء و وضو کن و بمسجد در آئی و دو رکعت نماز بگذار و بگو اللهم انی استسئلتک واتوجه الیک بنبینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنبی الرحمتہ یا محمد انی اتوجه بک الی ربی فیقضی لی حاجتی بعد ازاں حاجت خود را عرض کن۔ آن مرد بہرقت بد آنچہ وے فرمودہ بود عمل کرد بعد ازاں بہر در عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ در بان پیش آمد و دست او را گرفت و نزد عثمان رضی اللہ عنہ آورد وے اورا بر فراش خاصہ بنشانند و حاجت پر سید ہرچہ حاجت او بود روا کرد و گفت بعد ازیں ہرچہ حاجتے کہ ترا باشد بگو تا روا کنم۔ آن مرد خوش حال پیش عثمان رضی اللہ عنہ برآمد نزد ابن حنیف رفت و گفت جزاک اللہ خیرا مگر تو چیزے بعثان در باب قضاء حاجت من گفستی و این چنین ساخت و پیش ازیں اصلا بحال من التفات نمی کرد و گفت واللہ باری

من ایچ نہ گفتم بجز آنکہ رسول خدا را دیدہ بودم کہ ضربہ کے پیش سے آمد و دعا خواست تا چشم سے
 بینا کرد و تمام اس حدیث سابق سوت نمود پس بر آن قیاس نمود کہ تو سل بو سے صلی اللہ
 علیہ وسلم موجب قضاء حاجت و سبب نجات مرام است۔ وقاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ
 علیہ در کتاب شفاء سے آرہ کہ در میان ابو جعفر خلیفہ و امام مالک رحمۃ اللہ علیہ در مسجد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناظرہ افتاد شاید ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ در اثنائے سخن آواز خود بلند کرد
 مالک رحمۃ اللہ علیہ گفت یا امیر المؤمنین در مسجد پیغمبر خدا آواز چہ بلند می کنی و حق تعالی در کتاب
 خود باب ادب می نماید می گوید لَا تَرْفَعُوا أَصْوَابَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الْآیة۔ و قوم دیگر
 را مدح سے کند و می فرماید إِنَّ الَّذِينَ يُغَضُّونَ أَصْوَابَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ
 الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى و حرمت پیغمبر خدا بعد از موت مثل حرمت ادب است
 صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ و سلم در حیات۔ خلیفہ را بگفتہ او اثر سے وقتے پدید آمد و در حضور و استنکاف
 فرود گفت یا ابا عبد اللہ در وقت دعا توجه بقبلہ کنم یا روئے برسول اللہ آرام گفت چہ روئے
 از پیغمبر گردانی روئے وسیلہ تست و وسیلہ پدیر تو آدم صغری اللہ نزد خدا عزوجل استقبال
 بہ پیغمبر کن و طلب شفاعت از او کن تا شفیع تو گردد و در باب ادب زیارت استجاب
 استقبال بدان حضرت و توسل بدو و دعا در حضرت سے و رعایت غایت ادب و نہایت
 خضوع مذکور گردان شاہ اللہ تعالیٰ۔ و در ذکر قبر فاطمہ بنت اسد ام علی بن ابی طالب
 کرم اللہ تعالیٰ وجہہ مذکور شد کہ آن حضرت در قبر او در آمد و گفت بحق نبیک و الانبیاء الذین
 من قبلی و دریں حدیث دلیل است بر توسل در ہر دو حالت۔ نسبت بآن حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم در حالت حیات و نسبت انبیاء علیہم السلام بعد از وفات و چون توسل بانبیاء
 بعد از وفات جائز باشد بسید انبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات بطریق اولی جائز باشد
 بلکہ اگر بایں حدیث توسل با ولیاء خدا نیز بعد از وفات ایشان قیاس کنند و در نیست مگر آنکہ
 دلیل بر تخصیص حضرات رسول صلوٰۃ الرحمن علیہم قائم شود و نیز بر این مدعا دلیل است آنکہ ابن ابی
 شیبہ رحمہ اللہ بسند صحیح آورده است کہ در زمان عمر رضی اللہ عنہ قحطی افتاد و شخصے بقبر شریف
 نبوی آمد و گفت یا رسول اللہ استسق لا متک فانہم قد ہلکوا آن حضرت در خواب آمد
 و فرمود برو بعمربشارت ده کہ باران خواهد آمد و این نوع توسل طلب دعا است ازال حضرت از
 پدیدار خود تا این حاجت مقضی گردد چنانچہ در حالت حیات بود ہم چنانچہ مضمون عبارت یا

محمد انی توجہت یک الے ربی فی حاجتی لیقضی لی مشعر است بدان فافهم۔ و ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ روایت کر دکہ در وقتے اہل مدینہ را قحطے شدید رسید شکایت بعائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بردند۔ فرمود بقبر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیامید و در پیچہ از بے بجانب آسمان بکشاید تا میان بے و آسمان حائل نباشد ہم چنان کردند کہ بے اشارت فرمود باران بسیار شد و امر بے رضی اللہ عنہا بکشادن در پیچہ رمنے واضح است بآنکہ موجب فتح باب مطلوب دعا و سوال آن حضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از درگاہ رب العالمین جل جلالہ در ازیں قبیل است سوال سائل از حضرت بے کہ گفت استئذین مرافقتک فی الجنۃ یعنی سوال می کنم از حضرت تا کہ از پروردگار خود درخواست کنی و شفاعت فرمائی تا مرا بسعادت مرافقت تو در جنت مشرف گرداند۔

و اما رابع کہ توسل بسرور انبیاء است در عرصات قیامت بوسیله شفاعت۔ پس با حدیث متواترہ ثابت است و اجتماع علماء بر آن منعقد۔ و در باب توسل بصالحین باعتبار علاقه کہ ایشان راست بجانب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیز اخبار و آثار آمدہ چنانچہ قصہ استسقاء عمر عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اثبات آن مے کند۔ در خبر صحیح از انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ آمدہ کہ چون قحط سال مے شد و امساک باران رونے می نمود عمر رضی اللہ عنہ در استسقاء توسل بعباس مے کرد و عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مے گفت خداوند پیش ازین چون قحط مے شد توسل بپنجمین تو مے کردیم و تو آب مے فرستادی اکنون توسل بعجم پنجمین تو مے کنیم پس بفرست برائے ما آب۔ و در روایتی از ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آمدہ کہ عمر گفت رضی اللہ عنہ خداوند اما استسقاء مے کنیم بعجم پنجمین تو و استسقاء مے نمایم بپیرے۔ و عباس رضی اللہ عنہ در دعا خود گفت خداوند ایس قوم توجہ بمن آوردند از جهت نسبتے کہ مرا بپنجمین تست خداوند امر نزد ایشان شرمندہ مکن۔ و درین گفته است عباس بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ ابن ابی لہب

بعسی سقی اللہ الحجاز و اهلہ

عشیتہ یستسقی بشیبۃ عسی

و در نیل مطالب و فوز کما رب کہ نزد استغاثہ و طلب از مرقد منور سردر انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ محتاجان و مسکینان را رونے نمودہ است اخبار و آثار بسیار آمدہ۔ و محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ گوید مردے پیش پیر من ہشتاد دینار و دلیت نہاد بجماد رفت و اذن داد کہ اگر ترا حاجت افتد

ازیں باخرج کن۔ پدرم نزد احتیاج آں راجح کرد۔ چون آں مرد باز آمد مبلغی کہ نہادہ بود طلب کرد۔ پدرم در ادائے آں در ماند و بائے گفت کہ فردا بیا تا جواب تو گویم۔ ایں بگفت و شرب در مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بپوشید کرد و زمانے در حضور شریف و گاہے پیش منبر استغاثہ سے نمود و فریاد سے کرد۔ ناگاہ در تاریکی شب مردے پیدا شد و صرہ ہشتاد دینار بدست سے داد با مدد مبلغ آں بداد و زحمات مطالبہ دین خلاصی یافت۔

وامام ابو بکر بن المقری رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ من و طبرانی و ابوشیخ ہر سہ در صرم شریف مصطفوی بودیم۔ جوع بر ما غلبہ کردہ بود و دو روز ہمیں حال گذشتہ چون عشاء در رسید بحضور قبر شریف رفتیم و گفتیم یا رسول اللہ الجوع ہمیں کلمہ گفتیم و ہر شیم و من و ابوشیخ بخواب رفتیم و طبرانی شستہ انتظار چیزے سے برد۔ ناگاہ یک مرد علوی آمد در بندہ بائے دو غلام بدست ہر کدام زنبیلے و در و چیز کثیر از طعام و تمر و خبز ہشت و با ما بخورد و آنچه از ما ماند ہم پیش ما بگذاشت و گفت اے قوم مگر شما شکایت پیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردید بہ ہمیں ساعت آں حضرت را بخواب دیدم کہ مرا فرمود تا چیز بر شما حاضر آردم۔

وابن الجلاء رحمۃ اللہ علیہ سے گوید کہ بحدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در آمد و ایک دو فاقہ بر من گذشتہ بود بہ قبر شریف استادم و گفتم انا ضیفک یا رسول اللہ بخواب پیغمبر خدا را دیدم رغیفے بدست من داد نصف را ہم در خواب خوردم و چون بیدار شدم نصف دیگر در دست من باقی بود۔

وابو بکر رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ بحدینہ در آمد و در پنج روز بر من گذشت کہ طعام نچشیدم روز ششم بر قبر شریف رفتم و گفتم انا ضیفک یا رسول اللہ بعد ازاں در خواب سے بینم کہ سرور انبیاء سے آید و ابو بکر صدیق بر زمین و عمر بر شمال و علی بن ابی طالب در پیش۔ علی کرم اللہ وجہہ مرا سے گوید کہ ہر خیز پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آمد رفتم و میان دو چشم مبارک او بوسہ دادم و رغیفے بمن داد خوردم چون بیدار شدم ہنوز زیادہ از بے بدست من بود۔

احمد بن محمد صوفی رحمہ اللہ گوید کہ ستر ماہ در باد گشتہ بودم و پوست بدن من ہمہ تر قیدہ بحدینہ آمد و بر آں سرور و صاحبیہ سلام گفتم و بخواب رفتم۔ آں حضرت را دیدم کہ می فرماید احمد آمدی چه حال داری گفتم انا جائع و انا فی ضیافتک یا رسول اللہ فرمود دست بکش و در ہم چند در دست من نہاد بیدار شدم و در ہم در دست من بودند بازار رفتم و فطیر و فالودہ خریدم

و خوردم و ببادیه در شدم۔ و امثال این حکایات بسیار است ۵
 حاشا ان یجرم الراجی مکارمه
 او یرجع الجار منه غیر محترم
 و بدانند کہ در حدیث شریف آمده کہ اول ما خلق اللہ نوری و در حدیث دیگر آمده
 انما من نور اللہ و المخلوق من نوری ہر گاہ کہ حق سبحانہ تبارک و تعالیٰ جمیع مخلوقات کائنات
 را بقدرت کاملہ خود از نور مبارک ایشان بیا فرید پس ایشان اصل موجودات آمد پس ہمیں
 سبب کہ آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصل جمیع خلایق شد محققین علماء بنا بر ان علم کرده اند کہ
 آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث است بکافہ مخلوقات و سائر موجودات نہ مخصوص
 بجن و انس و ملائکہ بلکہ مے رسول کل عالم است حتی نباتات و جمادات۔ و صلی اللہ علی خیر خلقہ
 محمد وآلہ و اصحابہ اجمعین بر جنتک یا ارحم الراحمین ۶

مکتوب بیست چہارم بنام ملا عطا محمد آخوندزادہ صاحب

بسم الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد فضیلت پناہ شرافت دستگاہ برادر طریقہ
 شریفہ ملا عطا محمد آخوندزادہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

از فقیر حقیر لاشئ دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ عوضاً عن کل شیء۔ پس از سلام
 سنون و دعوات ترقیات مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ و المننہ کہ احوال این فقیر بفضل و کرم
 قادر قدر بر عزت شانہ قرین سپاس بے قیاس منعم حقیقی است جل جلالہ و المسنول من اللہ سبحانہ
 سلامتکم و عافیتکم و ثباتکم علی الشریعۃ المرضیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

المرام انکہ مسئلہ افضلیت و اولویت ادائے سنن و نوافل بعد ادائے صلوٰۃ مفروضہ
 و مکتوبہ بجماعت در خانہ از کتب فقہ چنانچہ ہدایہ و در مختار و از نفس کتب صحاح ستہ و
 احادیث شریفہ کہ نزد فقیر ہمہ موجود اند چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و جامع ترمذی و سنن ابی
 داؤد و صحیح نسائی و ابن ماجہ و مشکوٰۃ مصابح برائے اطمینان خاطر نوشتہ فرستادم امید کہ خواہد
 رسید۔

والأفضل في عامة السنن والنوافل إذا هأ في المنزل هو المروي عن النبي صلى
الله عليه وسلم هداية في باب ادراك الفريضة ١٢ والأفضل في النوافل غير التراويح
المنزل الآلخوف شغل عنها درالمختار في باب الوتر والنوافل باب التطوع بعد المكتوبة ١٣
حدثنا مسدد قال حدثني يحيى بن سعيد عبيد الله قال اخبرني نافع عن ابن عمر
قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم سجدة قبل الظهر وسجدة قبل المغرب
المغرب وسجدة قبل العشاء وسجدة قبل الجمعة فاما المغرب والعشاء ففي
بيته ١٤ باب الركعتين قبل الظهر حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زيد
عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال حفظت عن النبي صلى الله عليه وسلم عشر
ركعات ركعتين قبل الظهر وركعتين بعده وركعتين بعد المغرب في بيته ركعتين
بعد العشاء في بيته الحديث صحيح البخاري في الجلد الاول من كتاب الصلوة باب النفل
بالليل والنهار ١٥ وحدثنا يحيى بن يحيى قال انا هشيم عن خالد عن عبد الله بن
شقيق قال سألت عائشة رضي الله عنها عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن تطوعه فقالت كان يصلي في بيته قبل الظهر اربعاً ثم يخرج فيصلى بالناس ثم
يدخل فيصلى ركعتين ^{الحديث في صحيح المسلم في الجلد الاول} ١٦ باب جاء في الركعتين بعد المغرب والقراءة فيها وباب ما
جاء انه يصليهما في البيت حدثنا احمد بن منيع نا اسماعيل بن ابراهيم عن ايوب عن
نافع عن ابن عمر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ركعتين بعد المغرب في
بيته باب ما جاء في فضل صلوة التطوع في البيت حدثنا محمد بن بشر نا محمد بن
جعفر نا عبد الله بن مسعود بن ابي هند عن سالم ابي النضر عن بسر بن سعيد عن
زيد بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال افضل صلوة تكم في بيوتكم الا المكتوبة
للجامع الترمذي في الجلد الاول ١٧ باب صلوة الرجل التطوع في بيته حدثنا احمد بن
صالح نا عبد الله بن وهب اخبرني سليمان بن بلال عن ابراهيم بن ابي النضر عن ابيه
عن بسر بن سعيد عن زيد بن ثابت ان النبي صلى الله عليه وسلم قال صلوة البرء
في بيته افضل من صلواته في مسجدى هذا الا المكتوبة سنن ابي داود ١٢ باب
ركعتي المغرب اين تصليان حدثنا ابوبكر بن ابي الاسود حدثني ابو مطرف محمد بن
ابي الوزير نا محمد بن موسى الفطر عن سعد بن اسحق بن كعب بن عجرة عن ابيه عن

حدثنا ان النبي صلى الله عليه وسلم اتى مسجد بني عبد الاشهل فصلى فيه المغرب فلما
 قضوا صلواتهم من اهل بيته يحون بعد ها فقال هذه صلاة البيوت سنن ابي داود ١٢
 اخبرنا محمد بن بشار قال حدثنا ابراهيم بن ابي الوزير قال حدثنا محمد بن موسى الفطري
 عن سعد بن اسحق بن كعب بن عجرة عن ابيه عن جدته قال صلى رسول الله صلى
 الله عليه وسلم صلاة في مسجد بني عبد الاشهل فلما صلى قام ناس يتنفلون فقال
 النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بهذه الصلاة في البيوت صحیح النسائي ١٢ باب ما
 جاء في الركعتين بعد المغرب حدثنا يعقوب بن ابراهيم الدوري ثنا هشيم بن خالد
 الحذاء عن عبد الله بن شقيق عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله
 عليه وسلم يصلي المغرب ثم يرجع الى بيته فيصلى ركعتين. حدثنا عبد الوهاب
 بن الضحاك ثنا اسماعيل بن عياش عن محمد بن اسحاق عن عاصم بن عمر عن قتادة
 عن محمود بن لبيد عن رافع بن خديج قال اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم في
 بني عبد الاشهل فصلى بنا المغرب في مسجدنا ثم قال اركعوا هاتين الركعتين في بيوتكم
 ابن ماجه باب السنن وفضائلها ١٣ وعن ابن عمر قال صليت مع رسول الله صلى
 الله عليه وسلم ركعتين قبل الظهر وركعتين بعد ها وركعتين بعد المغرب في بيته
 وركعتين بعد العشاء في بيته وعن عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة عن
 صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلي في بيته قبل
 الظهر اربع ركعات ثم يخرج فيصلى بالناس ثم يدخل فيصلى ركعتين وكان يصلي بالناس
 المغرب ثم يدخل فيصلى ركعتين ثم يصلي بالناس العشاء ويدخل بيته فيصلى ركعتين.
 الحديث رواه مسلم ١٢ مشكوة المصابيح -

مكتوب بيست پنجم ایضا بنام ملا عطا محمد صفا موصوف الصد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى. اما بعد، اخوي اعزى ارشدي ملا عطا محمد اخوند

زاده صاحب سلمه الله تعالى وملا داد محمد صاحب سلمه الله تعالى -

از جانب فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ عوضا عن کل شی
پس از تسلیمات مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ و اللہ کہ
احوال این جائے بفضل و کرم الہی عزت شانہ است و المسئول من اللہ سبحانہ سلاستکم و
عانتکم و ثباتکم علی الشریعۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ و السلام۔ المرام آنکہ مکتوب مرغوب
کہ ابلاغ داشتہ بودند رسید کہ الف مندرجش بوضوح انجامید۔ جزاکم اللہ تعالیٰ عنہ
خیر الجزاء۔

و آنچه استفسار مسئلہ سب شیخین نموده بودند، صاحبان درین مسئلہ اکثر از علماء اہل سنت
و جماعت بکفر سب و عدم قبول توبہ رفتہ اند و بعضے بعدم تکفیر..... و قبول توبہ اور رفتہ اند
پس مفتی را لازم و واجب کہ در چنین مسئلہ کہ استخفاف و استحقار فضل صحابہ نموده اند فتوای
بر قول مفتی بہ برہند و حکم بکفر بکنند۔

من سب الشیخین او طعن فیہما کفر ولا تقبل توبتہما وہ اخذ العیسی
وہو المختار للفتویٰ انتہی و جزم بہ فی الاشباہ و اقرہ المصنف در المختار فی باب
الارتداد قال فی کتاب المسہی بالاشباہ و النظائر ان کل کافر اذا تاب تقبل توبتہ
فی الدنیا و الآخرة الا من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم او قذف عائشۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا فانہ یکفر ویقتل ولا تقبل توبتہ بدلیل قولہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ
کَفَرُوا وَاَبَعَدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ اَزْدَادُوا کُفْرًا لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَاُولَٰئِكَ هُمُ الصَّالُّونَ الْاٰثِمُونَ
و نقل بعضہم عن اکثر العلماء ان من سب ابا بکر و عمر کان کافرا ۱۲ و راجع من عنہم نسبہم
و الطعن فیہم و ان کان مما یخالف الادلۃ القطعیۃ فکفر کقذف عائشۃ رضی اللہ عنہا
و الا قبیحۃ و فسق شرح عقائد من عینہ۔

اقول مثبتا للمقدمۃ الممنوعۃ عنہ کہ سب شیخین کفر است و احادیث صحیح برآن ال است
کما اخرج المجاہد و الطبرانی و الحاکم عن عویمر بن ساعدۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ان اللہ اختارنی و اختار لی اصحابی فجعل منہم وزراء و انصارا و اصهارا فمن سبہم
فعلیہ لعنۃ اللہ و الملائکۃ و الناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا و کما اخرج
الدارقطنی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیأتی من بعدک
قوم لہم نبرۃ یقال لہم الرافضۃ فان ادركتہم فاقتلہم فانہم مشرکون قال قتبت

یا رسول اللہ ما العلامة فیہم قال یفرّطونک بما لیس فیک ویطعنون علی السلف
 اخرجہ عنہ من طروق اخری ونحو ذلک و زادہ عنہ و آیتہ ذلک انہم یسبون ابابکر و
 عمر من سب اصحابی فعلیہ لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین امثال این احادیث
 بسیار آمدہ کہ این رسالہ گنجائش آن ندارد۔

وایضا سب شیخین موجب بغض ایشان است و بغض ایشان کفر است۔ بالخبر من
 بغضہم فقد بغضنی ومن آذاهم فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ۔ وایضاً
 اخرج ابن عساکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حب ابی بکر و عمر ایمان
 و بغضہما کفر ۱۳ از رسالہ رد شیعہ محبوب سبحانی مجرود و منور الف ثانی شیخ احمد فاروقی
 ترجمہندی قدسنا اللہ تعالی بسره الاقدس من عینہ والسلام اولاد و آخر او باطناً و صلی اللہ علی خیر
 خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ۴

مکتوب بیست و ششم بنام خان ملا خان صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد و سلام علی عباده الذین اصطفی۔ اما بعد، شواہد فضل و انضال و دلائل عنایات
 کمال و اکمال رافع ملت بیضانا صرب ریات شریعت نغرا معاذ اکابر عظامہ ملاذ اعظم علماء
 محقق قوانین ملک و ملت و مقرر افانین دین و دولت زبده فضلہ و قدوة علماء عالی جناب
 شریعت مآب خان ملا خان صاحب سلمہ اللہ تعالی تابان و درخشان باد۔
 از جانب فقیر حقیر لاشئ دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ عوضا عن کل شی
 پس ابلاغ تحف دعوات و انبیات و سلیمات مسنونات معروض ضمیر منیر باد الحمد للہ المنہ
 کہ احوال این جائے بفضل و کرم الہی عز شانہ قرین سپاس بے قیاس منعم حقیقی است جل
 شانہ پیوستہ بہ بہبودی دارین و عافیت و رفاهیت کونین آل جناب معلی از بارگاہ الہ عز
 شانہ مطلوب القلوب بل انحص مدعا است۔

عرض این کہ فقیر ذلک عدد رسائل کہ اسامی در ذیل مفصل نوشتہ می شود در باب رد
 اقوال و اعتقاد فاسدہ فرقه محدثہ و ہابریہ درست یاب نمودہ بخدمت شریف فرستادہ شد

انشاء اللہ تعالیٰ خواہند رسید پس از رفتن غور پروری دین متین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم آنہارا
 رواج دہند با وجود حصول اجر جزئی بل از ربّ جلیل فقیر را دائم دعا گوئے ذات خویش دانند اور
 تعالیٰ شانہ و عزّ بہانہ آن مروج شریعت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و
 مقوی فرقہ ناجیہ کہ عبارت از اہل سنت و جماعت است در دارین سلامت با کرامت
 و عزت وارد بالنبی وآلہ الامجاد علیہم و علیہم الصلوٰۃ والسلام و اسامی رسالہا این است اول
 حق امین تصنیف حضرت مرشدی و شیخی قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ السامی۔ دوم دلیل القوی
 علی ترک القراءۃ للمقتدی۔ سوم زبده المواہب چہارم اشباع الکلام فی اثبات المولدین
 القیام پنجم تذکرۃ الموتی و القبور ششم رد استفتاء و ہا بیان ہفتم ہیبتہ الطاعات ہشتم
 در المنقود فی حکم امرأۃ المفقود۔ نهم رسالہ شاہ عبدالعزیز۔ دہم رسالہ محتوی بر بیان مسائل
 فرقہ ناجیہ فقط پس این رسائل را بخد مت سامی ہمدست سیادت پناہ و نجابت فضیلت
 دستگاہ حقائق و معارف آگاہ ملا جیدر شاہ صاحب و فضیلت پناہ ملا صاحبزادہ نام قوم
 سلیمان خیل فرستادہ امید کہ خواہد رسانید از انجا کہ آن جناب فیض کاتب قدرہ علماء الامام
 و مرجع امور دینی و دنیوی خاص و عام است نوشتہ می شود کہ بشر فی اللہ در باب قطع
 فرقہ محدثہ و ہابیہ سعی بلیغ بکار برند و مسائل فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت را رواج دہند۔
 انشاء اللہ تعالیٰ موجب برکات دارین و سعادت کونین آنجناب خواہد گردید فقط والسلام
 المرقوم بتاریخ غرہ ربیع الثانی ۱۲۸۱ھ

مکتوب بیست ہفتم بنام خلیفہ جلیل القدر ملا امان اللہ صاحب ہراتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد اخوی اعزّی ارشدی ملا امان اللہ اخوندزادہ
 صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

از فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ لہ عوضا عن کل شیئی پس از
 سلام مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون مطالعہ نماین الحمد للہ و المننہ کہ احوالات و
 گذارشات این جائے بفضل و کریم الہی عزّ شانہ قرین سپاس بے قیاس منعم حقیقی از جلّ جلالہ

وعمت نوالہ والمسؤل من السجانه سلامتکم وعافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ المرصیۃ علی صاحبہا
الصلوۃ والسلام۔

المرام آنکہ مکتوب مشتمل بر رسیدن بوطن خویش بخیریت وعافیت کہ ہمدست ملا راز محمد کورین
اہل باغ داشتہ بودند در عین بہین رسید کوائف مندرجہ اش واضح گردید لیکن عجب است کہ
احوال رسانیدن کتاب مستطاب مناقب احمدیہ سعیدیہ بید ملا عبدالحالق صاحب نہ نوشتہ
اند و نیز قلمی نہ نمودہ اند کہ کتاب مستطاب مناقب احمدیہ بعلماء آل دیار آشکارہ ساختم و ایضاً
عجب است کہ پیک کہ برائے برادر شاملا سیف السردادہ بودم رسیدش نہ نوشتند و نہ
ملا سیف السردگان مے کم کہ شے حقیر بہ نظر شمایاں در آمدہ اند فقط

دیگر آنکہ لے برادر بر مرید صادق و محب لازم و واجب کہ در جمیع افعال و اقوال و اخلاق
راطوار پیروی مانند پیران کبار علیہم الرحمۃ مے سازند و حتی الوسع خود مخالفت از روش او
شاں مے درزند کہ مخالفت او شاں سبب بے برکتی و سستی فیض باطنی اند آں برادر رانیک
معلوم کہ پیران کبار این فقیر قدس سرہم بر عزمیت نشستہ اند و از کسے حاکم و غنی وظیفہ قبول نفرمودہ
اند۔ چنانچہ نقل مشہور کہ بغوث زمان قطب دوران حضرت مرزا جان جانان صاحب قدس اسد
تعالے سرہ الاقدس محمد شاہ بادشاہ قمر الدین دزدیر خود را در خدمت او شاں فرستادہ کہ اسد تعالی
مارا ملکہ عطا فرمودہ ہرچہ بخاطر برسد بطریق ہدیہ قبول فرمایند۔ فرمودند اسد تعالی مے فرمایند
قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ مَتَاعُ هَفْتِ اَقْلِيمٍ رَاقِلِيلٍ فرمودہ نزد شاہ سہتم حصہ آل قلیل یک
اقلیم ہندستان است پیش شاپیت کہ سرہمت فقراء بقبول آل فرود آید۔ یکے از امراء
حویلی کطاں و خانقاہ و مسجد شریف مرتب ساختہ و وجہ معاش فقراء معین نمودہ جناب حضرت
مرزا صاحب قبول نفرمود و فرمودند کہ برائے گذشتن مکان خویش بے گانہ برابر است و روزی
ہر کس در علم الہی مقدر و مقرر است بوقت خود ناچار مے رسد گنجینہ فقراء صبر و قناعت بس
است۔ وہم نواب نظام الملک نئی ہزار روپیہ نقد بطریق نیاز آورد قبول نہ نمودند و نواب
در خدمت او شاں عرض ساخت کہ در راہ خدا بارباب حاجت تقسیم فرمایند فرمودند من
خانسامہ شامیستم۔ و جناب قطب دوران قیوم زماں حضرت شاہ صاحب و جناب
فیض مآب حضرت مرشدیم قدسنا اسد تعالی سرہ الاقدس از کسے حاکم و امیر و غنی وظیفہ قبول
نفرمودہ وہم احوال این فقیر در باب عدم قبول وظائف امراء و زمینات اغنیاء باں برادر

نیک معلوم حاجت مفصل نوشتن نیست و عجب صد عجب بآن برادر سے آید کہ روش و پیروی
 پیران کبار خود گذاشته و طیفہ بہت خردار حاکمان قبول ساختند این روش شما منافی توکل
 است۔ اگر بالفرض حقیر را حاکم لکھ روپیہ نقد بلکہ صد لکھ بدہند قبول نخواہم کرد کہ پیران کبار یا
 قدسنا سر تعالیٰ و ظائف حکما قبول نفرمودہ اند و ہم پیران کبار یا بعض بہت نشستہ اند تجارہ
 و زراعت و مسالت نے نمایند و مریدان را از قبول و ظائف حکماء و تجارت و زراعت منع
 سے سازند فقط والسلام ۛ

مکتوب بیست و ششم بنام سیات پناہ قاضی جید شاہ صنا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله و السلام علی عباده الذین اصطفى۔ اما بعد، اخوی اعزی ارشدی قاضی جید شاہ
 صاحب سلمہ سر تعالیٰ۔

از فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی ہست کان اسد لہ عوضاً عن کل شیء پس از
 سلام سنت الاسلام آن کہ رقمیہ کریمہ شتمل بر استفسار چند مسائل کہ فرستادہ بودند رسید
 از مطالعہ آن خورسندی گردید۔ برادر را فقیر اسباب تہیہ اسباب سفر فرصت نوشتن جواب
 آہنا نبود اما چون مکاتیب او شاہ بہ تکرار رسیدند از اجابت مسئل چارہ ندیدم اما قبل از
 جواب مسئلہ اول مناسب آن دستم کہ بعضی آیات و احادیث کہ در مناقب صحابہ ورود
 یافتہ اولاً ذکر نمایم پس از ان حکم روافض سببہ از کتب فقہ وغیرہ اجمالاً ایراد کنم و اسد تعالیٰ
 العاصم۔

باید دانست کہ در مناقب صحابہ کبار عموماً و مناقب خلفاء اربعہ خصوصاً آیات و
 احادیث نبویہ و آثار صحابہ و تابعین زیادہ از ان است کہ احصا توں کرد۔ چند آیات و
 احادیث تبرکاً کہ در مناقب این بزرگواران ورود یافتہ ایراد سے شود۔ الاية الاولى قوله تعالى
 كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
 تُوْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لّٰهُمُّ السُّقُوتِ مِنْكُمْ وَ
 اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُونَ ۛ ازیں آیت مبارک خیریت این امت مرحومہ کہ سابق

ایشان اصحاب کبار اند و اولین مخاطب اند ثابت می شود پس انکار خیریت ایشان نمی کند
مگر منکر قرآن العیاذ بالله من ذلك الكفر والخسران - الآية الثانية قوله تعالى وَكَذَلِكَ
جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا
ازین جا خیریت و عدالت این امت که صحابه خیار ایشانند ثابت است و ازین جهت
روز قیامت شهود بر امام سابقه خواهند بود - الآية الثالثة قوله تعالى لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ
عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْإِخْلَاصِ
وَصَدَقَ الضَّمَانُ فِي مَا بَايَعُوا عَلَيْهِ فَاَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا
وهو فتح خيبر وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَ وَهَذَا كَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا این آیت
نازل شد در صلح حدیبیه و مومنین در صلح مقدر چهارده یا پانزده صد از مهاجرین و انصار
حاضر بودند و خلفاء اربعه هم در صلح حاضر بودند پس کسی نیکه که حق تعالی از ایشان راضی است
که رضا آخر مقام از مقامات اولیاء است اگر رد افض ملاعین از ایشان راضی نباشند بجز
سخط الهی تعالی بیخ حاصل نکرده باشند العیاذ بالله تعالی منه - الآية الرابعة قوله تعالى
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَصْحَابُهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رَحِمَاءُ بَيْنَهُمْ
تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا نَاسِيًا هُمْ فِي رُجُوعِهِمْ مِنْ
أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطَاةً
فَأَازَرَةً فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوْقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَّ
اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا عن عكرمة
أَخْرَجَ شَطَاةً بَابِي بَكَرَ فَازَرَةً بَعْرَ فَاسْتَغْلَظَ بَعَثَانَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوْقِهِ بَعْلَى
رضوان اسد عليهم كذا في المدارك التنزيل - ازین آیت واضح البیان شان اصحاب کرام
عليهم الرضوان معلوم باید کرد که چگونه مدح و ثناء او شان حضرت رحمان ذکر فرموده -
قال في المواهب اللدنية اما اصحاب رضوان الله عليهم فقال الله سبحانه
وتعالى محمد رسول الله والذين امنوا معه اشداء على الكفار رحماء بينهم الى
آخر السورة لما اخبر تعالى ان سيدنا محمدا صلى الله عليه وعلى اله وسلم رسوله
حقا من غير شك ولا ريب فقال محمد رسول الله وهذا ابتداء وخبر وقال
بيضاوي وغيره جملة تنبيهية للمشهور به يعني قوله هو الذي ارسل رسوله

بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله و کفی بالله شهیدا قال و یحیی ان ینزل
 رسول الله صفة لمحمد و محمد خبر مبتدأ محذوف انتهى - وهذه الآية مشتملة
 علی کل وصف جمیل ثورثنی بالثناء علی اصحابه و الذین معہ اشداء علی الکفار
 رحما و بینهم كما قال الله تعالی و سوف یأتی الله بقوم یحبهم و یحبونہ اذلة علی
 المؤمنین اعزة علی الکفرین فوصفهم بالشدة و الغلظة علی الکفار و الرحمة و البر
 للاخیار ثورثنی علیهم بکثرة الاعمال مع الاخلاص التام فمن نظر الیهم اعجاب
 سمتهم و هدیهم لخلوص نیاتهم و حسن اعمالهم قال مالک بلغنی ان النصارى
 كانوا اذا ساروا الصحابة الذین فتحوا الشام یقولون و الله لهُؤلاء خیر من الخواریج
 فیما بلغنا و صدقوا فان هذه الامة المحمدیة خصوصاً الصحابة لم یزل ذکرهم معظماً
 فی الکتاب كما قال سبحانہ و تعالی هنا ذلک مثلهم فی التوراة و مثلهم فی
 الانجیل کزروع اخرج شطاة ای فراخه فاذرة ای شدة و قوا الا فاستغلظ شت
 فطال فاستوی علی سوقه یحجب الزراع قوته و غلظه و حسن منظره فکذلک
 اصحاب محمد صلی الله علیه و علی الله و سلم ازسرة و اید و و نصر و و فہم معہ
 کالشطأ مع الزروع لیغیظہم الکفار و من هذه الایات انتزع الامام مالک رحمہ
 الله تعالی فی رؤیة عند تکفیر الرافض الذین یبغضون الصحابة قال لانہم
 یغیظون و من غاظ الصحابة فهو کافر فقد وافقه علی ذلک جماعة من العلماء انتهى
 از روایت امام مالک معلوم می شود صریحاً کہ سب اصحاب از راه غیظ کفر است
 چه جائی شیخین کہ ایشان بزمید مناقب آن صحابه اند رضوان الله علیہم اجمعین - الآية الخامسة
 لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ اُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالُهُمْ يُبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنْ
 اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَاَوْ يَنْصُرُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ
 تَبَعُوا الدّٰسِرَةَ الْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَاَلَا يَجِدُونَ فِي
 صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوا وَاَوْ يَتَرَوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَاَلَا يَخْصٰصُوْنَ
 وَمَنْ يُّؤْتِ شَيْحًا نَفْسِيْهَا فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وصف کرد حق تعالی فقرا مهاجرین
 را بآنکه طلب می کنند از حق تعالی فضل را که جنت است و خوشنودی حق را و بآنکه یاری
 می کنند دین خدا را و رسول او را صلی الله علیه و سلم و بآنکه راست اند در ایمان و جهاد کردن

بعد آن و حضرات شیخین نیز از فقراء مهاجرین اند چنانچه بر ناظرین کتب سیر و حدیث
پوشیده نیست.

باید دانست که حبت خلفاء اربعه از جمله فرض است. چنانچه در مواهب اللدنیه آورده است
قد مرى الطبرانی فی الریاض و غرارة الی المساء فی سیرته عن انس مرفوعاً ان الله افترض
علیکم حب ابی بکر و عمر و عثمان و علی رضی الله عنہم كما افترض الصلوة و الصوم و الزکوة
و الحج فمن انکر فضلهم فلا تقبل منهم الصلوة و لا الزکوة و لا الصوم و لا الحج. و اخرج الی نقل
السلفی فی مشیخته من حدیث انس مرفوعاً حب ابی بکر واجب علی امتی ثم قال حب
المواهب فحیث من احبه الرسول صلی الله علیه و سلم کال بیتہ و اصحابه رضی الله عنہم
علامة علی محبته رسول الله صلی الله علیه و سلم کما ان محبته صلی الله علیه و سلم علامة محبة
الله تعالی و كذلك عدو من عاداهم و بغض من ابغضهم و سبهم فمن احب احداً احب
من یحب ابغض من یبغض قال الله تعالی لا تجد قوم ما یؤمنون بالله و الیوم الاخری و دون
من حاد الله و رسول فحب ال بیتہ صلی الله علیه و سلم و اصحابه اولادہ و ازواجہ من الواجبات
المتعینات و بغضهم من المؤمنین المہلکات و من محبتهم حوب و تویرهم و برهم و القیام
بحقوقهم الاقتداء بهم بان یمشی علی سننهم و ادابهم و اخلاقهم العمل باقوالهم ما لیس للعقل فی
بحال حسن الثناء علیهم یدکر اباب و صافهم الجمیلة علی قصد التعظیم فقد اثبت علیهم الله تعالی
فی کتابہ المجید من اثبت علیہ فهو احب الثناء و الاستغفار لهم انتهى قال الله تعالی و
الذین جاءوا من بعدهم یقولون بنا اغفر لنا و لاخواننا الذین سبقونا بالایمان لا تجعل فی قلوبنا
غلا للذین امنوا بنا انک رءوف الرحیم قال فی المواهب قالت عائشة رضی الله تعالی عنہا
امر ان یتغفر الاصحاب رسول الله صلی الله علیه و سلم فسیبهم سراً مسلماً و فائدة المستغفر لهم
عائشة علیہ و ایضاً فیہم الطعن فیہم اذا کان ما یخالف الدلائل القطعیة کفر کذا عائشة
رضی الله تعالی عنہا و الایفید عتو فسق قال صلی الله علیه و سلم یا ایها الناس احفظونی فی
احبابی و اصهاری اصحابی لا یطالبکم الله بمظلمة احد منهم فانها لیسست مما توہب سراً للعلی
و قال صلی الله علیه و سلم الله الله فی اصحابی لا تتخذوهم غرضاً من بعدکم و من احبهم فقد
احبنی من ابغضهم فقد ابغضنی من اذا سمع فقد اذنی و من اذا نی فقد اذی الله و من اذی
الله فیوشک ان یاخذ سراً الخالص الذہبی هذا الحدیث كما قال بعضهم خرج مخرج الوصیة

باصحاب علی طریق التأكيد والترغيب في جهنم والترهيب عن بغضهم فيه اشارة الى ان جهنم
 من الايمان بغضهم كفر لانه اذا كان بغضهم بغضاً له كان كفراً بلا نزاع للحديث السابق لمن
 يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من نفسه وهذا يدل على كمال قبحه منه بتزويلهم منزلته
 نفسه حتى كان اذا هم اقعاع عليه واصلاً اليه صلى الله عليه وسلم والغرض الهدف الذي يرى فيه
 فهو غي عن ميهن موكداً بذلك تخد يرهم الله منه فاذا كراهة الحرفة ورى مرفوعاً من سب
 احداً من اصحابي فاجلدوا خرجة تمام في فوائد وقال مالك بن انس وغيره مما ذكره القاضي عياض
 من ابغض الصحابة فليس في حق المسلمين حتى قال وزرع اى استدلال بآية الحشر الذين جاءوا
 من بعدهم الآية والله سبحانه اعلم انتهى والاحاديث الواردة في مناقبهم اكثر من ان تحصى ولكن
 نذكر بعضها من هائلها لئلا ينحلوا الرسالة عنها - فالاول ما اخرج احمد ابو اورد والترمذي وغيرهم باسانيدهم
 الصحيحه عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستفترق امتي على ثلاث سبعين
 فرقة كلهم في النار الا واحدة قالوا من هم يا رسول الله قال هم الذين هم على ما انا عليه واصحابي كذاني
 السيف المسلول راه نجات را محصور كرد با نچه او واصحاب او بر آنند صلى الله عليه وسلم - الحديث الثاني
 اصحابي كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم رواه البيهقي عن عمر بن الخطاب مرفوعاً هكذا في السيف
 المسلول بغير خد صلى الله عليه وسلم هر كچه از اصحاب خود را به تخم شبیه اده است - الثالث حديث
 الطبراني والرابع حديث الحافظ السلفي الخامس حديث الخلعى والسادس حديث المخلص
 الذهبي قد ذكرناها فلا نعيدها خوفاً التطويل - الحديث السابع اخرج عبد بن حميد في
 مسنده وابو نعيم وغيرهما من طرق ابى الداء ان سول الله صلى الله عليه وسلم قال ما طلعت
 الشمس الا غربت على احد افضل من ابى بكر الا ان يكون نبياً وفي لفظه ما طلعت الشمس
 على احد بعد النبيين المرسلين افضل من ابى بكر رضى الله عنه وورد ايضا من حديث
 جابر لفظه ما طلعت الشمس على احد منكم افضل منه واخرج الطبراني وغيره وله شواهد
 من جوه تقضى له بالصحة والحسن وقد اشار ابن كثير الى الحكم بالصحة للحديث الثامن اخرج
 الطبراني وابن عدى عن سلمة بن الاكوع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابوبكر خير
 الناس الا ان يكون نبياً الحديث التاسع اخرج ابن عساکر عن انس مرفوعاً حب ابى بكر وعمر
 ايمان بغضهما كفر چون اين آيات بينات واحاديث سيد الكائنات عليه الصلوة الزاكيات التسليمات
 الناميات خواندى و تعظيم و توقيير شيخين رضی الله عنهما در ضمن عموم آيات واحاديث و خصوص آنها معلوم

کر دی پس بمقتضائے مفہوم اس نصوص و ماتلیت علیک عن قریب من الایات الاحادیث الروایات
 قد حکو کثیر من العلماء الکرام بکفر سب الشیخین رضی اللہ عنہما وعدم قبول توبتہ فی تلك الايام
 الرافضی اذا کان یسب الشیخین یلعنہما العیاذ باللہ، فہو کافر وان کان یفضل علیاً کرم اللہ وجہہ
 علی ابی بکر رضی اللہ عنہ لا یكون کافراً الا انہ مبتدع ۱۲ عالمگیری۔ او الکافر بسب الشیخین او
 بسب احدہما فی البحر عن الجوہرۃ مغزیاً للشہید من سب الشیخین او لعن فیہما کفر لا تقبل توبتہ
 وبہ اخذ اللہ بوسی و ابواللیث وهو المختار للفتویٰ جزم بہ فی الاشباہ و اقرہ المصر قائلًا و هذا
 یقوی القول بعدم قبول توبتہ الساب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو الذی ینبغی التعویل علیہ فی
 الافتاء والقضاء رعایۃ بجانب حضرتہ المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ المختار ۱۲ فی البزازیۃ عن
 الخلاصۃ ان الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنہما فہو کافر ۱۲ المختار و نقل بعضهم عن
 اکثر العلماء من سب ابابکر و عمر کان کافراً ۱۲ زواجرا قول مثبتاً للمقدمۃ المنوعۃ کہ سب شیخین
 کفر است و احادیث صحیحہ بران وال است کما اخرج المجاہد الطبرانی و الحاكم عن عویمر بن الساعدی
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اختارنی و اختارنی اصحابا و جعل فیہم وزراء و انصا
 واصهارا من سبہم فعلیہ لعنة اللہ و الملائکۃ و الناس اجمعین لا تقبل منهم صرفا ولا
 عدلاً و کما اخرج الدارقطنی عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیأتی من بعدک
 قوم لهم نذر یقال لهم الرافضۃ فان ادركتهم فاقتلهم فانهم مشرکون قال قلت یا رسول اللہ
 ما العلامة فیہم قال یفرطونک بما لیس فیک و یطعنون علی السلف و اخرجہ عنہ عن طرق
 اخرى نحو و زاد عنہ ایتہ ذلک انہم یسبون ابابکر و عمر من سب اصحابی فعلیہ لعنة اللہ و
 الملائکۃ و الناس اجمعین و امثال اس احادیث بسیار آید کہ اس رسالہ گنجائش آن ندارد و ایضاً سب
 شیخین و بغض ایشان کفر است بالخبر من ابغضہم فقد ابغضنی و من اذا ہم فقد اذانی و من
 اذانی فقد اذی اللہ و ایضاً اخرج ابن عساکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حب ابی بکر
 و عمر ایمان و بغضہما کفر ۱۲ رسالہ امام ربانی مجتہد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرسندی و اگر ہر کسے شیخین
 العیاذ باللہ ثابت می شود اور اقتل باید کرد۔ عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یا ابالحسن اما انت و شیععتک فی الجنة و ان قویای عمون انہم یحبونک یصغرُن الاسلام
 ثم یلفظونہ یمرقونہ کما یمرقون السهم من کبد القوس لهم نذر یقال لهم الرافضۃ فان ادركتهم
 فاقتلهم فانهم مشرکون رسالہ الدارقطنی و سری ایضاً عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ

قال سيأتي من بعدى قوم لهم نبي يقال لهم الرافضة فان ادركتهم فاقتلهم فانهم مشركون
قال قلت يا رسول الله ما العلامة فيهم قال يفرطونك ما ليس فيك ويطعنون على لسلف
واخرج الدار قطف من طريق اخر نحو و زاد فيه ينتحلون حُبَّ اهل البيت وليسوا كذلك
واية ذلك انهم يسيبون ابا بكر وعمر واخرج ايضا من طريق اخر عن فاطمة الزهراء وام سلمة
رضي الله تعالى عنهما نحو عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ادلك على عمل
اذا فعلته كنت من اهل الجنة يكون من بعدى قوما يقال لهم الرافضة اذا ادركتهم فاقتلهم
فانهم مشركون قال علي قلت ما علامة ذلك قال انهم يسيبون ابا بكر وعمر سراة الطبراني و
البنغوي. وعن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في امتي
قوم يسمون رافضة يرفضون الاسلام سراة البيهقي. وعن فاطمة الزهراء رضي الله عنها قالت
نظر النبي صلى الله عليه وسلم الى علي قال هذا في الجنة وان من شيعة قوم يرفضون الاسلام هم
نبي يسمون الرافضة يا علي فاذا ادركتم فاقتلهم فانهم مشركون سراة الطبراني والبنغوي وروى
البنغوي في المعالم عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سيرتك ان تكون من
اهل الجنة فان قوما ينتحلون حُبَّك يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيمهم نبيهم الرافضة فان
ادركتهم فجاهد هم فانهم مشركون. وروى الهري عن ابراهيم بن الحسن بن الحسن بن علي
بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه عن ابيه عن جدك قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم يظهر في امتي في اخر الزمان قوم يسمون الرافضة يرفضون الاسلام وروى الحافظ
الدبوسي والحافظ رضي الدين احمد بن اسما عيل بن يوسف بن الحاكم عن ابن عمران النبي
صلى الله عليه وسلم قال لعلي يا علي انت في الجنة وسيكون بعدى قوم يقال لهم الرافضة
فاذا ادركتهم فاقتلهم فانهم مشركون قال علي يا رسول الله ما علامة هؤلاء قال عليه
السلام لا يرون الجمعة ولا جماعة ويشتمون ابا بكر وعمر واخرج الطبراني والحاكم عن عويمر
بن الساعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اختارني واختار لي اصحابا و
جعل فيهم وزراء وانصارا واصهارا فمن سبهم فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين
السيف المسلول :

جواب مسئلة هرکه بحسب حقیقتی تعالی شانه قائل شود کافر است وان انکر بعض ما علم من الدين
ضرورة کفر کقول ان الله تعالی جسم کلا اجسام وانکار صحبة الصديق ۱۲ در مختار خذرا

جسم كفتن و دست پاره و رو كفتن كفر است تتمه بالا بد منه من قال بانه سبحانه و تعالى جسم له مكان و
يمر عليه الزمان نحو ذلك فانه كافر على قارى البدع لا تزيل الايمان المعرفة الانكار علواً
تعالى بالجزيئة و التجسيم فانه يكفر بهما بالاجماع من غير النزاع ١٢ ملا على قارى -

جواب مسأله انداختن ناسوار در دهن بحسب ظاهر مفسر صوم است چرا كه اصلاح بدن و رفع قبض
و تسكين طبع از انداختن ناسوار حاصل مى شود و الذى ذكره المحققون ان معنى الفطر وصول فانيه
صلاح البدن الى الجوف اعم من كونه غذاء و دواءً ١٢ المختار قال بعض العلماء يظهر من

طالعة كتب الفقهاء ان المعتبر في افساد الصوم وصول المفطر يقيناً الى الجوف او الى الدماغ ثم

ان كان الواصل مفطر صوتاً و معنى مثل ما يتغذى به او يتداوى به ففيه الكفارة وان كان

المفطر صوتاً لا معنى فلا كفارة فيه مثل ما لا يتغذى به ولا يتداوى به كالحديد للخص هذا اذا

كان وصوله يقيناً اما اذا كان في وصوله شك فعند ابى حنيفة يفسد لصوم كالدواء الرطب على

الجائفة و الامتة و قالوا لا يفطر لعدم اليقين في الوصول فيما نحن فيه اذا اتيقن بعدم وصول شئ

با دخاله في الفم لا يفسد بالاجماع كما دخال الحديد في فيه لكن اذا كان بلا ضررة بكرة وان

كان في وصوله شك فعلى قياس ابى حنيفة يفسد على قياس الصاحبين لا يفسد فانظر الى

ما كتبنا من و ايات الكتب افهم مقصودك قال في المختصر كره مضغ شئ هذا اذا لم يفتت لك الشئ

بالمضغ اوله بين ب اما اذا فتت او ذاب بالمضغ فانه يفسد ١٢ بر جندی ولو تغير ليق الحياط بخيط

مصبوغ و ابتلع ان صار ريقه مثل الصبغ في اللون يفسد ١٢ شمى و بكرة للصائم مضغ

شئ علكا او غيره والمراد هو العلك المصبوغ و اما الاسود و غير المصبوغ ففسد ١٢ ابوالمكارم مضغ العلك

لا يفسد الصائم لان لا يصل الى جوفه و قيل اذا لم يكن ملتماً يفسد هداية ذلك بان اتخذ و لم

يعلق احدانه في الابتداء يفتت فيصل الى جوفه ١٢ كفاية على هذا في الكتب الفقهية ثم اعلم ان في

ادخال الشئ في الفم اذا اتيقن عدم وصوله الى الجوف بلا ضررة كراهة تحريمية بلا خلاف من احد

فاذا كان الشئ مما كان في وصوله شك بل غلبت الظن الوصول فما ظنك الا عدم الجواز ارتكاب

النهى الموجب للتعذير ان كان مصراً عليه قال لزيلى اما كراهة مضغ الصائم العلك لما ذكرنا

من التعريض الصوم للافساد ولانه يتهمم بالا فطار لان من آه من بعيد يظنه اكل و قد قال

عليه السلام من كان يؤمن بالله و اليوم الآخر فلا يقفن موافق اللهم قال على رضى الله عنه

اياك و ما يسبق الى القلوب انكاره وان كان عندك اعتذاره انتهى و كره مضغ علك ابيض

موضوع ملتئم و الا فیفطر ذکرہ للمفطر بن الا فی الخلوۃ بعد در مختار قوله ابیض الی اخره قید بذات
لان الاسود و غیر المصنوع و غیر الملتئم یصل منه شیء الی الجوف الخلق فخر المسئلة و حملها الی کمال
تبعاً للمتأخرین علی ذلك قال للقطع بانہ معلل بعدم الوصول فان کان مما یصل عادة حکم بالفساد
بانہ کاملتیقن قوله النتن الخ اقول قد اضطرب اراء العلماء فیہ فبعضہم قال بکراهة بعضهم
قال بحرمة و بعضہم باباحة و افرودہ بالتالیف فی شرح الوهبانیة للشرنبلالی و یمنع من بیع الدخان
و شربہ شاربہ فی الصوم لاشک یفطر الخ ما قال قوله قد کرهہ شیخنا العمادی فی ہدیة اقول ظاہر
کلام العمادی انہ مکروه تجزئاً و یفسق متعاطیہ فانہ قال فی فصل للجماعة و بکرة الاقتداء بالمعروف
بأکل الربا و شیء من المحرمات اوبداً ام الاصرار علی شیء من البدع المکروهات کالدخان المبتدع
فی ہذہ الزمان و لا سیما بعد صد رمنع السلطان ۱۲ در المختار و کرہ ذوق الشئی و مضغہ - بلا عن ۱۲
غیر - ولو کان المصنوع علی کافان فیہ تعریضاً لہ لانہ متہم بالافطار فان من ۱۴ من یعید یظنہ
اکلا قیل هذا اذا کان مصنوعاً اذا لا ینفصل منه شیء وان کان غیر مصنوع ینفسد لانہ یتفتت
و یصل منه شیء الخ جوفہ ۱۲ در شرح غرر صائم عمل الابرہیم فی فیہ فخرج خضرة الصبغ او صفرة
او حمرة و اختلط بالریق فصار الریق اخضر او اصفر او احمر فابتلعہ ہذا کر صومہ فسد صومہ ۱۲
قاضی خاں برادر السبب قلت فرصت عدم فراغت از چند کتب مسائل بر آوردہ نوشتہ شد کہ القلیل
یدل علی الکثیر و القطرة تدبئی علی الغدیر امامی دانند کہ اکثر مسائل خصوصاً مسائل اجتہادیه از خلاف
خالی نیند چنانچہ در مسئلہ اولی ہم بعضی از علماء بخلاف آن رفتہ اند لیکن آنچه نزد اکثر علماء راجح و مفتی بہ است
و مختار فقیر پیران کبار فقیر است قدسنا اللہ تعالی با سرار ہم الا قدس نوشتہ شد زیادہ والسلام :

مکتوب بیست و نہم بنام قاضی جید شاہ صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله کفی و سلام علی عباده الذین اصطفی۔ اما بعد اخوی اعزبی ارشدی قاضی جید شاہ صنا سلمہ اللہ تعالی
از فقیر حقیر لاشئ دوست محمد کہ مشہور بجاجی است کان اسد لہ عوضاً عن کل شیء واضح می نمایند کہ
ملا میر اعظا خونند زاده صاحب از فقیر رسیدند کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم در اول مکتوب می نویسند چگونہ است
گفتم مسنون یا تحب است و کیفیت کتابت بسم اللہ شریف برائے ایشان کہ دم پس از ان در دم
گذشت کہ برائے قاضی صاحب این مسئلہ بسم اللہ بنویسیم کہ ایشان را این حکم معلوم نباشد۔ اے برادر ربی گفته

کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم درابتداء اسلام مکاتیب برسم قریش می نوشت باسْمک اللہم پس ہر گاہ کہ نازل شد بِسْمِ اللہِ فَجْرَہَا وَعُرْسُہَا پس ازاں درابتداء مکاتیب بسم اسدے نوشت چون نازل شد آیت کریمہ قُلِ ادْعُوا اللہَ اَوْ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ پس مے نوشت بسم اسد الرحمن و چون نازل شد اِنَّہٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پس مے نوشت بسم اسد الرحمن الرحیم۔ وقتیکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مکتوب بدست دحیۃ لکھنوی داد و برد بطرف ہرقل بادشاہ روم فقراہ فاذا فیہ

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، من محمد بن عبد اللہ ورسولہ الی ہرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الھکما اما بعد فانی ادعوك بدعاية الاسلام اسلہ تسلم یوتاک اللہ اجرك مرتین وان تولیت فان علیک اثم الیریسین وی اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرك بہ شیئا ولا یخذ بعضنا بعضا ارباباً من دون اللہ فان فقولوا اشھدوا بائنا مسلمون۔

فائدہ تصدیق کلام و مکتوب بسم اسد مستحب است اگرچہ مکتوب الیہ و مبعوث الیہ کافر باشد و ابتداء کاتب بنام خود در مکاتیب در سائل مسنون است کہ بگوید از فلانے نام بسوئے فلانے نام چنانچہ روایت از زبیر بن نس کہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تعظیم و تکریم رسول کریم بوجھے مے کردند کہ حدیث است و مع ذلک در مکاتیب خود کہ بسوئے رسول مقبول می فرستادند ابتداء بنام خود قبل از نام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مے کردند۔ و بعضے علماء رخصت بابتداء نام مکتوب الیہ نیز نموده اند چنانچہ منقول شدہ کہ زبیر بن ثابت مکتوب بسوئے حضرت معاویہ فرستاد پس ابتداء بنام حضرت معاویہ فرستاد و در مدارج النبوة در صلح حدیبیہ آردہ کہ آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کریم اسد وجہہ اطلبیدہ کہ بنویس بسم اسد الرحمن الرحیم و ہیل گفت ما الرحمن را نمی شناسیم۔ و در روایتے است گفت انا الرحمن الرحیم پس نمی شناسیم ما آل را بنویس باسْمک اللہم چنانچہ پیشتر نوشتے۔ و متعارف و معهود در جاہلیت در عنوان مکاتیب نوشتن ایں کلمہ نبود۔ بسم اسد الرحمن الرحیم از وضع دین اسلام است۔ پس مسلماناں گفتند و اسد ما نمی نویسیم الا بسم اسد الرحمن الرحیم الی آخر القصة پس بسم اللہ نوشتن در سر مکاتیب از جملہ مسنونات است زیادہ والسلام ۛ

مکتوب سی ام بنام مولوی عبد اللہ صاحب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد اللهم اني اعوذ بك من ان اشرك بك شيئاً و
انا اعلم به واستغفر لك لما لا اعلم به تبت عنه وتبرأت ورجعت من الكفر والشرك والذنوب
والغيبه والنهيمة والبهتان والنفاق والمعاصي كلها اقول واسلمت بقول لا اله الا الله محمد
رسول الله. مولوی صاحب عزیز از جان حقائق و معارف آگاہ مولوی عبد اللہ صاحب سلمہ اسر
تعالیٰ۔

از جانب فقیر حقیر لاشئ دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ عوضاً عن کل شیء پس
از سلام مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون مطالعہ نمایند بشکر الحمد والمنة کہ احوال فقیر بعون قادر
قدیر عز شأنہ قرن سپاس بے قیاس منعم حقیقی است جل شأنہ پیوستہ خیریت عاقبت اک برادر از
درگاہ رب الاکبر عز اسمہ مستدعی است انہ سمیع مجیب وبالاجابہ قریب۔

المرام اینکہ رقمیہ کہ مشتمل بر احوال پرسی فقیر کہ فرستادہ بودند رسید بسیار خوری و خوردنی حاصل گردید
او تعالیٰ شأنہ با خود دارد و بغیر نگذارد فقط قال اللہ تعالیٰ دَامَتْ اِنْعَمَاتُكَ بِكَ فَحَدِّثْ کہ ذکر بفکر التفات
جاری باشد و با حصول حالت مستمرہ۔ اے برادر مقصود بالذات ازین ہر دو بالاتر است لیکن این
قدر بہت کہ در ابتدا ذکر اسم او تعالیٰ شأنہ در لطائف و حضور تفکر و التفات مے شود چون ساک
بر ذکر مداومت مے نماید کار او بہ حضور دائمی مے رسد یعنی توجہ الی اللہ بے مزاحمت اغیار بلکہ دل
گرد پس رفتہ رفتہ کار او ازین حضور بالا واقع مے شود کہ تعبیر از ان مرتبہ بمرتبہ احسان فرمودہ اند
کہ الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فقط

دریں وقت از آیندگان شنیدہ گردید کہ مولوی غیاث الدین صاحب مسائل فرقه وہابیہ
معتقدند و مبرد ماں نیز آن مسائل بیان مے کنند بنا بر ان قلمی مے شود کہ باید و شاید کہ از مسائل فرقه
وہابیہ تبرک کنند و بدل از اعتقاد طائفہ اسمعیلیہ بے زار باشند برائے عمل و صحبت اعتقاد کتب

عہ مے گویند صحیح کتاب فقیر عطا محمد کان اللہ کہ مراد از فرقه اسمعیلیہ طائفہ ایست از غیر مقلدین کہ خود را منسوب بہ
حضرت شاہ اسمعیل شہید نور اللہ مرقہ می کنند چنانچہ تصریح باین معنی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ در فتاویٰ خود کردہ
است و باللہ التوفیق و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ

سلف صالحین اہل سنت و جماعت شکر اللہ سعیم کافی اند آں را پیش گیرند و از رسائل
فرقہ وہابیہ و اعتقاد اوشان بزار باشند اگر مے خواہی کہ اثر قوتیہ پیران کبار قدسنا اللہ تعالیٰ
باسرار ہم الاقدس در خود مشاہدہ کنیم پس باید و لازم کہ ظاہر و باطن در ہمہ مسائل عملیہ و اعتقادیہ
متابعت اوشان سازند انشاء اللہ تعالیٰ ثم نتائج حقیقت معرفت حق تعالیٰ جل جلالہ
و عم نوالہ خواہد شد۔ قل اللبس و ما سواہ عبث و ہوس و اقطع علیہ لنفس فقط والسلام خیر الختام
المرقوم بتاریخ بیست سویم ماہ شوال ۱۲۶۹ھ ہجری:

تمام شد

تاریخ وصال شیخ المشائخ

حضرت حاجی دوست محمد صاحب

قدس اللہ سرک

| | |
|-----------------------------|---------------------------|
| پیشوائے سالکان و عارفان | اے دروغا صوفی شیخ زماں |
| قطب عالم بود افراد جہاں | مرشد کامل مکمل ذوالورع |
| مے سزدگر و صف او سازم چنان | بایزید و ہم جنسید وقت بود |
| عالی پر نور شد از فیض آں | از طفیل بوسعید احمد سعید |
| نقشبندی کرد قلب عارفان | فیض او چوں فیض شاہ نقشبند |
| نام او چوں شمس روشن در جہاں | حاجی حضرت محمد دوست بود |
| آمدہ در گریہ حملہ انس و جاں | چوں زدنیادار فانی رخت بست |
| ہاتفی از غیب گفتہ ناگہاں | اقتابے معرفت تاریخ او |

احمد اتو کے رسی در وصف او
فیض بے پایاں ز روش پاک خواں

فوائد عثمانیہ و مکتوبات

مہولات و ملفوظات و مکتوبات حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ کا متبرک مجموعہ جو کہ نہایت دیدہ زیب طباعت و عمدہ کاغذ پر محض برائے افادہ منتسبین حضرات کرام کے طبع کرایا گیا ہے۔ بقیمت چار روپے علاوہ محصول ڈاک کے پتہ ذیل سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ نیز یہ کتاب بھی اسی پتہ سے مل سکتی ہے۔ فقط

حافظ محمد نصر اللہ خاں خاکوانی معرفت دکان حاجی غلام حید خاں
غلہ منڈی

ہساول نگر

(صدیقہ پریس ملتان شہما)